

پندرہویں صدی عہدِ نبوی



علی محمد خان

# تقویم عہد نبوی ﷺ

علی محمد خان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

کتاب	تقویم عہد نبوی ﷺ
مؤلف	علی محمد خاں
ناشر	ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی
نظر ثانی	پروفیسر ڈاکٹر ثناء احمد
طبع	
طبع اول	جنوری 2007ء
قیمت	250/- روپے

پتہ: پاکستان

ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی (ایف۔ آر۔ سی سائیک)  
E-66/1، بلاک۔ 7، گلشن اقبال، کراچی۔

فون: 021-4962589

پتہ: انگلستان

Dr. N. M. Yousufzal

FRC Psych

203 Walsall Road

Four Oaks

Sutton Coldfield

West Midlands B74 4QA

U.K.

Tel: 004401213530656

E-mail: nooryousufzal@hotmail.com

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۹	عرض ناشر ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی	(۱)
۱۰	عرض مؤلف علی محمد خان	(۲)
۱۸	مقدمہ پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد	(۳)
۳۵	حصہ اول ..... تقویم قبل ہجرت	(۴)
۳۶	قری تقویم ۵۷۱ قبل ہجری اور اس کے متوازی تقویم	(۵)
۳۷	" " ۵۶ " "	(۶)
۳۸	" " ۵۵ " (ولادت رسول مقبول ﷺ)	(۷)
۳۹	" " ۵۴ " "	(۸)
۴۰	" " ۵۳ " "	(۹)
۴۱	" " ۵۲ " "	(۱۰)
۴۲	" " ۵۱ " "	(۱۱)
۴۳	" " ۵۰ " "	(۱۲)
۴۴	" " ۴۹ " "	(۱۳)
۴۵	" " ۴۸ " "	(۱۴)
۴۶	" " ۴۷ " "	(۱۵)
۴۷	" " ۴۶ " "	(۱۶)
۴۸	" " ۴۵ " "	(۱۷)
۴۹	" " ۴۴ " "	(۱۸)
۵۰	" " ۴۳ " "	(۱۹)
۵۱	" " ۴۲ " "	(۲۰)
۵۲	" " ۴۱ " "	(۲۱)
۵۳	" " ۴۰ " "	(۲۲)

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۵۳	قری تقویم و قبل ہجری اور اس کے متوازی تقاویم	(۲۳)
۵۵	" " ۳۸	(۲۴)
۵۶	" " ۳۷	(۲۵)
۵۷	" " ۳۶	(۲۶)
۵۸	" " ۳۵	(۲۷)
۵۹	" " ۳۴	(۲۸)
۶۰	" " ۳۳	(۲۹)
۶۱	" " ۳۲	(۳۰)
۶۲	" " ۳۱	(۳۱)
۶۳	" " ۳۰	(۳۲)
۶۴	" " ۲۹	(۳۳)
۶۵	" " ۲۸	(۳۴)
۶۶	" " ۲۷	(۳۵)
۶۷	" " ۲۶	(۳۶)
۶۸	" " ۲۵	(۳۷)
۶۹	" " ۲۴	(۳۸)
۷۰	" " ۲۳	(۳۹)
۷۱	" " ۲۲	(۴۰)
۷۲	" " ۲۱	(۴۱)
۷۳	" " ۲۰	(۴۲)
۷۴	" " ۱۹	(۴۳)
۷۵	" " ۱۸	(۴۴)
۷۶	" " ۱۷	(۴۵)

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۷۷	قری تقویم ۱۶ قبل ہجری اور اس کے متوازی تقادیم	(۴۶)
۷۸	" " ۱۵	(۴۷)
۷۹	" " ۱۴	(۴۸)
۸۰	" " ۱۳	(۴۹)
۸۱	" " ۱۲	(۵۰)
۸۲	" " ۱۱	(۵۱)
۸۳	" " ۱۰	(۵۲)
۸۴	" " ۹	(۵۳)
۸۵	" " ۸	(۵۴)
۸۶	" " ۷	(۵۵)
۸۷	" " ۶	(۵۶)
۸۸	" " ۵	(۵۷)
۸۹	" " ۴	(۵۸)
۹۰	" " ۳	(۵۹)
۹۱	" " ۲	(۶۰)
۹۲	" " ۱	(۶۱)
	حصہ دوم ..... تقویم بعد ہجرت	(۶۲)
۹۳	قری تقویم ۱ ہجری اور اس کے متوازی تقادیم	(۶۳)
۹۴	" " ۲	(۶۴)
۹۵	" " ۳	(۶۵)
۹۶	" " ۴	(۶۶)
۹۷	" " ۵	(۶۷)
۹۸	" " ۶	(۶۸)

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۹۹	قمری تقویم ۷ ہجری اور اس کے متوازی تقویم	(۶۹)
۱۰۰	" " ۸	(۷۰)
۱۰۱	" " ۹	(۷۱)
۱۰۲	" " ۱۰	(۷۲)
۱۰۳	" " ۱۱	(۷۳)
۱۰۴	" " ۱۲	(۷۵)
۱۰۵	" " ۱۳	(۷۶)
۱۰۶	حصہ سوم ..... توضیحات	(۷۷)
۱۰۷	چند یادگار تاریخوں کا تقویمی تطابق	(۷۸)
۱۰۸	۱۔ ہجرت	
۱۰۸	۲۔ یوم عاشورہ	
۱۱۰	۳۔ غزوہ بدر	
۱۱۰	۴۔ معابدات	
۱۱۱	۵۔ غزوہ بواط	
۱۱۱	۶۔ معرکہ بدر	
۱۱۱	۷۔ غزوہ بنو قریظہ	
۱۱۱	۸۔ غزوہ سپین	
۱۱۲	۹۔ غزوہ بنو نضیر	
۱۱۲	۱۰۔ قتل کسریٰ پر دیز	
۱۱۲	۱۱۔ سریہ عبداللہ بن ابی	
۱۱۲	۱۲۔ غزوہ خندق	
۱۱۳	۱۳۔ چاند گرہن ۵ ہجری	
۱۱۳	۱۴۔ عمرہ حدیبیہ	

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۱۱۳	۱۵۔ رحلت رسول اللہ ﷺ	
۱۱۳	۱۶۔ سورج گرہن ۶۔ ۵	
۱۱۳	۱۷۔ حج زیارت حضرت ابوبکر صدیق	
۱۱۳	۱۸۔ حجۃ الوداع	
۱۱۳	۱۹۔ ولادت رسول مقبول ﷺ	
۱۱۵	۲۰۔ بعثت نبوی ﷺ	
۱۱۵	۲۱۔ معراج	
۱۱۶	۲۲۔ غزوہ مطلب کرزین جابر النہری	
۱۱۶	۲۳۔ نکاح حضرت فاطمہ	
۱۱۶	۲۴۔ غزوہ ذر دلمر یا غزوہ بنو غطفان	
۱۱۶	۲۵۔ سریہ زید بن حارثہ	
۱۱۷	۲۶۔ معرکہ احد	
۱۱۷	۲۷۔ غزوہ ہمراء الاسر	
۱۱۷	۲۸۔ غزوہ بدر الموعد یا غزوہ بدر ثالث	
۱۱۷	۲۹۔ غزوہ ذات الرقاع	
۱۱۸	۳۰۔ غزوہ خیبر	
۱۱۸	۳۱۔ آنحضرت کے صاحبزادے ابراہیم کی تاریخ رحلت	
۱۱۸	۳۲۔ قتل ابوعبک یہودی	
۱۱۸	۳۳۔ غزوہ تبوک	
۱۱۹	بازگشت	(۷۹)
	قریٰ شمس کی خرابی اور کی ربی تقاویم کا فرق	(۸۰)
۱۲۶ تا ۱۰۲	بکوالہ حیات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات ختم شد	



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

☆ یَسْتَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ ط لَلْهِ مَوَاقِيتُ النَّاسِ وَالْحَجَّ (البقرة: ۱۸۹)

(لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند کی تحقیقی بروہی صورتوں کے متعلق (سوال) پوچھتے ہیں کہ دیجئے یہ لوگوں کے لئے تاریخوں (وقت) کے تعین اور حج کی ملائش ہیں۔

☆ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (التوبة: ۳۶) یعنی چار مہینوں کا (جو کہ کتاب الہی میں) اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قرئی) ہیں۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے (اسی روز سے) اور ان میں سے چار خاص مہینے ادب کے ہیں (حرام ہیں)۔

☆ أَمَّا النِّسْيَاءُ فَمَا فِي الْكُفْرِ يَضِلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا أَ يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِّفُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيَحْتَلُوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ (التوبة: ۳) ایک نئی توفکر میں ایک مزید کا فراند حرکت ہے جس سے یہ کار لوگ گمراہی میں جلا کے جاتے ہیں کسی سال ایک مہینہ کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرام کر دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی تعداد پوری بھی کر دیں اور اللہ کا حرام کیا ہوا حلال بھی کر لیں۔

☆ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ عَدْدَ ثَنَائِلٍ لِّتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابِ ط (یونس: ۵) وہ اللہ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو بھی نورانی بنایا اور اس کی (چال کے لئے) منزلیں مقرر کیں تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔

☆ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ط ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ط وَالْقَمَرَ قَدَرَهُ عَدْدَ ثَنَائِلٍ حَتَّىٰ تَعَادَ كَأَنَّ الْخُرُوجِ الْقَدِيمِ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ مِثْلُ النَّهَارِ ط وَكُلٌّ فِي فَتْرَةٍ يَسْجُونَ (یسعین: ۳۸، ۳۹، ۴۰) اور ایک ثنائی (آفتاب ہے کہ وہ اپنے لمکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ یہ اندازہ باندها ہوا ہے اس (خدا) کا جو ہر دست علم والا ہے اور چاند کے لئے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے کجور کی پرانی خمی۔ نہ آفتاب کی چال کہ چاند کو چا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے اور دونوں ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

۱۔ مقصود آیت میں اس حساب کا ابطال ہے جس سے احکام شرعیہ میں اختلاف پانٹنی ہوئے تھے جیسا اہل جاہلیت کی عادت کا بیان کیا گیا البتہ چونکہ احکام شرعیہ کا مدار حساب لری پر ہے اس لئے اس کی حفاظت لڑنے کی افلاک ہے پس اگر ساری امت دوسری اصطلاح کو اپنا معمول بنائے جس سے قمری حساب ضائع ہو جائے تو سب گناہ گار ہوں گے اور اگر وہ محفوظ رہے تو دوسرے حساب کا استعمال بھی سہار ہے لیکن خلاف صحاح ط ضرور ہے اور حساب قمری کا برتا ہوا اس کے لڑنے کا یہ ہو چکے اور لا بد افضل و احسن ہے (ترجمہ ما فیہ دلائل قاری۔ بیان القرآن معہ مجمع فلاہ ط ابن مسعود اور

۲۷۳۳ (۱۱۱۳)

## عرضِ ناشر

خوشی اور عداوت کے طے چلے جذبات کے ساتھ ابا مرحوم کی یہ پانچویں اور آخری کتاب حاضر خدمت ہے۔ خوشی اس بات کی کہ جو کام ابا مرحوم کی زندگی میں شرمندہ طبع نہ ہو سکا تھا۔ توفیق الہی میری حقیر کوششوں سے مظہر عام پر آ رہا ہے۔ عداوت اس بات کی ہے کہ بعض موانع کے سبب اس پیشکش میں بہت تاخیر ہو گئی۔ ۱۹۷۳ء میں سروے آف پاکستان سے ریٹائر ہونے کے بعد ابا مرحوم کا بیشتر وقت تحقیق، تصنیف اور تالیف کے لئے وقف تھا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ابا مرحوم کی زندگی کے آخری چند سال یہاں انگلستان میں میرے پاس گزرے اور مجھے تھوڑی بہت خدمت کا موقع ملا۔ اس دوران ہر اند سالی کے باوجود ان کی انتہائی محنت، پر خلوص علمی جستجو، صحیح بات تک پہنچنے کے لئے مسلسل کوشش اور دلچسپی کے ساتھ تصنیف و تالیف میں ان کے انہماک نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ان کی زندگی کا نظم و ضبط اور باقاعدگی بھی میرے لئے مشعل راہ ہے۔ ابا مرحوم کا یہ تحقیقی کام جو ”تقویم مجدد نبوی ﷺ“ پر مشتمل ہے ابا مرحوم کی تمناؤں کا ماحصل اور زندگی بھر کے مطالعہ تحقیق، اور تقویمی تحقیکی مہارت کا آئینہ دار ہے۔ ابا مرحوم کی اس اہم ترین تالیف کو طبعی دنیا اور صاحبانِ نظر کے سامنے پیش کرتے ہوئے مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے۔

یہاں یہ اعتراف بھی میری لئے باعثِ مسرت ہے کہ جناب پروفیسر زاہد محمود صاحب اور جناب پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشتی صاحب کی وساطت سے اگر مجھے پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد صاحب (سابق رئیسِ کلیہ و قنون و تجارت و صدر شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی) کا علمی قلمی تعاون حاصل نہ ہوتا تو شاید ابا مرحوم کی یہ آخری اہم کتاب مظہر عام پر آنے میں مزید تاخیر کا شکار ہو جاتی۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر ثار احمد صاحب نہ صرف یہ کہ مجدد رسالت ﷺ سے خصوصی شغف اور دلچسپی رکھتے ہیں بلکہ اس حوالہ سے انہیں عالمانہ تحریر و تحقیق کا وسیع تجربہ ہے اور اردو انگریزی دونوں زبانوں میں پچھلے ۴۰/۴۵ سال سے مسلسل مضامین، کتابیں اور مقالات لکھ رہے ہیں۔ یہ امر میرے لئے مزید جذباتیت کا باعث ہے کہ ابا مرحوم کو بھی ڈاکٹر صاحب پر اعتماد تھا چنانچہ حیدر آباد سندھ پاکستان میں دورانِ سکونت ابا مرحوم کو ان سے شرفِ ملاقات حاصل رہا اور ایک زمانہ میں تقویمی موضوعات پر آئینہ نگار سے خط و کتابت بھی ہوتی رہی۔ اس لحاظ سے ابا مرحوم کے مسودہ کتاب پر تصحیح و نظر ثانی کے لئے ڈاکٹر صاحب موصوف سے زیادہ کوئی اور شخصیت موزوں نہ ہو سکتی تھی۔ اس کرم فرمائی پر میں ڈاکٹر ثار احمد صاحب کا بدلہ سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

میں یہاں پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشتی صاحب کا بھی شکر یہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کے ابتدائی مسودہ کی زبان و بیان کے سلسلہ میں مفید مشوروں سے نوازا بلکہ آں جناب نے ہی بہ کمال مہربانی پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد صاحب سے رجوع کرنے کا نہایت صاحبِ مشورہ عنایت فرمایا۔ یہ سخت ناسپاسی ہوگی اگر میں آخر میں اپنی عزیزہ مسز عمرانہ احمد صاحبہ کا شکر یہ ادا نہ کروں جنہوں نے پاکستان میں میری عدم موجودگی کے باوجود کتاب کی طباعت و اشاعت کے جملہ انتظامات کی نگرانی کی اور انتہائی مصروفیات میں سے وقت نکالا تاکہ یہ کتاب دن کی روشنی دیکھ سکے۔

ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی

انگلستان

## عرض مولف

قمری قمری تقویم مسلمانوں کی قومی و مذہبی تقویم ہے۔ اس کا دار و مدار چاند کی گردش پر ہے۔ اس کی بندہ اسی دن ہوگئی تھی جس دن سورج، چاند و زمین کی پیدائش ہوئی تھی کہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا مہینہ ۱۲ مہینوں کا سال۔ رشتہ خداوندی ہے کہ ”لقد خلقنا ذلک“ وہ ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا ہے اور اس کے لئے منزلیں مقرر کی ہیں تاکہ تم ۲۹ یا ۳۰ دن کی گنتی اور حساب چن سکو (سورہ یونس ۵) اور فرمایا گیا

”لقد خلقنا ذلک“ کی قاعدہ بارہ ہے جو اللہ کی کتاب میں مقرر ہے (سورہ توبہ ۳۰)

سال کی بندہ کہوں سے کی جائے اس کا فیصد ہر ماہ میں تو میں اپنے اپنے طرح اور دینی کے مطابق مختلف ہم دو قعات سے کرتی ہیں مثلاً حضرت آدم علیہ السلام سے، حضرت نوح علیہ السلام سے، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے، بنائے کعبہ سے، قاعدہ میل سے، نقلہ احمد بن خریظ سے یا نقلہ احمد بن حنبل سے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مسلمانوں نے اپنی مذہبی تقویم کا آغاز اپنے ہی رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایک ہم واقعہ ہجرت رجبی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت) سے کیا۔ اصل واقعہ ہجرت تورجیع اول کے مہینہ میں ہوا تھا لیکن پہلے سال کا پہلا مہینہ نہیں چنانچہ رجب ۱ ذی کی کسی تاریخ سے سال کی ابتداء کرنا مناسب نہ تھا۔ اس لئے واقعہ ہجرت سے دو ماہ قبل یکم محرم سے جو عرب میں ہمیشہ سے سال کا پہلا مہینہ شمار ہوتا رہا ہے، ہجری سال کا آغاز کیا گیا۔ قمری ہجری تقویم کا پہلا دن جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء تھا۔ اس تقویم کے دستور العمل کا فیصلہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں ۴۰ ہجری دی انسانی سے ہوا کہ ہو۔ اس تقویم کے آغاز سے، ضعیف کی طرف تاریخوں پر قبل ہجری (باقی) نکھاجاتا ہے۔ اور مستقبل کی طرف (ہ) یہ گویا اس تقویم کا اتقیزی نشان ہے۔ اس تقویم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مہینے عیسوی مہینوں کی طرح ہمیشہ ایک ہی موسم میں نہیں آتے بلکہ ہر سال دس گیارہ دن پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ قبل سال میں ایک مہینہ اور ہر ۳۳ یا ۳۴ سال میں ایک سال پیچھے ہٹ کر وہی موسم آجاتا ہے جو ۳۳ یا ۳۴ سال پہلے تھا۔ قمری ۶۷ سال کے ۲۳۷ دن و ۲۵ گھنٹوں کے ۲۳۷ دن ہوتے ہیں۔ دونوں مدتوں کے ساتھ کچھ گھنٹے بھی ہیں۔ اس تقویم کے ایک سال میں ۳۵۴ دن سے کم و ۳۵۵ دن سے زیادہ نہیں ہوتے لیکن اس امر کا کوئی معقول اور منطقی انتظام نہ ہو سکا کہ ہم کسی وقت یہ معلوم کر سکیں کہ گذشتہ سال میں چاند کی فلاں تاریخ کو کیا دن تھا یا اگلے سال چاند کی فلاں تاریخ کس دن پڑے گی یا اس مہینہ کا چاند ہمارے ملک میں کس دن دکھائی دے گا۔

کئی تقویم کا معاملہ کافی پیچیدہ ہے۔ اس لئے میں نے چھاپہ خانہ تھانہ سی کینڈرنہ جنٹریوں کا کوئی رواج تھا۔ عام طور پر دن تاریخ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ جس طرح ان کی سادہ زندگی کے اوقات گھڑی کے بغیر بھی بہ آسانی گزر جاتے تھے۔ کسی طرح یہ کونسا سال مہینہ تاریخ یا دن ہے کسی فکر کے بغیر گذر جاتے تھے۔ لہذا شاء اللہ کوئی قبیلہ یا کچھ خاص لوگ حج و دوسرے تہواروں کے لئے سال و مہینے یاد رکھ لیتے تھے اور

اس طرح تقویم کا تسلسل قائم اور معلوم رہا تقویم سے س کے تصحیح اور عدم دلچسپی کا اندازہ اس سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ہجرت سے قبل تقویم کا روزمرہ استعمال بالکل نہیں ملتا، اجتہاد حیرت کی بات ہے کہ ہجرت کے فوراً بعد کثرت و بکثرت واقعات کے ساتھ تاریخ کا حوالہ ضرور ملتا ہے۔

لیکن یہاں پر ایک دوسری الجھن پیش آتی ہے وہ یہ کہ بہت سے واقعات کی تاریخوں کا احادیث میں ہفتہ کا جردن بتایا گیا ہے وہ از روئے حساب صحیح ملتا ہے۔ اور بہت سے دوسرے واقعات کی تاریخوں میں ہفتہ کا جردن بتایا گیا ہے وہ از روئے حساب صحیح نہیں ملتا۔ کوئی واقعہ جو رویت کے مطابق موسم گرما کا ہے وہ حساب کے مطابق موسم سرما کا معلوم ہوتا ہے اور کوئی واقعہ جو رویت کے مطابق موسم سرما کا ہے وہ حساب کے مطابق موسم گرما کا ثابت ہوتا ہے اور یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ یہ جملہ صراحتیں محض جعلی اور قدیم واعظین اسلام کی محض وقتی ذہانت کی پیداوار تھیں جن کے وہم گمان میں بھی نہ تھا کہ ان کی جانچ پڑتال بھی کسی طرح ممکن ہے اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ عہد رسات میں کم از کم دیا تین تقویمیں استعمال ہو رہی تھیں تینوں کی ترتیب مختلف تھی کسی پر بھی امتیازی نشان کچھ نہ تھا ایک تو یہی قمری ہجری تقویم تھی جو آج بھی ہجری تقویم کے نام سے مستعمل ہے۔ اس زمانے کے لحاظ سے اس کو مدنی تقویم بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسری مکی قمری شمسی خریفی تقویم تھی جو مکہ میں عرصہ دراز سے استعمال ہوتی چلی آ رہی تھی۔ یہ اس لحاظ سے تو قمری تھی کہ اس کا بھی ہر مہینہ نئے چاند سے شروع ہوتا تھا، اس کے مہینوں اور دنوں کے نام بھی یہی تھے جو مدنی تقویم کے تھے لیکن اس کی تقویم کو موسم کے تحت چلا یا جاتا تھا جس طرح اس ہند کی تقویم بکری، بھگد وغیرہ میں ہر تیسرے بھی دوسرے سال ایک مہینہ کا اضافہ کیا جاتا ہے جسے وہ لونڈا مہینہ کہتے ہیں یا جس طرح موجودہ عیسوی کیلنڈر ہے کہ جس کو موسم کے ہم راہ درہم قدم رکھنے کے لئے ہر چوتھے سال فردی میں ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس تقویم کے سال کا آغاز نقطہ اعتدال خریفی سے ہوتا تھا اس طرح کہ ۲۲ ستمبر سے متصل نیا چاند ہمیشہ مکہ محرم کا مانا جاتا تھا اس لئے ہم نے اس کو دوسری تقویم سے تمیز کرنے کے لئے اس کے ساتھ لفظ ”خریفی“ لکھا ہے (مکی قمری شمسی خریفی)

نیک ایسی ہی تیسری تقویم کا نام الحروف نے پتہ چلایا ہے جس کا سال نقطہ اعتدال ربیعی سے شروع ہوتا تھا اور جس کا نقطہ آغاز ۲۱ رجب سے متصل یا چاند علم محرم کا مانا جاتا تھا مکی قمری شمسی خریفی سے تمیز کرنے کیلئے میں نے اس کے ساتھ لفظ ”ربیعی“ لکھا ہے۔ (مکی قمری شمسی ربیعی)

اس مقصد کے لئے یعنی اپنی قمری تقویم کے حساب کو موسمی قدرتی شمسی تقویم کے حساب سے متصل رکھنے کے لئے عربوں کو ہر تیسرے بھی دوسرے سال میں ایک مہینہ بڑھانا پڑتا تھا اور اس طرح ان کے مکی خریفی سال کا پہلا مہینہ محرم ہمیشہ ستمبر اکتوبر کے درمیان اور ربیعی سال کا پہلا مہینہ محرم ہمیشہ مارچ اپریل کے درمیان آیا کرتا تھا علاوہ زیں جاہلیت کے زمانے میں یک دستور یہ بھی تھا کہ خدا کے حرام کئے ہوئے امن و لے مہینوں میں جب چاہتے کسی حرام مہینے کو حلال کر لیتے تھے، اور اس کی جگہ بعد کے مہینے کو حرام کر لیتے تھے۔

یہ دونوں عمل اسلام کے مزاج کے خلاف تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ۹ھ میں تقویم میں اس قسم کی رد و بدل کی ممانعت کر دی اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تقویم کو سرے سے منسوخ کر دیا۔ تقویم تو منسوخ ہو گئی لیکن بعد میں تابعین کے زمانے میں جب احادیث عدول ہوئیں تو جن روایات کے ساتھ تاریخیں بھی تھیں وہ چونکہ مکی اور مدنی ہر دو قسم کی تقویموں پر مبنی تھیں اور ان کے ساتھ کوئی ایسا امتیازی نشان بھی نہ تھا

جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کوئی تاریخ کس تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دو آدھ سال میں غلط مدد ہو گئیں اور آج تک یہ غلطیاں چلا آ رہی ہیں۔

بہر حال شمسی سال کے مقابلے میں قمری سال کی کمی کو پورا کرنے کے لئے قمری سال میں اضافہ کیا جاتا تھا جس سال محرم ہو گا کہ قمری سال غلط اعتماداں خرابی سے چندہ میں دن پیچھے ہو گیا ہے اس قمری سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے اس سال کو ۲ کے بجائے ۳ مہینے کا کر دیتے تھے اس رندہینہ کو وہی (یعنی وند) کہتے تھے اس طرح مکہ کی قمری تقویم تو موسم سے ساتھ چلتی تھی۔ طرح کہ حج ایک مرتبہ جس موسم میں آیا تھا ہمیشہ اس موسم میں آتا تھا۔ ورنہ قمری تقویم کے ۱۲ مہینے اپنی ترتیب کے مطابق چلتے تھے جس طرح آجکل ہیں۔ چونکہ ۳۲ یا ۳۳ سال مدتی ۳۴ یا ۳۵ سال کے برابر ہوتے تھے چنانچہ اس دور میں ایک مرتبہ تین سال کے سے دونوں تقویموں کے ہم نام مہینے ہم زمانہ بھی ہو جاتے تھے (جس طرح ۵۵-۵۶ء قبل ہجری ۲۳-۲۴ قبل ہجری اور ۲۱-۲۲ قبل ہجری میں ہوئے ہیں)۔ بعد ازیں ہر مہینہ قمری سال کو مدتی سال سے بقدر ایک دن پیچھے کر دیتا تھا جبکہ اس کتاب کے آئندہ صفحہ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔

اس ہر چہرے سے عربوں کا ایک خاص مقصد یہ تھا کہ زمانہ حج ہمیشہ ایسے موسم میں آیا کرے کہ اس وقت ہمدردی و موسمی پیدا ہو سکے اورین حاصل ٹھیک وقت پر کم ہو حج سکیں متوبوں کے لئے تھے تی نف سمانی سے، آجائیں ورنہ زمین مکہ کے لئے بھی خوراک کی کمی نہ ہو تجارتی فائدے بھی حاصل ہو جائیں۔ امام رزی نے اپنی تفسیر کبیر صفحہ ۳۳۴-۳۳۵ میں سورہ قہ کی آیات ۳۶-۳۷ کی تشریح کرتے ہوئے جو اقوال لکھے ہیں ان میں سب سے زیادہ قریب الفہم یہ ہیں۔

”لوگوں نے یہ بات جان لی کہ وہ پناہ سب قمری سنہ پر مرتب کریں گے تو حج بھی رومی میں جا پڑے گا اور کبھی سردی میں اور کبھی گرمی کے لئے سفر باعث مشقت تھے ورنہ ان سے کاروبار اور تجارت میں اس لئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ دوسرے شہروں کے لوگ ایسے ہی اوقات میں آ سکتے تھے جو ان کے لائق اور موافق ہوں اس لئے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ مکہ کی بنیاد قمری سنہ پر رکھی جائے تو یہ بیوی مصالح کے خلاف ہوگا اس کو ترک کر دیا اور سال شمسی کا اعتبار کرے گئے چونکہ شمسی سال قمری سال سے ایک مہینہ مدت کے بقدر زیادہ ہوتا ہے اس بنا پر وند کی ضرورت پڑی اور اس کو وند کے باعث انہیں دو تہیں حاصل ہو گئیں۔“

(۱) یہ کہ انہوں نے بعض سالوں کی اس بڑھوتری کو پھپھانے کے لئے ۳ ماہ کا قرار دیا۔

(۲) یہ کہ حج بعض قمری مہینوں سے دوسرے مہینوں میں منتقل ہوتا رہتا۔

اس تشریح سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ ان آیات کے نزول کے وقت تک جنی ۱۱ھ تک اہل مکہ میں یہ طریقہ رائج نہ تھا کہ حسب ضرورت سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے اپنی قمری تقویم کو شمسی حساب کے مطابق کر لیا کرتے تھے جس سال میں یہ اضافہ ہوتا وہ سال بجائے ۱۲ کے

۳ مہینہ کا شمار کیا جاتا جس کی ممانعت کا اعلان قرآن مجید نے ان الفاظ میں ضروری سمجھا۔

”بلاشبہ اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں مہینوں کی تعداد صرف ۱۲ ہے“ اور یہ کہ ”بلاشبہ نبی کا مہینہ کفر میں زیادتی کا موجب ہے اس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں جو کسی سال اسکو حلال کر دیتے ہیں اور کسی سال حرام“ (توبہ ۳۷) جس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نبی کا یہ طریقہ کفر و شرک میں زیادتی کا موجب تھا اس لئے کہ صریحاً بلکہ ڈھٹائی کے ساتھ حکم عدولی تھا جو کفر کے برابر ہے۔

مشہور مورخ المیر دنی نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ”عربوں کا یہ طریقہ بعض ایسے حسابات فلکی پر مبنی تھا کہ جب ان کا قمری سال شمسی سال سے بقدر ایک ماہ چھوٹے ہونے کو آتا تو اس میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے شمسی سال کے برابر بنالیا جاتا“۔

”اور زمانہ جاہلیت میں عربوں کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ اس بات پر نظر رکھتے تھے کہ ان کے سال میں اور شمسی سال میں کیا فرق ہے؟ جواز روئے حساب دس دن ۲۱ گھنٹہ اور ۵۰ لمبے کا ہوتا اور جب وہ فرق ایک ماہ کے بقدر ہو جاتا تو وہ اپنے سنہ میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیتے لیکن یہ عمل اس مفروضہ پر کرتے تھے کہ فرق صرف دس دن اور ۲۰ گھنٹہ کا ہے اس کام کی انجام دہی قبیلہ کنانہ کے نساء جن کو فہاس کہا جاتا تھا کرتے تھے“ ۱۰

مکہ کے مسلمانوں کی جب ہجرت کر کے مدینہ میں آمد ہوئی تو وہ اپنی تقویم بھی ساتھ لائے چنانچہ مدینہ میں کی اور مدنی دونوں تقویمیں بیک وقت استعمال ہونے لگیں۔ جو لوگ کسی تقویم استعمال کر رہے تھے وہ کوئی واقعہ ضبط تحریر میں لاتے تو کسی تقویم کے مطابق تاریخ لکھتے اور جو لوگ مدنی تقویم استعمال کر رہے تھے وہ کوئی واقعہ ضبط تحریر میں لاتے تو مدنی تقویم کے مطابق تاریخ لکھتے۔ بعد میں یہ یادداشتیں جب اگلے لوگوں کو پہونچیں تو غلط ملط ہو گئیں اب اس بات کی کوئی تشریح نہیں ملتی کہ کوئی روایت کی تاریخ کس تقویم کے مطابق ہے بعد میں جس مورخ کو جس روایت کے ساتھ جو تاریخ لکھی ہوئی ملی وہ اس کو دیانت داری کے ساتھ جوں کا توں آگے بڑھاتا گیا ۱۱۔ ھ میں پھر حجتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم خدا کی شمس قمری تقویم کو منسوخ کر دیا لیکن جو تاریخ جہاں لکھی جا چکی تھی وہ وہیں لکھی رہی اور اسی طرح آگے چلتی رہی۔ چونکہ تقویم کے تینوں سلسلوں پر کوئی امتیازی نشان نہ تھا لہذا تینوں تقویموں کے مطابق محفوظ کی ہوئی تاریخیں آپس میں کچھ اس طرح غلط ملط ہو گئیں کہ بعد کے زمانوں میں ان کو الگ کرنا مشکل ہو گیا۔

لیکن یہ بات اتنی معمولی بھی نہیں کہ یوں ہی چھوڑ دی جائے اس لئے کہ ایک معرض بعض اوقات جب یہ دیکھتا ہے کہ نہ تاریخ کے ساتھ ہفتہ کا دن مطابقت کرتا ہے نہ مہینہ کے ساتھ موسم تو وہ حیران رہ جاتا ہے اور اصل روایت کی صحت میں بھی شک پیدا ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ہر چیز پر تحقیق ہو رہی ہے ہم سے جو کچھ ہو سکے ہم کر دیں بعد میں ہو سکتا ہے کوئی اور اہل علم اپنی بہتر تحقیق سامنے لائے۔

اس سلسلہ میں یہاں مولوی اسحاق النبی علوی صاحب رام پور بھارت کے ایک گوشہ نشین عالم و محقق، دانشور و مورخ، اعتدالی قابل ذکر ہیں جنہوں نے اسلامی تاریخ میں غالباً پہلی مرتبہ اس طرف توجہ کی اور کئی تقویم کو بازیافت کرنے کی بھرپور کوشش کی ویسے تو ان کے تقویمی نظریات مطوم

نمبر ۱۔ دیکھئے مقالہ مولوی اسحاق النبی علوی (سیرت نبوی توقیت کی روشنی میں)۔ نقوش رسول نمبر (۱۹۸۲ء) ج ۲ صفحہ ۸۵ ۱۰ ایضاً

نمبر ۳۔ ایضاً صفحہ ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶

کرنے کے لئے ان کا پورا اقبال پڑھنے کی ضرورت ہے جو ۱۹۶۴ء میں پہلے ماہوار رسالہ برہان دہلی میں قسط و ر چھپا تھا بعد میں طفیل صاحب کے نقوش لہ اور کے رسوں نمبر میں جلد دوم کا حصہ بنا زیر نظر کتاب کی بنیاد دراصل اسی مقالہ پر ہے یہاں اس مقالے کا جو تقریباً دو صفحات پر آیا ہے اختصار بھی مشکل ہے لیکن دو امور ایسے ہیں جن کا ذکر ضروری ہے ایک یہ کہ وہ یہ بات نہیں مانتے کہ خطبہ جتہ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک ”ان الزمان قد استدار کھیتہ یوم خلق اللہ السموات والارض“ یعنی زمانہ گھوم پھر کر اپنی اسی ہیئت پر آ گیا ہے جس روز اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ۱۰ھ میں مکی اور مدنی دونوں تقویمیں اپنا ۳۳ سالہ دور پورا کرتے ہوئے متوازی ہو گئی تھیں اس طرح کہ ۱۰ھ میں مکی تقویم کے مہینے محرم تا ذی الحجہ وہی تھے جو مدنی قمری ہجری تقویم کے تھے اس لئے کہ ان کے حساب سے ۱۰ھ ۱۱ھ ۱۲ھ میں ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔

اس سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ مکی تقویم بھی دراصل دو ٹوٹت ہوئی ہیں۔ اگر مکی خریفی تقویم کے مطابق دیکھا جائے تو عوی صاحب کی بات صحیح ہے کہ مکی قمری شمسی خریفی اور قمری ہجری تقویم ۱۰ھ میں متوازی نہیں ہوئی تھیں بلکہ چھ مہینے کے فرق سے چل رہی تھیں۔ لیکن اگر قمری ہجری کے مقابلہ پر اس دریافت شدہ دوسری تقویم کو رکھا جائے جس کو میں نے اس کتاب میں مکی ربیعہ کہا ہے تو میرے حساب سے محرم ۱۰ھ سے یہ دونوں (مکی ربیعہ اور قمری ہجری) تقویم ایک ہو گئی تھیں ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۲، ۹۳، ۹۴

مشہور بات یہ کہ ۱۰ھ میں یہ دونوں تقویمیں ایک ہوئی تھیں ہو سکتا ہے کہ عملی طور پر یہ ہی ہوا ہو۔ اگرچہ از روئے حساب ۱۰ھ میں یہ ہونا چاہیے۔ بہر حال یہ دونوں تقویم (مکی ربیعہ اور قمری ہجری) ۱۰ھ میں یک ہوئی ہوں یہ ۱۰ھ میں جتہ الوداع قمری ہجری کے مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو صحیح تاریخوں پر ادا ہوا تھا اس پر پوری امت کا اتفاق ہے

دوسرے یہ کہ علوی صاحب کی تحقیق کے مطابق قبل اسلام کے عربوں کے مقاصد اور دنیاوی ضروریات کے لحاظ سے انکی تقویم کا بنیادی اصول یہ تھا کہ ان کا سال ہمیشہ عتدائ خریفی سے شروع ہوتا تھا اس مقام یعنی نقطہ عتدل خریفی کے لئے وہ ۲۲ ستمبر کی تاریخ طے کرتے ہیں یعنی اس عیسوی تاریخ سے متصل جو چاند دکھائی دیتا تھا وہ ہمیشہ محرم کا ہوتا تھا۔ اگر گذشتہ محرم سے اس تاریخ تک ۱۲ مہینے گزرے ہیں تو وہ سال ۱۲ مہینے کا ہوا اور اگر ۱۳ مہینے گزرے ہیں تو وہ سال آپ سے آپ ہی ۱۳ مہینے کا ہو گیا۔ در یہ تیرہواں مہینہ مکی کا سمجھا جاتا تھا۔ تقریباً اسی طرح سے یہودیوں کی ایک تقویم کا سال بھی شروع ہوا کرتا تھا مکی خریفی تقویم کے سال کا پہلا مہینہ محرم اور یہودی سال کا پہلا مہینہ تشرین ہمیشہ تمبر، کتور کے درمیان آیا کرتے تھے۔ ان تشرین کو یہودی صوم عاشورہ رکھتے تھے اور اسی روز ۱۰ محرم کو (یا ایک دن کے فرق سے) مسدین بھی صوم عاشورہ رکھتے تھے۔ (مکی خریفی قمری شمسی تقویم کے مطابق)

ان دونوں امور پر علوی صاحب نے اپنے مقالے میں بہت تفصیل سے بحث کی ہے بڑے معقول دلائل دیئے ہیں ابتدائی مورخین اسلام کی کتب اور احادیث مبارکہ کے بے شمار حوالے دیئے ہیں اور کہا ہے کہ ان احادیث پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ عہد رسامت

میں کی خریفی تقویم کا ماہ محرم عہد رسالت میں اگر ہمیشہ نہیں تو اکثر و بیشتر یہودی، تشری کے مطابق رہتا تھا جو بغیر اس صورت کے ممکن نہیں کہ ہم اصول کبیرہ کے تحت عربی تقویم (مکی خریفی) کی ابتداء ہمیشہ اعتدال خریفی سے کریں۔

اور مذکورہ بالا اصول کے مطابق اسحاق النبی صاحب نے ۱۱۰۰ھ سے ۱۱۰۰ھ تک مکی تقویم ترتیب دی ہے۔ اس عرصہ میں ان کو چار مرتبہ کسی لگانے کی ضرورت پڑی اور اس طرح جو تقویم بازیافت ہوئی اس کے مطابق واقعات عہد نبویؐ کی بہت سی ایسی تاریخیں جو بظاہر غلط نظر آ رہی تھیں صحیح معلوم ہونے لگیں مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت مقام قبا میں داخلہ ۱۲ ربیع الاول کا واقعہ ہے اس تاریخ کا دن رویت میں بدر سے لیکن از روئے حساب یہ بات غلط ہے مدنی ہجرت تقویم کے مطابق اس ۱۲ ربیع الاول کو یقیناً جمعہ کا دن تھا لیکن اسحاق النبی صاحب کی دریافت شدہ مکی تقویم سے اس تاریخ کو ٹھیک وہی دن ملتا ہے جو روایت میں بیان ہوا ہے یعنی ہجر۔ ۱۱۰۰ھ چونکہ مدنی (موجودہ ہجری) تقویم کے مطابق مذکورہ تاریخ کو ہجر کا دن نہیں آتا ہے بلکہ اس زیر نظر مکی تقویم کے مطابق مذکورہ تاریخ کو روایت میں بیان کردہ ہجر کا دن آ جاتا ہے جو کہ از روئے حساب صحیح ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ تاریخ مکی تقویم کے مطابق رہا رڈ کی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۹۳

اتنی بات ہر شخص جانتا ہے یا سمجھ سکتا ہے کہ ایک دو یا چار چھ تاریخیں اس طرح صحیح ثابت ہو جائیں تو کہا جاسکتا ہے کہ یہ اتفاقی بات ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بیسیوں ایسی تاریخیں جو مدنی قمری ہجری تقویم کے مطابق تو غلط ثابت ہو رہی تھیں لیکن اس نو دریافت مکی تقویم کے مطابق صحیح ثابت ہو جاتی ہیں۔ یہ اتفاقی بات نہیں ہے میں نہیں خیال کرتا کہ کوئی ریاضی دان مکی تقویم سے دریافت شدہ تمام نتائج کو، ثباتیہ کہہ سکتا ہے۔ غیر جانب داری کے ساتھ غور کیا جائے تو دل خود گواہی دیتا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کے پاس جو تقویم تھی وہ یا تو بالکل وہی تھی جو اس کتاب میں بتائی جا رہی ہے یا اس سے بالکل ملتی جلتی تھی۔ اوپر ہم نے واقعہ ہجرت کی ایک تاریخ دی ہے آئندہ صفحات میں اور بہت سی مثالیں دی جائیں گی۔

یہ تقویم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ۹ یا ۱۰ ہجری تک پہنچا پہلو چلتی رہی فتح مکہ کے بعد ۱۱ھ کی ابتداء میں جب پیغمبر اسلام نے اس تقویم کی ترویج کا اعلان فرمایا تو کچھ عرصہ بعد مسلمانوں کا اپنا مذہبی سنہ بھائے مکی کے مدنی سنہ بن گیا جو آج تک اس طرح ہجری سنہ کے نام سے چلا آ رہا ہے۔ اسحاق النبی صاحب کے نظریہ کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

”ظہور اسلام کے وقت جزیرہ نمائے عرب میں کئی تقویمیں رائج تھیں جن میں ایک مکہ میں رائج تھی یہ تقویم قمری شمسی (Luni Solar) تھی اور ایک خاص نقطہ فصلی سے شرع ہو کر اسی نقطہ پر ختم ہوتی تھی اس تقویم میں دو تفاوت کبیرہ کے مابین اضافہ ہوتے رہتے تھے اس کے مقابلے میں مدینہ میں ایک دوسری تقویم رائج تھی جو خالص قمری تھی مگر دونوں تقویموں کے مابین ہم نام تھے مہاجرین مکہ جب مدینہ پہنچے

نمبر ۱۔ تفصیل کیلئے دیکھئے نقوش رسول نمبر ۲ صفحہ ۷۶

نمبر ۲۔ ایضاً صفحہ ۱۱۲ تا صفحہ ۱۱۳

نمبر ۳۔ ایضاً صفحہ ۱۱۵



تو اپنے ساتھ کی تقویم بھی لے گئے اس طرح ہجرت کے بعد مدینہ میں ایک وقت دو تقویمیں رائج ہو گئیں جس کے نتیجے میں بعض لوگوں نے مدنی تقویم کے بموجب بدو اشیائیں مرتب کیں بعض نے کیلنڈر کے مطابق اس بناء پر ابتدائی مدونین سیرۃ یا ان کے روایات کو جو تاریخیں مل سکیں وہ دونوں تقویموں پر مبنی تھیں۔ ان میں سے کسی تقویم اس وقت تاہید ہے جس کی وجہ سے وفات سیرۃ کی مکمل توقیتی تشریح ممکن نہیں اگر کی تقویم کی بازیافت کرن چائے تو ہر قسم کی توقیتی مجنہیں ختم ہو جائیں گی۔

بہر حال اپنے نظریہ کے تحت اسحاق ابنی علوی صاحب نے اسے ہٹا دیا۔ اسی تقویم کی بازیافت کی ہے۔ جبکہ راقم الحروف نے لگا تصحیح کرتے ہوئے ان کے طے کردہ اصولوں کے مطابق ماضی کو شامل کرتے ہوئے تقویم کو پورے عہد نبوی تک بڑھا دیا ہے تاکہ بوقت ضرورت عہد نبوی کی کسی بھی تاریخ کا دن اور اس کے متوازی تقادیم کی تاریخ درون معلوم کرنے کے لئے کسی صاحب کتاب کی ضرورت نہ پڑے۔ اب یہ نہیں کہہ جا سکتا کہ زیر نظر تقویم میں کیسے کامیابہ میں نے یا علوی صاحب نے جہاں جہاں لگایا ہے اس زمانے کے عربوں نے بھی لازمی طور پر ٹھیک وہیں لگایا تھا یا نہیں۔ کیونکہ تاریخ کی کتابیں اس سلسلہ میں ہماری کچھ مد نہیں کرتیں۔ ہمارے پاس تو اعتدال خریفی کی ایک متعین تاریخ ۲۲ ستمبر موجود ہے جو کی سال کے آغاز اور کیسے کی تعیین میں حساب کے مطابق پوری مد کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے یعنی سالوں کو کیسے قرروینے کا کام ہمیشہ مخصوص ہاتھوں میں رہا عربوں میں ظہور اسلام تک یہ خاندان بنو کنانہ میں موروثی چلا رہا تھا جس عہدیدار کے سپرد یہ خدمت ہوتی تھی اسے فکس یا ناسی کہا جاتا تھا یہی وہ نساۃ تھے جن کے ہاتھوں میں اہل مکہ کا پورا نظام تقویم تھا اور یہی قمری ایام کو شمسی ایام میں تبدیل کر کے ایام رائج اور زیارت بیت اللہ کا زمانہ متعین کرتے تھے اور یقیناً ان کی کوشش غیر شعوری طور پر یہی ہوتی ہوگی کہ نقطہ اعتدال خریفی (۲۲ ستمبر) سے متصل نئے چاند کو یکم محرم کا دن کرینا شروع کیا جائے ہم نے بھی ان کے اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے۔ علوی صاحب کی تحقیق ہے کہ کبھی کبھی اہل مکہ اپنے اس اصول کے خلاف بھی کر لیا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے بھی اپنی دس سالہ تقویم میں دو مرتبہ اس اصول کے خلاف کیا ہے اور ہم نے اسے من وعن لے لیا ہے اب یہ علوی صاحب کی تقویم سے ماضی کی طرف اسے سے سے قیاسی ہٹا دیا گیا ہے تاکہ میں نے مذکورہ بالا اصول کی پابندی کی ہے یہ بات سب کو تسلیم ہے کہ قمری تاریخوں کے حساب میں ایک دن کا فرق کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ ایک روزہ اختلاف اکثر و بیشتر تاریخ کی کتابوں میں نظر آتا ہے جس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ کبھی یہ فرق اختلاف روایت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کبھی تقویمی اصولوں کے اختلافات کے باعث، در کبھی واقعہ بگاڑ کو بھول یا غلط فہمی ہو جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ موجودہ زمانہ میں تقویم پر متحد علماء و محققین نے کام کیا ہے بعض حضرات نے باقاعدہ تقویمی ترتیب دی ہیں لیکن ایک ایسی مفصل اور جامع تقویم کی ضرورت پھر بھی باقی تھی جس میں پورے عہد نبوی کی ہر روز کی توقیتی تفصیل درج ہو یعنی اس زمانہ کی مزید تقویم اور موجودہ عیسوی کیلنڈر کے مطابق سال مہینہ، تاریخ اور دن لکھ ل جائیں اور ایک دوسرے کے متوازی بھی ہوں۔

اس خاکسار نے اس سے پہلے "مختصر دائی قمری تقویم" کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی تھی۔ جو ۱۹۸۳ء میں چھپ چکی ہے اس میں تقویم سے متعلق وہ تمام ضروری معلومات دی گئی ہیں جو عام قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہیں۔ میرے نزدیک وہ عام قاری یا طالب علم کے لئے تقویم کی پہلی کتاب کہی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد ایک اور بڑی کتاب "دائی قمری تقویم" ترتیب دی جو ۲۰۰۳ء میں چھپی اور جو درحقیقت دائی قمری ہجری مدنی تقویم ہے۔ گویا اسے تقویم کی دوسری کتاب بھی کہہ سکتے ہیں۔ اب آخر میں "تقویم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" کی ترتیب و تدوین کی سعادت راقم الحروف کو بہ فیضان الہی حاصل ہو رہی ہے۔

اس تقویم سے طریق استفادہ کے لئے آئندہ تقویمی صفحات میں ہر صفحہ پر کلنڈر میں وہی طرف پہلے کام میں اوپر سے نیچے اسے ۳۰ تک قمری مہینوں کی تاریخیں ہیں۔ جبکہ بالائی حصہ میں پہلی سطر میں قمری ہجری مہینے ہیں۔ بالترتیب محرم سے ذی الحجہ تک ۱۲ مہینے دوسری سطر میں مکی (قمری شمسی خریفی) مہینے ہیں محرم سے ذی الحجہ تک مکی والے حساب کے مطابق تیسری سطر میں مکی (قمری شمسی ربیعہ) مہینے ہیں محرم سے ذی الحجہ تک مکی والے حساب کے مطابق چوتھی سطر میں اور اس کے نیچے تمام خانوں میں عیسوی تاریخ مہینہ در سنہ کا دن ہے جو کسی بھی کالم میں اوپر دیئے ہوئے مہینے میں اور دائی طرف دی ہوئی تاریخ میں ہے۔

مثلاً

۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجرت کو پیر ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۲۸

۴ ربیع الاول ۵۳ مکی خریفی (قمری شمسی) قبل ہجرت کو پیر ۹ دسمبر ۵۶۹ء ہے صفحہ ۲۸

۱۰ ربیع الاول ۵۳ مکی ربیعہ (قمری شمسی) قبل ہجرت کو پیر ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۲۸

۱۰ رمضان ۵۳ مکی خریفی (قمری شمسی) قبل ہجرت کو پیر ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۲۸

یہ میری انتہائی خوش بخشی ہے کہ مجھے عہد رسالت مآب صلی اللہ وسلم کے حوالہ سے حقیر کی خدمت کا موقع ملا۔ اس سلسلہ میں جناب پردیسر محمد سلیم صاحب، ڈائریکٹر ریسرچ ادارہ قلمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان لاہور بجا طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنکی تحریک اور فرمائش پر یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

مجھے امید ہے کہ صاحبان علم و تحقیق اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے حضرات اس کتاب کو مفید اور کارآمد پائیں گے۔

علی محمد خاں

## مقدمہ

از جناب پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد صاحب (سابق رئیس نگلیہ قانون و تجارت و صدر شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی)

(۱)

بنیادی انسانی ضروریات میں یہ بات بھی داخل ہے کہ انتخاب، اختیار اور ارادہ کی آزادی کے ساتھ ہر کام کے کرنے، فرائض کے انجام دینے اور ذمہ داری پوری کرنے کے لئے آدمی کے پاس ایک "وقت" "معین" موجود ہو، ایک "مدت" اسے دی جائے، ایک "مہلت" اسے مہر ہو اور کچھ عرصہ "زمانہ" کی رعایت اسے حاصل ہو۔ (چنانچہ یہ مدت مہلت انسان کو اس دنیا میں بھیجے جاتے وقت اُس کے خالق و مالک اللہ کی طرف سے عطا کی گئی تھی) (نمبر ۱)۔ جب ہی یہ جانچا اور پرکھا جاسکتا ہے کہ جس کام کا اسے (بحیثیت انسان) مکلف بنایا گیا جو ذمہ داری اسے سونپی گئی، اور جو فریضہ اس کے سپرد کیا گیا، اس نے اسے کس طرح پورا کیا۔ وہ کامیاب رہا، یا ناکام؟ اس نے صلاحیتوں، وسائل کے استعمال میں، امور کی انجام دہی میں مستعدی دکھائی یا تساہل اور غفلت برتی، "وقت" کا استعمال صحیح کیا یا غلط؟ مہلت و فرصت کو صحیح برتنا یا اس کو ضائع کیا؟ گویا انسان کو اس دنیا میں جو "عرصہ حیات" ملا ہے "جو مقررہ مدت اسے حاصل ہے، جو وقت اور مہلت عمل میسر ہے، دراصل وہی اس دنیا کی "زندگی" ہے۔ اس زندگی کی قدر اس زندگی کے بارے میں اُس کا رویہ، طرز عمل، اور سلوک جیسا بھی ہوگا، وہی درحقیقت اس کے "مستقبل" کی تعمیر اس کی "آئندہ زندگی" کے اچھے یا بُرے انجام کا تعین کرے گا۔ اس کی کامیابی یا ناکامی کا سبب بنے گا اور دنیا (میں مہلت عمل ختم ہونے) کے بعد آخرت (کے دارالحوالہ اور دارالخلود) میں انسان کو کفاح و غفران یا ہلاکت و خسران سے دوچار کرے گا۔ (نمبر ۲)۔ گویا اصل میزانِ حیات، وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال ہے۔ (نمبر ۳)۔ یعنی کفالتِ زندگی میں کون بہتر سے بہتر عمل کی سوچا لیکر جائیگا اور سرخرو ٹھرے گا۔ (نمبر ۴)۔ کہ موجودہ "مہلت" (زندگی) میں یہی محور فکر و عمل ہونا چاہئے۔

(۲)

اس لئے انسان کو اپنی ذمہ دار طبیعت میں (بطور نائب و خلیفہ الہی) (نمبر ۵)۔ اس مرکزِ ارضی پر زندگی گزارنے کے لئے (جس کا مقصد متعین ہے) (نمبر ۶)۔ اور اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کے لئے، نیز وقت کے صحیح استعمال کے لئے تین کام ضروری ہیں۔ اول یہ کہ آدمی کو خود "وقت" کی قدر و قیمت معلوم ہو اور زمانہ مدت اور مسیرِ لحاٹ کا احساس و ادراک ہو۔ دوم یہ کہ اسے علم ہو (ماضی کے) گزرے ہوئے واقعات و حادثات کا، اچھے برے انجام سے دوچار ہونے والی جائزہ شخصیات کا، نیز مرد و زوال کے مراحل سے گزرنے والی قوموں کا اور سوم یہ کہ نمونہ عمل ہو اس کے سامنے کارہائے نمایاں انجام دینے والے ان افراد و اقوام کا جو جریدہ عالم پر اپنا نقشِ دوام ثبت کر گئے یا جو اپنے کر توں کے سبب نشانِ عبرت بن گئے ان سب کی حقیقت و میزانِ وقت پر انکا وزن معلوم کرنے کے لئے "تاریخ" کی ضرورت ناگزیر ہے۔ مشہور

مسلمان فلسفی تاریخ علامہ ستاوی کے نزدیک گزرے ہوئے احوال و واقعات کو "وقت" اور زمانے کے تعلق سے جاننے کا نام اور مطالعہ "تاریخ" ہے۔

تاریخ فرد اور قوم کو راہ صواب دکھاتی ہے۔ سبق سکھاتی ہے ماضی کی روشنی میں حال کو سمجھاتی ہے۔ در مستقبل کے لئے خبردار کرتی ہے۔ عبرت دلاتی ہے۔ تاریخ افراد و اقوام کا حافظہ ہے۔ تقویم "تاریخ" کو اعتبار بخشی ہے۔ تقویم (نمبر ۸) دراصل ہندسوں میں لکھی جانے والی تاریخ ہے۔ تاریخ کا دامن جب زمانوں تک پھیل جاتا ہے۔ تو تقویم ان زمانوں کو "ایک جدول" میں سمیٹ دیتی ہے۔ زمانہ، قدیم و جدید کی شناخت، صدیوں کے مہ و سال، شب و روز کا شمار، تقویم سے ہوتا ہے۔ واقعات کے وقوع اور حادثات کے صدور کو یہی "تقویم" سنین کے احاطہ میں لاتی ہے۔

تقویم کی تشکیل مفروضات پر نہیں ہوتی اس کے لئے شہوس حقیقتیں، مادی واقعات، طبعی حسی شہادتیں، قابل تصدیق روایات پہلے سے رائج تقویمیں، ان کا تقابلی و توافق علم ہیئت و افلاک۔ نجوم و کواکب، نظام شمسی، نظام سیارگان سے واقفیت، ارسطو کی (Observatory) کی تصدیقات، اجرام فلکی کے خوردبینی و دوربینی مشاہدات کے نتائج اعداد کی جمع تفریق، ضرب تقسیم کے معاملات، اور پھر زچہ، چارٹ اور جدول کی تیاری کے مراحل اور دیگر تعلقات پر گرفت، تقویم سازی کے لوازمات میں داخل ہے۔

(۳)

تقویم اپنی ساخت اور نوعیت میں کئی طرح کی ہوسکتی ہے اور مجموعی طور پر اس کی افادیت کا ذریعہ وسیع ہوتا ہے۔ اس سے بہت کچھ آشکارا ہوتا ہے، اس سے بہت کچھ معلوم کیا جاسکتا ہے، وقت کا تعین، سالوں مہینوں، دنوں کا شمار، لوند اور کیسہ کا حساب، طلوع آفتاب و مہتاب کے مطالعہ اور مواقع، یکم تاریخ کی دریافت، شمس و قمر کی گردشیں، کہکشائیں، نجوم و کواکب کے سمجھے اجرام (مجموعے) (دب اکبر، دب اصغر، بنات الحش، ذات الکرسی وغیرہ) ستاروں سیاروں کی چال اور بروج آسمانی میں ان کی سر زمین اور انسانی زندگی پر ان کے اثرات وغیرہ۔

تقویم کئی بنیادوں پر استوار ہوسکتی ہے۔ اس کی نوعیت و اقسام میں فرق و امتیاز اس بات پر ہوتا ہے کہ تقویم کا نقطہ آغاز کہاں سے مانا جائے اور کیوں؟ دنیا کی مختلف اقوام و عس نے اپنے ہاں تقویم کی ابتداء کسی اہم ترین واقعہ یا حادثہ سے کی یا کسی بزرگ کی وفات یا کسی قومی ملی ہیرو کے کسی کارنامہ کے حوالہ سے شروع کی یا کسی دیوی، دیوتا کے نام پر یا کسی بڑے میلے ٹھیلے، نمائش، زلزلہ، سیلاب، جنگ یا کسی بادشاہ کی تخت نشینی کو آغاز قرار دیا مثلاً سورج کے طلوع غروب یا موسموں کے آنے جانے یا فصلوں کے تیار ہونے یا چاند کے عروج و زوال پیش نظر رکھ کر تقویم بنائی گئی، اس کی مثالیں بہت ہیں جس کا ذکر باعث طوالت ہو سکتا ہے، یہی صورت حال جزیرہ نما عرب میں تھی جہاں سے اسلام کا ظہور ہوا۔

(۴)

جیسا کہ ایک مصنف نے لکھا ہے کہ "مسیحی اور دوسرے علمائے تاریخ کا بیان ہے کہ ظہور اسلام سے بہت پہلے عربوں میں بڑی کثرت سے سنین رائج تھے اور ہر قبیلہ میں جدا جدا مشہور واقعات یا اکابر کے نام سے شمار یا م کئے جاتے تھے حتیٰ کہ غیر ملکی سنہ تک رائج ہو گئے تھے۔ مثلاً یہودی سنہ یا سنہ سکندری، (نمبر ۹)۔ یہودی سنہ یا سنہ قمری تھے لیکن ہر دوسرے تیسرے سال، مخصوص چھ ہجریہ سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے

قری سال کو شمسی سال میں تبدیل کر دیا کرتے تھے (نمبر ۱۰)۔ یہودیوں کی طرح عرب کے سبکی قبل میں بھی ایک عرصہ سہ رائج تھا جو خاص شمسی تھا اور طریقہ تقویم رومی تھا۔ اہل مکہ بنائے کعبہ سے ایام شمار کرتے تھے۔ پھر بخت نصر کے حملہ سے حساب لگایا جانے لگا جسکو "عام الحرق" کہتے اس کے بعد عام ہند ر جاری کیا گیا اور سب سے آخر میں عام الفیل (نمبر ۱) (یعنی جس سال حاکم یمن ابرہہ ہاتھیوں کی فوج لیکر مکہ میں واقع خانہ کعبہ ڈھانے کی غرض سے آیا لیکن مکہ پہنچنے سے پہلے ہی وادی محسر میں عذاب الہی کا شکار ہو گیا۔ اس واقعہ کی طرف قرآن کی سورہ فیل (۱۰۵) میں اشارہ ہے۔ اسی واقعہ کے ۵۰ روز بعد جو ابرہہ خانہ کعبہ میں اس مقدس ترین ہستی نے ختم لیا۔ جسکے نام سے شب و روز دنیا کا بھرم قائم دومہ دوساں عالم کی آبرو قائم ہے)۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سنہ عیسوی کی ابتداء سے بہت پہلے یحیٰ بن اخص نامی بن چاری کیا گیا تھا۔ جو برہ کے زمانہ تک رائج رہا۔ (نمبر ۲)۔ مدینہ منورہ میں تعین تقویم کا معیار دوسرا تھا۔ اہل مدینہ میں دستور یہ تھا کہ وہ اپنے آطام یعنی ان قلعوں اور گزھیوں سے جو وہاں جنگ کی غرض سے بنائی جاتی تھیں، ایام شمار کرتے تھے۔ (نمبر ۳) پھر بخت نبوی سے پہلے اہل مدینہ نے قمری تقویم اختیار کر لی اور اہل مکہ نے شمسی تقویم کو بنالیا۔

(۵)

بہر حال تفصیلات سے قطع نظر دین کے مختلف حصوں اور زمانوں میں مختلف النوع تقویم رائج رہی ہیں اور مختلف قسم کے سن اور کلینڈر زیر استعمال رہے ہیں (مثلاً ہندی، چینی، یونانی، بابلی، سکندری، مصری شامی، یہودی رومی وغیرہ) اور آج بھی رائج ہیں لیکن مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی نوعیت و حقیقت کے اعتبار سے دنیا میں تین ۳ طرح کی نمائندہ تقاویم رائج رہی ہیں:-

(۱) قمری تقویم: جس میں وقت، مہینوں، سالوں کا حساب چاند کے نکلنے اور گھٹنے بڑھنے پر موقوف ہے۔ انہیں نیا چاند کیے کر (رویت ہلا سے) مہینہ کا آغاز ہوتا ہے اس لئے تقویم کو قمری (Lunar) تقویم کہا جاتا ہے۔ (ہجری تقویم (۱۳ نمبر) بھی خاندان قمری تقویم ہے) یہ چونکہ فطرت (انسانی و کائناتی) کے مطابق ہے اس لئے عام آدمی کو اسے سمجھنا اور اس کے مطابق حساب کتاب اور مذہب و معاشرت کے کام انجام دینا آسان ہے۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہے: **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَقْلَامِ ط اَقْل هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجَّ** (بقرہ ۱۸۹) لوگ آپ (ﷺ) سے چاند کی (گفتی بڑھتی صورتوں) کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے تاریخوں کے تعین کا سبب (وقت کا اندازہ لگانے) اور حج کی علامتیں ہیں۔ یہی قمری تقویم دراصل حقیقی تقویم ہے (نمبر ۱۵)۔ **اِنَّ عَلٰى الشُّعُوْبِ عِندَ اللّٰهِ اَثَنًا عَشْرًا هِجْرًا هِیَ بِحَسَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ ۚ حُرْمٌ ط ذٰلِكَ الَّذِیْنُ الْقَعِیْمُ** (توبہ ۳۶) فی الحقیقت اللہ کے نزدیک مہینے گنتی اور شمار میں۔ بارہ ہی ہیں، بس روز سے جبکہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا (کتاب خدا میں لکھے ہوئے ہیں) ان میں سے چار مہینے ادب کے (حرام و محترم) ہیں۔ یہی دینا قیم ہے۔ اور سورہ یونس (آیت ۵) میں **ثَمَسٌ قَمَرِیٌّ اَصِیْتُ وَاَقَادِیْتُ** کا اہم نکتہ بیان ہوا **لَعَلَّہُمْ اَعِذُوا السَّنِیْنِ وَالْحِسَابِ** (تاکہ تم لوگ برسوں کا شمار (اور کاموں کا) حساب معلوم کر سکو)۔ قمری مہینہ کا دورانیہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ (کیونکہ زمین کے گرد چاند کی گردش، مدار شکل میں نہیں بلکہ بیضوی شکل کے راستہ پر چلتے ہوئے کبھی وہ زمین سے قریب ہو جاتا ہے اور کبھی دور اس لئے اس کا چکر کبھی ۳۰ دن

میں مکمل ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ دنوں میں (لہذا قمری مہینہ کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے در کبھی ۲۹ دن کا اور کبھی ۲۹ ور ۳۰ دن کے با ترتیب دو یا تین مہینے متواتر بھی ہو سکتے ہیں۔ زمین کے گرد کل ۱۲ چکروں (مہینوں) کی مجموعی اوسط مدت (یعنی ہر قمری سال) ۳۵۴ دن ۸ گھنٹہ ۴۸ منٹ اور ۳۳ سیکنڈ (تقریباً) ہوتی ہے۔ (۱۶) ایک قمری سال بہر حال ۳۵۴ دن سے کم اور ۳۵۵ دن سے زیادہ (مدت) کا نہیں ہو سکتا۔ ہر قمری مہینہ اگر چہ نئے چاند کی رویت سے شروع ہوتا ہے لیکن چاند کی غیر یکساں گردش کے باعث ضروری نہیں کہ نیا چاند کرۂ ارض کے وسطی یا مغربی یا مشرقی حصوں میں ایک ہی وقت میں نظر آئے اس لئے مختلف ممالک میں رویت ہنال آگے پیچھے ہو سکتی ہے اور نتیجتاً ایک آدھ روز کا اختلاف ممکن ہو سکتا ہے۔ بہر حال حساب میں آسانی کے لئے ہر قمری سال کے مہینے یک ہی ترتیب سے ۳۰ اور ۲۹ دنوں کے شمار کئے جاتے ہیں جبکہ عملی طور پر ان میں فرق واقع ہو سکتا ہے۔ (۱۷)

(۶)

شمسی تقویم، اس تقویم کے تحت سال اور مہینوں اور دیگر تغیرات کا حساب کتاب چونکہ سورج کی رعایت سے لگایا جاتا ہے اس لئے اس کو شمسی (Solar) تقویم کہا جاتا ہے۔ اس کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ زمین سورج کے گرد اپنے مخصوص بیضوی راستے پر چکر لگا رہی ہے۔ سورج کے گرد زمین کا ایک چکر ایک سال میں مکمل ہوتا ہے اور اس کی کل مدت ۳۶۵ دن ۵ گھنٹہ ۴۸ منٹ ۴۶ سیکنڈ ہے۔ اس کے علاوہ زمین کی اپنی محوری گردش بھی ہوتی ہے جو مخصوص انداز میں ہوتی ہے (اس لئے ہر مقام ہر قمری سال میں نہیں ہوتی۔ زمین ہر سال ۲ جنوری کو سورج سے قریب ترین ہو جاتی ہے جبکہ ۳ جولائی کے لگ بھگ دونوں ایک دوسرے سے بعید ترین ہوتے ہیں) (۱۸) محوری گردش سے دن رات پیدا ہوتے ہیں اور سورج کے گرد بیضوی دائرہ میں چکر سے موسم میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ شمسی سال (زمین کا سورج کے گرد ایک چکر) کی کل مدت کو ۱۲ مہینوں (کی تعداد) پر پورا پورا تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ حسابی طریقہ سے (۱۲ میں سے) سات مہینوں کو ۳۱ دن کا اور چار مہینوں کو ۳۰ دنوں کا جبکہ ایک مہینہ (فروری کا) ۲۸ دنوں کا شمار کر کے ۳۶۵ دنوں کی تعداد تو پوری ہو جاتی ہے لیکن گھنٹوں منٹوں اور سیکنڈوں کا فرق، بے حساب باقی بچ جاتا ہے۔ بلکہ سال بہ سال یہ فرق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ چار سال میں یہ فرق (۲۳ گھنٹہ ۱۵ منٹ ۴ سیکنڈ یعنی) تقریباً ایک دن ہو جاتا ہے، جبکہ ۱۰۰ سال میں تقریباً ۲۴/۲۵ دن، ۴۰۰ سال میں ۹۶/۹۷ دن اور ۴۰۰۰ سال میں ۹۶۹/۹۷۰ دنوں کا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ اس فرق کو دور کرنے کے لئے اگرچہ کئی قاعدے ضابطے ایجاد کئے گئے (مثلاً ۴ سال میں ایک دن کا فرق برابر کرنے کے لئے ہر چوتھے سال ماہ فروری میں ایک دن کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس اضافہ سے سال ۳۶۶ دن کا ہو جاتا ہے اور لپ کا سال کہلاتا ہے۔ ایک عام صدی (۱۰۰ سال) میں لپ کے ۲۴ سال بنتے ہیں) (۱۹) یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سورج اگرچہ ثوابت میں سے ایک ستارہ ہے لیکن اپنی حقیقت کے اعتبار سے وہ بھی اپنی کہکشاں کے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ (جس طرح کائنات میں پھیلے ہوئے دیگر تقریباً ایک کرب ستارے اپنی کہکشاؤں کے مرکز کے گرد گھوم رہے ہیں) سورج کا مرکز کہکشاں کے گرد ایک چکر تقریباً ۲۲ ۱/۲ کروڑ سال میں پورا ہوتا ہے (۲۰) اور وہ اپنے مقررہ راستے پر مستقل چکر لگا رہا ہے۔ قرآن کے مطابق دانش تجری لم یستقر لها۔ در سورج اپنے مقررہ راستے پر چلا رہتا ہے (طیہین ۳۸) نیز یہ بات بھی ہم ہے کہ ستاروں

سیاروں اور قند واجر مفلکی کی موجودگی اور بیک وقت حرکت و سفر کے باوجود انہیں سے نہ کوئی بے راہ ہوتا ہے نہ انہیں تسبیح و تہنیت ہوتا ہے کیونکہ وہ قدرت عزیز اعظم سے اپنے اپنے مقررہ راستوں میں گزرتے ہیں۔ (کنز فی فضائل مسیحیون۔ ص ۴۰)

شمسی تقویم ہمیشہ سے ایک سی نہیں رہی چنانچہ یہ تاریخ میں بار بار ترمیم و اصلاح کے عمل سے گزری ہے۔ آخری بار سہیں پاپائے گرگوری یزدہم کے حکم سے ۱۵۸۲ء میں ترمیم کی گئی اور اس وقت تک تقویم میں جو دن کی غلطی پیدا ہو چکی تھی اس کو اس طرح ختم کیا کہ ستمبر ۱۵۸۲ء (مطابق ۳ رزی القعدہ ۱۰۶۵ھ) کو جدید صحیح ترتیب پانے والے کیلنڈر کے مطابق بدھ ۱۳ ستمبر ۱۵۸۲ء تھی۔ اس سے اگلے دن انگینڈ میں ۳ ستمبر کے بجائے ۴ ستمبر ۱۵۸۲ء جمعرات مطابق ۱۵ھ قرار دیکر قدیم کیلنڈر کو جدید اور زیادہ صحیح کیلنڈر کے ساتھ جوڑ دیا اور پوپ گرگوری سے نسبت پا کر وہ گرگورین کیلنڈر قرار پایا۔ اب یہ کیلنڈر پوری دنیا میں رائج ہے اور عیسوی کیلنڈر کہایا جاتا ہے۔ بقول مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب اسے عیسوی یا مسیحی کیلنڈر غلط طور پر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسکا حقیقتاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو لین کے چھ سو سال بعد ایک عیسائی راہب انگریجوس نے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف غلط حساب کر کے منسوب کر دیا جب سے سے مسیحی کیلنڈر کہنے لگے (حالانکہ نہ کسی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت کا علم ہے اور نہ انکے درحقیقت رفع آسمانی کا علم ہے اور نہ عیسائیوں کے بقول انکے مصلوب کے جانے کی تاریخ معلوم ہے۔) (۲)

(۳) قمری شمسی تقویم جیسا کہ نام سے ظاہر ہے وہ تقویم ہے جس میں مہینوں کا حساب تو چاند سے لگایا جاتا ہے لیکن سالوں کا حساب سورج کی مدد سے لگایا جاتا ہے۔ اس لئے اس تقویم کو قمری شمسی (Luni Solar) تقویم کہا جاتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ انہیں کیسے ہوتا تھا یا لوند کا مہینہ۔ وجہ یہ تھی کہ قمری تقویم میں (مہینے ہر موسم میں اوس بدل کر آتے تھے) شمسی تقویم (جس میں مہینے یکساں موسم میں آتے تھے) کا پورا لگانے کے لئے خاص خاص سالوں میں تیرہویں مہینے کا اضافہ کر دیا جاتا تھا (جسے کیسے یا لوند کا مہینہ کہتے تھے) تقویم میں کیسے کا یہ طریقہ ہندو کی تقویم (بکری ست) میں بھی پایا جاتا ہے یعنی تیسرے سال میں ایک ماہ کا اضافہ (کیونکہ قمری سال شمسی سال سے چھوٹا ہے اور ہر سال تقریباً ۱۱ دن کا فرق پڑتا ہے اس کا فیصلہ اور حساب ہندو پنڈت پر دہت کرتے ہیں کہ یہ (اضافی مہینہ) کس سال کے مہینہ کے بعد لگایا جائیگا۔ تقویم میں کیسے کا اصول یہودیوں کے پاس بھی تھا۔ و عربوں میں خاص طور پر مکہ مکرمہ اور اس کے قرب و جوار میں چاندی قمری تقویم میں بھی تھا۔ اس لئے اسکو مکی تقویم بھی کہا جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ (جہاں اسلام کا ظہور ہوا اور جہاں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنم لیا) میں رائج قمری شمسی تقویم میں کیسے کے تحت فیصلہ اور اعلان مکہ معظمہ میں سامانہ حج کے موقع پر قبیلہ قریش کے نوکنانہ کے اختیار میں تھا۔ عربوں کے یہاں چار مہینوں کی حرمت (۱) شہر الحرام یعنی (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم الحرام (۴) رجب) ہمیشہ سے مسلمہ تھی (یہ انکی قومی ضرورت بھی تھی اور قومی شعار بھی) اس لئے کیسے کی زواہر حرم پر بھی پڑتی تھی اور یوں مہینوں کی تقدیم و تاخیر سے بعض حرام مہینے حلال و حلال مہینے حرام بن جاتے تھے (جیسے قرآن نے انسانی کی اصلاح میں کافرانہ دروہست قرار دیا۔ ملاحظہ ہو التوبہ۔ ۳۷ نمبر ۲۲) بقول مولانا ہاشمی یہ کام پہلے پہل کنانہ کے ایک شخص قلمس نامی نے انجام دیا اور پھر یہ منصب مستقل طور پر قبیلہ کنانہ میں متواتر چلا آیا یہاں تک کہ ظہور اسلام کے وقت تک قلمس شخصی نام کے

بجائے ایک قوی عہدہ بن چکا تھا۔ چنانچہ قبیلہ، کنعانہ کا سردار (سادہ) حج کے موقع پر یہ اعلان کر دیا کرتا تھا کہ آئندہ حج کس، وہیں ہوگا اور خضائی تیر ہوں مہینہ اس نے کس مہینہ کے ساتھ بڑھایا ہے۔ (۲۳) نیز یہ اعلان بھی قدامتہ کے فرائض میں داخل ہو گیا کہ وہ حج کے موقع پر بتا دے کہ کون سے مہینے اشہر الحرم شمار کئے جائیں گے۔ بہر حال کبیسہ کا یہ طریقہ اور اس کے مطابق قمری شمسی تقویم مکہ مکرمہ و اس کے نواح میں جاری دوسری ہو گئی تاہم پورے عرب میں یکساں طور پر قبول عام حاصل نہ کر سکی۔ البتہ اسلام کے بننے والے دونوں مراکز (خرمین۔ مکہ و مدینہ) میں سے مکہ میں قمری شمسی تقویم جاری رہی و مدینہ میں سادہ قمری تقویم کا رواج رہا۔

(۶)

ایک کی گفتگو سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ سرزمین عرب میں دونوں تقویمیں (قمری تقویم اور قمری شمسی تقویم) دل رست ہوئی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل بھی جاری دوسری تھیں اور بعد میں یہ دونوں تقویمیں (کلینڈر) عہد رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی متداول رہیں۔ سادہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الہی کے مطابق یہ اعلان فرمادیا کہ ”اب زمانہ گھوم پھر کے اصلی صحیح وقت پر آ گیا ہے۔“ (اس لئے آئندہ کبیسہ ہوگا اور نہ ہی ہوا کرے گی)۔ (۲۴)

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک مکہ معظمہ میں قیام فرما رہے تو اس وقت تک رواج کے مطابق گویہ قمری شمسی تقویم ہی مروج و متداول تھی، ورمکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد (۱) ہاتھ (۲) یعنی قیام مدینہ کے دس سارے دور میں (جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قوت و اقتدار حاصل ہوا، وراہیک باقاعدہ اسلامی ریاست اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ پورے عرب کی دستوں پر چھا گئی، تو مدینہ طیبہ میں مروج خالص قمری مدنی تقویم کی ہی پیروی فرماتے رہے اور تاریخی طور پر یہ ایک معصوم حقیقت ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے از خود (کسی واقعہ کو بنیاد بنا کر) کسی سادہ نئی تقویم، کلینڈر یا جنزری کا اجراء نہیں فرمایا بلکہ جو سنین پہلے سے مروجہ چلے آ رہے تھے ان ہی پر کتبہ فرمایا (البتہ حجۃ الوداع کے موقع پر قمری شمسی تقویم میں اصلاح کی غرض سے کبیسہ کا طریقہ ممنوع اور نسبی کا دستور موقوف فرمادینے کا حکم جاری فرمایا) یہاں بات کا اشارہ تھا کہ آئندہ قمری تقویم ہی قابل عمل ہوگی۔

مسلمانوں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک نئے سن، ایک نئی تقویم کا اجراء اور باقاعدہ طور پر اس کا نفاذ (جبکہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے) عہد خلافت راشدہ میں خلیفہ دوم حضرت عمر بن الخطاب کے حکم سے ہوا جس کے تحت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واقعہ ہجرت کو نقطہ آغاز قرار دیا گیا (فامر عمر بن ابوبکر من ہجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارثوا سن اول تلک السنۃ من ہجرۃ) (۲۵) چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت ربیع الاول ۱ھ (ستمبر ۶۲۲ء) میں فرمائی تھی اس لئے آغاز سن ہجری یکم محرم ۱ھ مطابق جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء (موجب گریگوری کلینڈر) قرار پایا۔ (یکم ربیع الاول ۱ھ کی مطابقت دو شعبہ ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء سے ہوتی ہے) اس کے بعد سے آج تک سن ہجری تقویم جاری دوسری ہے اور مسلمانوں کی شناخت و پہچان ہے۔

(۷)

جب مسلمانوں میں تاریخ نویسی کا آغاز ہوا اور بطور خاص (سن ہجری اسلامی تقویم کے اجراء سے پہلے) عہد رسالت اور عہد صحابہ کے



واقعات کو ضبط تحریر میں لایا گیا تو مورخین محدثین اور صحابہ سیر کی بہترین کوششوں اور احتیاط کے باوجود یہ ممکن نہ ہوسکا کہ راوی روایت اور واقعہ واقعہ کے ضمن میں اختلاف تقویم کی بھی تصریح کر دیتا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ واقعات و روایات واقعات صحت کے حاصل ہونے کے باوجود بظاہر تو قیمتی تضادات سے آلودہ ہو گئے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ کسی راوی نے اسی واقعہ کو مثلاً مکی قمری تقویم کے حوالہ سے بیان کیا ہے تو کسی دوسرے راوی نے اسی واقعہ کو مدنی تقویم کے اعتبار سے منسوب کیا ہے یا مثلاً اگر کوئی واقعہ محرم میں رونما ہوا تو ایک تو یہی بات شاعت طلب تھی کہ محرم کون سا ہے اور کس تقویم کا کیونکہ تذکرۃ الصدور میں تقاویم میں مہینوں کے نام یکساں تھے دوسرے یہ کہ اگر محرم وہ ہے جو اعتدال خریفی (۲۲ ستمبر) کی حالت جبکہ سورج برج اسد سے برج سنبلہ میں داخل ہوتا ہے) کے وقت شروع ہوا تھا اور بالفرض اس وقت موسم کے لحاظ سے اعتدال کی کیفیت طاری تھی ہذا راوی اس واقعہ کی تاریخ ماہ یوم بتا کر موسم معتدل بتاتا تھا لیکن جب یہ تقویم خاص قمری ہو گئی تو پھر ضروری نہ رہا کہ محرم کا مہینہ ہمیشہ اعتدال خریفی کے موقع پر ہی آئے۔ کیونکہ وہ ہر موسم میں آ سکتا ہے جیسا کہ آجکل بھی ہمارے تجربہ میں آ رہا ہے۔ یہی صورت حال دوسرے مہینوں کی بھی ہوتی ہے۔ (۲۶)

چنانچہ علمی تحقیق اور تاریخی طور پر نیز عوامی عملی اور واقعی دونوں سطحوں پر یہ ضرورت پیش آ گئی کہ۔

(۱) مذکورہ بالا تقاویم علامہ کی باہمی مطابقت تلاش کی جائے۔

(ب) ہجری اور عیسوی تقاویم کے مابین مطابقت قائم کی جائے۔ کیونکہ عمومی طور پر مسلمانوں کی دینی مذہبی اور دنیاوی ضرورتوں کے تحت خالص شمسی عیسوی تقویم بھی ماضی و حال میں روزمرہ کا حصہ ہے اور خالص ہجری قمری تقویم بھی ناگزیر طور پر دینی فرائض (رمضان، عید، بقرعید، حج و عمرہ) کی ادائیگی میں مروج و متداول ہے۔

(ج) بطور خاص تقویم عہد نبوی کو بہ تقابل عہد ماضی مرتب و مدون کیا جائے۔

ان ضرورتوں کے حوالہ سے علمی کام اور فکر و تحقیق کی دو جہتیں سامنے آئیں۔ ایک جہت سے ہمارے قدیم و جدید مورخوں، مصنفوں کی ایسی علمی کاوشیں مضامین و شہود پر آئیں جنہوں نے ہجری قمری سنین اور دیگر شمسی سنین کے مابین تقابلی جدولیں تیار کیں چنانچہ بقول مولانا عبد القدوس ہاشمی صاحب "تقابلی جدولیں تیار کرنے کی کوششیں بہت قدیم سے جاری و ساری ہیں۔ فلکیات کے ماہرین پہلی صدی ہجری سے ہی ایسی جدولیں بنانے لگے تھے۔ البیرونی خیام اور مسعودی وغیرہ کے نام اس سلسلہ میں مشہور ہیں۔ علامہ آگے کہتے ہیں کہ اہل یورپ میں علم تاریخ کا شوق جب اوائل پندرہویں صدی میں پیدا ہوا تو انہوں نے بھی توجہ کی اور روس اور جولیئن کلینڈر سے ہجری سنین کے تقابل کے لئے مختلف اوقات میں بہت سی جدولیں بنائی گئیں لیکن آجکل بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ تقابلی جدول جرمن عالم و سٹملڈ (Wustenfeld) کی ہے (۲۷)۔ علاوہ ازیں عربی، انگریزی ترکی میں بڑے پیمانے پر کام ہوا ہے۔

(۸)

پہلی چار پانچ دہائیوں میں ہمارے ہاں اردو زبان میں بھی تقابلی جدول کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں قابل قدر کام ہوا

ہے۔ یہاں تھیں کاموں میں بہت ایک قابل، ارتقائی جدول، تقویم ہجری و عیسوی کے نام سے جو نصر محمد خالدي (ایم اے جامعہ عثمانیہ) کی ہے جو آج سے تقریباً ۷۰ سال پہلے (۱۹۳۹ء میں) شائع ہوئی، جسے کچھ عرصہ پہلے انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) نے ۱۹۹۳ء میں شاعت چھاپہ کی حیثیت سے شائع کیا ہے۔ یہیں شامل مقدمہ کی رو سے اس حتمی (تقویم) کو جرمن سکالر ڈاکٹر ولفگنگ (Dr Fardnand Wustenfeld) کی تقویم محمدی و عیسوی مرتبہ یڈر ٹابل (Tabellen der Mohammadi and Eysy) By Eduard Maher (Leipzig 1926) کی مدد سے تیار کیا گیا تھا۔ کتاب مختصر سی ہے۔ اس کے ۷۵ صفحات کے مضمون پر ایک جدول ہے جس میں ۱۱ مہینے، دن، تاریخ کا ہجری و عیسوی تقابل دکھایا گیا ہے اور ۱۵۰۰ تک عیسویوں کی تقویم ہے۔ یہ دیکھ کر حیرت انگیز ہے کہ ہجری و عیسوی سنوں کے تقابل کو بخوبی واضح کر دیتی ہے۔

اسی قیاس کی دریکل نوعیت رکھنے والی جدید دور کی ایک، ہر تالیف مونا عبد القدوس ہاشمی کی (۷۵ صفحات پر مشتمل) ضخیم کتاب ”تقویم تاریخی“ ہے۔ سلاہیل پبلیکیشن ۱۹۶۵ء میں، دار تحقیقات اسلامی کراچی سے شائع ہوا تھا۔ اور دوسرے پبلیکیشن صوفی مرحوم و مفتوح کی نظر ثانی اور اضافے بعد ۱۹۸۸ء میں دار تحقیقات اسلامی آباد کی طرف سے شائع ہو۔ پندرہ ہجری صدیوں کی تقابلی جدولوں کے علاوہ اس کتاب میں اصنافی طور پر قبل ہجرت اور قبل مسیح دور کی تقابلی سن کی فہرست دی ہے ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ انفاذ عام کے لئے ایک مستقل کالم قائم کر کے تاریخ سماوی سے ہم وقتات، حادثات، نیز مٹ سیر، نمایاں شخصیات کی وفیات وغیرہ کا مختصر ذکر اور تذکرہ کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے تاریخ و ہر جم کا پیش ہاد خیرہ مہیا کر دیا گیا ہے۔

(۹)

دوسری جہت ان علمی و تحقیقی کاوشوں کی ہے جن میں تو قیسی تضادات کی نشاندہی پر بنائے گئے دلیل و برہان کی گئی اور ان کے حل کے لئے بھی تحقیقی مدار سے مختلف پہلوؤں کا جائزہ، مختلف مکانات پر بحث مباحثہ و باآخر عہد جاہلیت میں مروجہ تقابلی کی دریافت شامل ہے۔ اس سلسلہ میں اہل مغرب میں سے سر امیر میوز، رگویتھ پرسیوال، دہارن وینکلر (Winckler) قابل ذکر حیثیت رکھتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں اردو میں ڈاکٹر حمید اللہ، مولوی اسحاق ابنی علوی سید سہیل رضا، فتح ترمذی، ضیاء الدین، ہوری در علی محمد خاں نے قابل قدر کام کیا ہے۔ مزید برآں تمام حضرات میں سے مرکزیت و اصل مولوی اسحاق ابنی علوی صاحب کے کام کا اصل ہے۔

مولوی اسحاق ابنی علوی صاحب کی شہرت ان کے اس طویل مقالہ پر ہے جو ۱۹۱۲ء میں (مکی تادمیر قند وار) ماہنامہ ہمدرد میں شائع ہوا۔ اسے سنجیدہ علمی رہا اور پھر نقوش رسوں میں (شمارہ ۱۳۰) جلد دوم دسمبر ۱۹۸۲ء میں یکجا ہو کر مزید اضافوں کے ساتھ (صفحہ نمبر ۲۰۴ تا ۲۵۲) شائع ہوا۔ اسے سنجیدہ علمی حلقوں میں انتہائی پذیراں حاصل ہوئی۔

اسحاق ابنی علوی صاحب نے واقعات سیرت کی صحیح توفیق کے لئے، وقت، زمانہ، حالات، موسم، روایات، مورخین، مستشرقین، مغربی، برہین وغیرہ کے جاننا کا علمی تقصد کی تاریخی جائزہ دیتے ہوئے نہ صرف یہ کہ دو تقویمی نظم یہ پیش کیا (جو نکلے اپنے اعتراف کے مطابق ورنکلر کے

تصور سے مستفاد ہے (صفحہ نمبر ۷۳-۷۴)۔ پریسوں میں دوسرے مصنفین وغیرہ کی غلطیوں کا جائزہ لیا (صفحہ نمبر ۷۴) ڈکٹر حمید اللہ کی دریافت شدہ تقویمی جدولوں کو جانچ کر دیکھا (صفحہ نمبر ۷۴ تا ۷۵) اور بالآخر زمانہ رسالت کی کئی مدنی تقویمیں دریافت کیں (خصوصاً یہ نکتہ معصومہ کی کہ جہلی تقویم کا نقطہ شمار خریفی تھا (صفحہ نمبر ۱۰۰) نیز یہ کہ نہ صرف اہل مکہ بلکہ شاید پورے شرق وسطی کے سنس کی ابتداء (بجز عراق اور ایران کے) اعتدال خریفی (Autumnal Equinox) ہی سے ہوتی تھی (صفحہ نمبر ۷۵) عدوہ اریز اپنے تقویمی حسابات کی جانچ پڑتال کے لئے سنس، مدنی اور جوین تقویموں کی تقابلی جدولیں مرتب کیں اور بے شمار وقت سیرت سے استقشاہد پیش کر کے نو دریافت تقویمی نظریہ کی صحت کو ثابت کیا۔ طلوی صاحب کے عالمانہ کام کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ ان کے ناقد نہ تفصیلی مقالہ کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے در نہ مزید تفصیلات مضمون کو جو حاصل بنائیں گی۔

بہر حال مولوی اسحاق لبنی عوی صاحب کی دریافت شدہ جہلی تقویم اور عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش آمدہ واقعات میں پائے جانے والے تو قسقی تضادات کے حل کے لئے ہمعصر تقویموں کا تقابلی جائزہ اصولی ”تقویم عہد نبوی“ کو متشکل کر دیتا ہے در وہ بہت سے تضادات (جو روایات تاریخی کو مشکوک و مشتبہ بنا دیتے تھے) دور ہو گئے اور یہ ممکن ہو گیا کہ عہد نبوی کی تفصیلی جستری، کلینڈر اور تشریح مضامین شہود پر آ جائے۔ جناب ضیاء الدین، ہوری کی کتاب ”جوہر تقویم“ (جسے دارہ فتاویٰ اسلامیہ ماہور فروری ۱۹۹۴ء میں شائع کیا) اصل تو عیسوی و ہجری سنن کی تقابلی تقویم ہے اور در مرد و حرارت میں ہر خاص و عام کے لئے مفید اور کارآمد ہے۔ نیز اپنی جامعیت میں پندرہ ۱۵۰۰ سوسوں کے عرصہ پر اس طرح محیط ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وراثت مطہرہ (۶۱۰ء) سے نیکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحلت تک کا زمانہ بھی اکٹھے شامس ہے نیز اضافی طور پر سمیں ۱۳۰۰ھ سے ۱۵۰۰ھ تک نئے چاند کی پیدائش کے واقعات کی ماہانہ تفصیل عیسوی تاریخوں کی مطابقت کے ساتھ (ص ۲۳۳ تا ۲۵۳) دکھائی گئی ہے اور آخر میں تقویم عہد نبوی کے زیر عنوان قمری مہینوں کی تقویم کے دو مختلف نظام ملکی اور مدنی کلینڈر پر بحث (ص ۲۵۷ تا ۲۶۳) قمری و قمریہ شمس تقویم کا تقابلی مطالعہ بصورت جدول کیا گیا ہے۔

”حیات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح جستری“ کے نام سے شائع ہونے والی کتاب کے مرتب و مؤلف جناب سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی ہیں در اسے جناب نے ۱۹۹۱ء میں (الاعوان پرنٹرز۔ ہری پور ہزارہ سے چھپو کر خود ہی شائع کیا ہے۔ بطور تعارف اس کے اندرونی ناسل پر مؤلف نے یہ تصریح کر دی ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پینسٹھ سال کی زندگی کے اہم واقعات کی صحیح تاریخ و دن معلوم کرنے کی مستند و بہترین جستری“ کتاب کے مرتب و مؤلف نے سخن ہائے گفتنی کے زیر عنوان (ص ۳۱۳ تا ۳۱۴) مقدمہ میں کتاب کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اور اس حقیقت کے باوجود کہ موصوف نے مولوی اسحاق ابنی عوی صاحب (کے مقالہ مطبوعہ نقوش) اور علی محمد خاں صاحب (کی مختصر دائی قمری تقویم) سے بھرپور استفادہ کیا ہے (در کتاب میں جگہ جگہ تقویمات اور حوالے موجود ہیں) تاہم نئی راہ انگ بھی بند ہے جس کا اعزازہ کتاب کے نام (حیات نبوی کی صحیح جستری) اور اسکی ذیلی سرخی اور عنوان (آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پینسٹھ سالہ زندگی)۔۔۔ کی مستند و بہترین جستری)۔۔۔ بے سامانی لگایا جاسکتا ہے۔ علاوہ زریں جناب مؤلف نے تمثیلی خاکہ بابت مطابقت تاریخ (ص ۳۳) کے علاوہ (باب دوم میں) احسن

تقویم کے عنوان سے ۲۰۹ مئی یعنی ایک سال قبل ۱۔ دست نبوی سے وصال نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیقی جدوں (سنہ ۱۱۳۶) ۲۶ ص ۹۸) اور تقویم کا تقابلی جدوں (ص ۹۹ تا ۱۰۹) بھی دیا ہے اور گلے باب سوم میں توفیق سیرت کے تحت (خصوصاً ولادت نبوی ص ۱۱۳) توفیق بعثت کے ضمن میں علان تبلیغ سدوم، سفر طائف اور دوسرے بہت سے واقعات و حوادث در توفیق ہجرت (ص ۷۸) کا جائزہ لیا ہے۔ کتاب کے حصہ دوم باب چہارم میں تمام قابل ذکر واقعات سیرت کا مطالعہ و تجربہ اور گنگی الگ الگ تقویم (سنہ ۱۱۳۶) کی گنگی ہے۔ اور یہ تقویمی جدوں پوری کتاب میں بکھری ہوئی ہیں۔ ان تقویمی جدوں میں متعلقہ واقعات کے دن کا تعین کر کے مئی تقویم جولین پیریڈ، عیسوی جدید اور مئی ہجری تقویم کا مقابلہ دیا گیا ہے۔ فاضل مولف اس باب میں بھی بالکل منفرد ہیں کہ غالباً پہلی مرتبہ عیسوی تقویم و سن عیسوی جدید کا الگ الگ تعین کیا گیا ہے جسے تفصیل ”سبھا نے گفتی“ (ص ۲۲، ۲۵) میں دیکھی جاسکتی ہے۔ کتاب چھ مئی سے اور بڑے رز کے ۳۳۵ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔

حالیہ برسوں میں تقویم ہجری، دیگر قدیم عام و سن کے متعلق ایک اور معاصر کاوش، جدید احمد مصنف اور محقق علوم، اسلامی جناب پروفیسر ظفر احمد صاحب (بھدپور۔ پاکستان) کی طرف سے سامنے آئی۔ پروفیسر موصوف کا فاضلہ مقالہ ابتداً مجلہ علوم اسلامیہ، چاند سہ ماہیہ بھدپور میں ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا تھا مگر وہ اس کے طباعتی و اشاعتی معیار سے مطمئن نہیں ہوئے چنانچہ اب سیرت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ میں پائے جانے والے ”توفیقی تصانیف کا جائزہ“ بہت مفصل طور پر مجلہ شش ماہی ”السرہ ماہی“ کراچی کی مختلف شاعتوں میں شائع اور ۱۹۹۹ء جون تا حال شائع پریل ۲۰۰۱ء شائع ہو رہا ہے اختتام پر یہ سلسلہ شاید سینکڑوں صفحات کی ایک عظیم ضخیم کتاب پر منتج ہوگا۔ خدا ہر ہے ان محدود صفحات میں تحریراتی جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر ظفر احمد صاحب کی علمی تحقیق و کوششوں کا حاطہ اور خاصا خاص امتیازات پر نگاہ خیال ممکن نہیں ہو سکتا۔ بہت سے اشارہ کرنا مناسب ہے کہ ان کے اصل مضمون کا خلاصہ اور انفس مع اسیرۃ عالمی کے شمارہ نمبر (باب ۲۲۰ رجب الاول ۱۴۲۰ھ) جون ۱۹۹۹ء) و شمارہ نمبر ۲ (باب ۲ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ) دسمبر ۱۹۹۹ء) کے تقریباً سوا سو صفحات میں لکھا گیا ہے۔

چنانچہ شمارہ نمبر ۱ میں مبادیات کا تعین کیا گیا ہے اور یہ بھی وضاحت کہ ”بنیادی تقویمی معاملات پر مبنی قواعد و کلیات کی تفکیریں پروفیسر صاحب موصوف نے خود کی ہے (ص ۱) نیز لکھا ہے کہ ہجری تقویم ایک خاص قمری تقویم ہے جس کے ساتھ شمسی تقویم کے تقابل کے لئے عیسوی تقویم کو منتخب کیا گیا ہے (ایضاً) عیسوی تقویم کے سلسلہ میں ”ریگورین عیسوی تقویم اور جیوین عیسوی تقویم کی تفصیلات و تحویلات کو جمعہ تضمینات کے ساتھ (ص ۱۱۰ تا ۱۵۲) بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ شمارہ نمبر ۳ میں عبرانی تقویم کا عمومی تعارف اور عیسوی تقویم سے اس کا تقابل (ص ۲۲۳ تا ۲۳۳) لکھا گیا ہے۔ پھر عبرانی تقویم کا ۱۱۰۰ جہت اور دور رسالت کے عرب معاشرہ پر اثرات کا جائزہ دیا گیا ہے نیز عربوں کی قمریہ شمسی تقویم اور متعلقات پر بحث ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں اس کی منسوخی عمل میں آئی (ص ۲۳۳ تا ۲۳۹) اس ضمن میں مئی قمری تقویم سے تقابل، در دیگر ہم اور مفید معلومات بھی دی گئی ہیں۔ عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کے متعلق ایک سنگین غلط فہمی کے زیر عنوان سبب کا بیان اور اشکالات کا ازالہ خاصے کی چیز ہے۔ ان تمام مقدمات کے بعد پروفیسر صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں واقع توفیقی



اس کے باوجود اس کتاب (تقویم عہد نبوی) کی انفرادیت و اہمیت کم نہیں ہے۔ فاضل مولف نے کئی باتوں میں پوشیدگی فرمائی ہے۔ مثلاً ایک خاص بات یہ ہے کہ موصوف نے محض واقعات سیرت کو منتخب کر کے الگ الگ جدول سازی نہیں کی ہے بلکہ پورے عہد مبارک بشمول دور ماقبل بعثت پر مبنی ایک مکمل تقویم یہ قید دن، تاریخ، سال، پر رعایت تقویم قمری، ہجری، قمری شمسی، خریفی، قمری شمسی ربیعہ، شمسی عیسوی مرتب کر دی ہے جو ہر طرح مربوط، منظم اور منطبق ہے۔ ایک اور خاص الخاص بات اور مولف کتاب ہذا کی دریافت وہ تقویم ہے جس کا آغاز نقطہ اعتدال ربیعہ سے ہوتا ہے۔ (۲۸) چنانچہ مولف ہذا نے ملکی قمری شمسی خریفی اور قمری شمسی ربیعہ تقویم کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے خود لکھا ہے کہ اس تقویم (قمری شمسی خریفی) کے سال کا آغاز نقطہ اعتدال خریفی سے ہوتا تھا اس طرح کہ ۲۲ ستمبر سے متصل نیا چاند یکم محرم کا چاند، نوجا تا تھا۔ اس لئے ہم نے دوسری تقویم سے تمیز کرنے کے لئے اس کے ساتھ لفظ ”خریفی“ لکھا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ ”ایک ایسی ہی تیسری تقویم کا پتہ چلا ہے جس کا سال نقطہ اعتدال ربیعہ سے شروع ہوتا تھا اس طرح کہ ۲۱ مارچ سے متصل نیا چاند یکم محرم کا چاند، نوجا تا تھا اس کے خلاف کے لئے میں نے اس کے ساتھ ”ربیعہ“ لکھا ہے۔“ (اس کی مزید تفصیل عرض مولف میں دیکھی جاسکتی ہے) علوی صاحب نے ”اہل مکہ کا نظام سنی“ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے کہ ”اعتدالین (EQUINOXES) کا اندازہ وہ منزل سرطان کے طلوع اور سکوت سے لگاتے تھے جو اگلے نزدیک پہلی نو تھی۔ جب سورج اس نو میں داخل ہوتا تو یہ اعتدال ربیعہ (VERNAL EQUINOX) کا زمانہ سمجھا جاتا اور جب چاند بحالت بدر اس منزل میں قدم رکھتا تو اعتدال خریفہ (Autumnal Equinox) کا“ دیکھئے مقالہ علوی صاحب ص ۹۳ آگے چلکر انہوں نے اعتدالین کا مدار نقشہ ص ۹۶ پر دیا ہے) بہر حال علی محمد خاں صاحب کی دریافت شدہ ”ملکی قمری شمسی ربیعہ تقویم“ کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ تو ماہرین فن ہی کر سکیں گے۔ تاہم یہ افادیت تو فاضل مولف نے ثابت کر دی ہے کہ ایک پوری تقویمی کتاب استوار ہو گئی ہے اور واقعات سیرت کے، ایسے بہت سے توقیتی اختلافات و متنازعات جو کسی دوسری تقویم کی مطابقت سے حل نہیں ہو سکے تھے نو دریافت شدہ تقویم کی روشنی میں حل ہو گئے ہیں۔ منتخب واقعات سیرت کے حوالے سے تقویمی مباحث کتاب کے آخر میں شامل ہیں۔

بہر حال مجموعی طور پر یہ کتاب ”تقویم عہد نبوی“ اپنے موضوع پر عمدہ علمی کاوش ہے، اور اردو زبان میں اپنی نوعیت کی ایک مکمل مفصل تقویم ہے۔ اس مبارک دور پر مشتمل اس جیسی دوسری کوئی مثال سامنے نہیں آئی۔ افسوس کہ اس کے اصل مولف جناب علی محمد خاں صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے ورنہ شاید وہ بچے علم، تجربہ، محنت اور لگن سے اس کتاب میں مزید چار چاند لگا دیتے۔

یہ امید بجا طور پر کی جاسکتی ہے کہ اس کتاب سے ان واقعات سیرت کے متعلق شکوک و شبہات دور کرنے میں مدد ملے گی جو مورخین کی عدم توجہی یا بے خیالی کے سبب پائے جاتے ہیں۔ اسلامی تاریخ کی عموماً اور تاریخ غیرت کے باب میں خصوصاً یہ خدمت مولف کو دنیا میں بھی نیک نام کر لگی اور انشاء اللہ آخری اجر کے بھی وہ مستحق ٹھہریں گے کیونکہ انہوں نے عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق شکوک و شبہات رفع کرنے کی سعی یلغ کی ہے۔

هذا من عسدى والعلم عند الله وما نوفيقي الا بالله

پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد

مارچ ۱۹۷۷ء ۹ پریم ۲۰۰۶ء کرچی۔

## اسناد و حواشی

۱۔ قرآن کی رو سے انسان کو اللہ رب العالمین نے پیدا کیا ہے عہدِ آدمی سے سرفراز کر کے اپنے نائب اور خلیفہ کی حیثیت سے اس کو رضی پر اتارا تو زندگی کی ایک مہمت، مدت، عمر بھی مقرر کر دی گئی۔ ارشاد ہے۔ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (البقرہ ۳۶) اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانہ اور معاش مقرر کر دیا گیا۔ (ترجمہ فتح المبین)

۲۔ یہود آدم کے ساتھ ہی ہدایت (کتاب و رسول عن عبد اللہ ابن عباس) کا انتظام بھی کر دیا گیا۔ یعنی قافلہ انسانیت کا سفر، اندھیرے، لہجے، بے راہ روی سے نہیں (ہدایت کی) روشنی سے شروع ہوا۔ (ما حفظہم البقرہ ۲۸-۲۹)

۳۔ مشکوٰۃ کی ایک حدیث میں ارشاد رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ ”پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جو نو۔ (۱) اپنی جوئی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) خوش دن کو بھانگی سے پہلے (۴) فرصتِ عمر مہمتِ روقتِ فراغت و مشغولیت سے پہلے اور (۵) زندگی (عمر مہمت) کو موت سے پہلے۔“

۴۔ الْمَدَىٰ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَسْلُوَ كُمْ اَيْتَكُمْ اَحْسَنَ عَمَلًا (ملک ۲) هُوْدُ (۷) الْكَهْفُ (۷) الْحَاقَّةُ (۱۵) الْوَمُو (۷۰)

۵۔ البقرہ (۳۰)

۱۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادُونَ (الزمر ۵۶) پوری زندگی کا مقصد و منہا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے چند رسوم اور مخصوص اوقات میں مخصوص عبادات سے آگے بڑھ کر پوری زندگی کے ہر عمل کو ہر لمحہ عبادت بنانے کی شکل صرف یہ ہے کہ زندگی کی ہر مصروفیت میں اللہ کو یاد رکھا جائے اس کی بندگی و غلامی، اس کے احکام کی اطاعت مقصود ہو اور ذمہ دارانِ طرزِ عمل اختیار کرتے ہوئے اللہ کی رضا و غضب کی جانچ لیں۔

۲۔ السخاوی، شمس الدین محمد بن عبد الرحمن۔ ”الدعوان بآلئہ سبح لمن دم اهل التوریح“ (اردو ترجمہ کتر سید محمد یوسف۔ مرکزی اردو بورڈ۔ ماہور ۱۹۷۷ء) لغت میں تاریخ کے معنی ہیں وقت کی نشاندہی جو صریحاً کہنا ہے تاریخ کے معنی ہیں وقت بتانا۔ تاریخ اور تواریخ دونوں ایک ہیں تاریخ کا موضوع ہے انسان اور زمان۔ (مختصاً) تفصیل کے لئے دیکھئے ص ۲۷ تا ۳۰

۳۔ تقویم کے معنی ہیں جنمزی۔ جڑ اسکی جمع تقاویم ہے۔ نیز اس کے معنی ہیں قائم کرنا، درست کرنا (خوشگئی۔ فرہنگ عامہ۔ مقتدرہ قومی زبان۔ سلام آباد ۱۹۸۹ء ص ۱۶۲) نیز عربی لغت کے لحاظ سے بھی قَوَمُ الشَّيْءِ تَقْوِيْعًا فَهُوَ قَوِيْمٌ (لرازی۔ مختار الصحاح۔ مصطفیٰ البابی ص ۱۹۵ء۔ ص ۵۸۳) انجید کے مطابق التقویم صدر ہے۔ حسمیں تقویم البیان بھی شامل ہے درمیانوں اور ان کے متعلقات کو بھی تقویم کہا جاتا ہے

۔ (تقویم الزمنہ) لؤس معلوف، لہجہ فی لہجہ مطبوعہ تہران ۱۹۶۳ء انگریزی میں یہ CALENDAR سے موسوم ہے۔ شارژر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق ایک یہ نظام (تقویم) جس کے تحت آغاز و ہدائے سال، اس کی طوالت، اور اس کے مختلف حصوں کو تقسیم کر کے دکھایا جائے اور ہمیشہ، ہفتوں، سادوں کو جدول میں ظہر کیا جائے یا مخصوص حقائق کے لئے مقررہ اہم تاریخوں یا تقریبات کا تعین کیا جائے وغیرہ وغیرہ (ملکھا) مرتبہ Fowler & Fowler دی کسانز آکسفورڈ ڈکشنری۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ایڈیشن ۱۹۸۳ء۔ ص ۱۳۰

۹۔ علوی۔ مولوی اظہار الحق نقی علوی۔ سیرت نبوی (توقیت کی روشنی میں) مقالہ مطبوعہ نقوش لہور رسول نمبر ۲ شمارہ نمبر ۱۳۰۔ دسمبر ۱۹۸۲ء ص ۷۷

۱۰۔ ایضاً ص ۷۷، ۷۸

۱۱۔ ایضاً ص ۷۸

۱۲۔ ایضاً ص ۷۷

۱۳۔ ایضاً ص ۷۹

۱۴۔ اسلامی ہجری تقویم بنیادی طور پر حقیقی قمری تقویم ہے۔ اسلامی ہجری تقویم کا نقطہ آغاز چونکہ واقعہ ہجرت نبوی کو قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے (یکم محرم ۱ھ) شمسعی عیسوی تقویم کے (جمہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء) کے مطابق تسیم شدہ ہے۔ اسلامی تاریخ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سے دستور عمل بناتے ہوئے ۴۰ جمادی الثانی ۱۱ھ (۹ جولائی ۶۳۸ء) سے نافذ کیا گیا۔ اس وقت سے سن ہجری مسلمانوں کا مصدقہ مروجہ سن ہے۔ مولانا ہاشمی اس بات کو نہیں مانتے کہ سنہ ہجری کی ابتداء حضرت فاروق اعظم کے عہد میں ہوئی ان کے نزدیک اس کی ابتداء خود حضور کے دور میں ہو چکی تھی (تقویم تاریخی ۶)

یہاں یہ مرقعہ ذکر ہے کہ بادی انگلش میں ایسا لگتا ہے کہ ہجری قمری تقویم بہت کم عمر نوزائیدہ ہے اور دوسرے سنین، تقاویم بہت قدیم ہیں خصوصاً موجودہ شمسعی عیسوی تقویم۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دوسری تقاویم قدیم ہونے کے باوجود ان کی باقاعدہ تدوین دراصل سن ہجری کے بہت بعد میں ہوئی مگر انہیں موثر بنا کر ماضی کر دیا گیا۔ مثلاً موجودہ عیسوی تقویم اپنی تازہ ترین صورت میں دراصل سولہویں صدی عیسوی سے وجود پذیر ہوئی ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے، پروفیسر فلنر احمد۔ السیرۃ النبویہ امتداد) مجلہ السیرۃ عالمی ششماہی کرچی شمارہ نمبر ۱۱۱۔ جون ۱۹۹۹ء ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ ص ۱۶۹) کیونکہ ابتداء میں یہ رومی تقویم تھی جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جولین عیسوی تقویم میں تبدیل ہوئی بالآخر گرگوریائی تقویم میں تبدیل ہوئی (ایضاً) یہ بات مزید دلچسپ ہے کہ بقول مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب "اکتوبر ۱۵۸۳ء میں پاپائے کریمواری نے جو تقویم کی تھی اسے تمام ملکوں نے ایک ہی وقت میں قبول نہیں کیا۔ مختلف ملکوں نے مختلف اوقات میں اس تقویم کو قبول کر کے



اپنے ملک میں گریجویٹ کینڈر جاری کیا مثلاً انگلستان نے یہ کینڈر ۱۹۵۳ء میں اختیار کیا (دیکھئے ہاشمی، مولانا عبد القدوس۔ تقویم تاریخی و ناموس تاریخی اور تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد پاکستان ۱۹۸۷ء ص ۹)۔ اس طرح مثلاً بکری سمت گو پہلے کا معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل ہجری تقویم سے کوئی ۲۲۰ سالوں کے بعد اسکی تدوین ہوئی۔ عبرانی تقویم اگرچہ بہت پرانی معلوم ہوتی ہے لیکن اسکی چھوٹی موٹی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ (ظفر احمد ص ۱۶۹) اسلامی ہجری میں سالوں کے مہینوں کی ترتیب اجماع اور عملی توازن سے ثابت ہے۔ (ایضاً ص ۷۰ حاشیہ نمبر ۹)

۱۵۔ قدیم ترین اور قبل ازیں سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی تقویم قمری تقویم ہے۔ (ظفر احمد ص ۱۷۶) جس قدر چاند سورج اگرچہ قرآن کی رو سے دونوں ہی وقت کی اکائیاں ہیں اور دونوں کی نسبت سے ارشاد ہے کہ *لتعلموا عدد السنين والحساب* لیکن وقت کی پیمائش کے لئے قدیم ترین زمانوں سے چاند ہی زیادہ زور اور زیادہ استعمال رہا ہے۔ قدیم ترین مصری تقویم بھی قمری نوعیت کی تھی۔  
۱۶۔ لاہوری، ضیاء الدین ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۴ء ص ۱۵

۱۷۔ ہر ماہ نئے چاند کی پہلی مرتبہ نظر آنے والی تاریخوں کے متعلق بالکل صحیح چٹکائی کرنا ممکن نہیں۔ عام کیفیات کے تحت چاند پہلی مرتبہ اس وقت تک نہیں دکھائی دیتا جب تک کہ اسکی عمر ۳۰ گھنٹوں سے زائد نہ ہو جائے تاہم بعض حالات میں ۲۰ گھنٹہ کی عمر والا چاند بھی نظر آ چکا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے ظفر احمد ص ۱۷۱)

۱۸۔ مارٹن ڈیوڈسن Martin Davidson کی کتاب Astronomy for Beginners کا اردو ترجمہ۔ مدوا نجم از جناب ثناء الحق صدیقی۔ ریکل پاکستان انجمن ترقی اردو۔ کراچی ۱۹۶۱ء صفحہ ۹۷، ۹۸

۱۹۔ لاہوری صفحہ

۲۰۔ مارٹن ڈیوڈسن صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۴۵ (ملخصاً)

۲۱۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مولانا ہاشمی (تقویم تاریخی) غیر مصنف عیسائیوں کو یہ اعتراف ہے کہ ۲۵ دسمبر ہرگز حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت با سعادت کا دن نہیں ہے (ظفر احمد صفحہ ۱۶۶ بحوالہ احسن الفتاویٰ)

۲۲۔ دیکھئے ہاشمی

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ کیسہ (مذکر عربی) لوند کا مہینہ۔ چوتھے قمری سال کا زائد مہینہ وہ سال جسکے ایک مہینہ میں ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لوند (مندی مذکر)



۲۸ یہاں یہ امر باعث دلچسپی ہے کہ یہود و نصاریٰ اور ہنود و مجوس کا یہ خیال تھا کہ کائنات کی تخلیق اعتدال ربیعہ (Vernal Equinox) کے دنوں میں ہوئی تھی۔ یوریمان ابیرونی نے لکھا ہے کہ ایرانیوں کے خیال میں نوبہ انسانی کے پہلے فرد کی تخلیق فروردین کے مہینہ میں موسم بہار میں ہوئی تھی لکھا ہے کہ یہودیوں میں کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آفتاب کی تخلیق برج حمل کے پہلے درجہ میں ہوئی تھی آفتاب برج حمل میں اعتدال ربیعہ میں ہوا کرتا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ ہندوں کے ہاں ”کل جگہ“ دور کی کل مدت چار لاکھ ہتیس ۳۴ ہزار سال ہے اور اس دور کے وقت تمام سیارگان برج حمل میں تھے (دیکھئے ظفر احمد۔ السیرہ شمارہ ۲ صفحہ ۲۴) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ لوداع میں اس امر کی توثیق فرمادی ہے کہ فی الواقع کائنات کی تخلیق اعتدال ربیعہ یعنی مارچ میں ہوئی تھی اور پہلا مہینہ محرم موسم بہار میں آیا تھا طویل گردش زمانہ کے بعد اب محرم ۱۱۰۰ھ کا پہلا مہینہ پھر موسم بہار میں آ رہا تھا کیونکہ قمری مہینہ کوئی ۳۳ سالوں کے دور میں تمام موسموں سے گزر جاتا ہے یہ دور از مرئو آ رہا تھا اس کے متعلق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ زمانہ پھر پھر کراچی اصل بیچہ پر آ گیا ہے یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ قمری ذی الحجہ اور قمریہ شمس ذی الحجہ اس سال اکٹھے ہو گئے تھے بلکہ اس سال قمری ذی الحجہ قمریہ شمس کے جمادی الاخری کے مقابل تھا (ایضاً صفحہ ۲۴۰)

حصّہ اوّل

# تقویم قبل ہجرت

# ۵۷ قبل بھری = ۶۸-۵۶۷ عیسوی

بھری	عم	منہ	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ای احر
کی فری	رجب	شعبان	رمضان	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	شوال	ذیقعدہ	ای احر
کی ریتی	۵۵	منہ	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ای احر
۱	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۳	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۴	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۶	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۸	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۹	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۰	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۱	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۲	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۳	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۴	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۵	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۶	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۸	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۱۹	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۰	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۱	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۲	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۳	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۴	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۵	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۶	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۸	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۲۹	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۳۰	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷

۵۶ قبل هجری = ۵۶۸۶۹ عیسوی

کلی هجری	کلی شمسی	کلی قمری	کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذی قعدة	کلی ذی الحجة
کلی هجری	کلی شمسی	کلی قمری	کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذی قعدة	کلی ذی الحجة
۱	۱۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵
۲	۱۹	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶
۳	۲۰	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷
۴	۲۱	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۵	۲۲	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۶	۲۳	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
۷	۲۴	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۸	۲۵	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۹	۲۶	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳
۱۰	۲۷	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴
۱۱	۲۸	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
۱۲	۲۹	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۱۳	۳۰	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
۱۴	۳۱	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۱۵	۳۲	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۱۶	۳۳	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰
۱۷	۳۴	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۱۸	۳۵	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲
۱۹	۳۶	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳
۲۰	۳۷	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۲۱	۳۸	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵
۲۲	۳۹	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۵
۲۳	۴۰	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۵
۲۴	۴۱	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۵
۲۵	۴۲	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۵
۲۶	۴۳	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۲۵
۲۷	۴۴	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۲۵
۲۸	۴۵	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۲۵
۲۹	۴۶	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۲۵
۳۰	۴۷	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۲۵

۵۵ قبل ہجری = ۷۰-۵۶۹ عیسوی

[illegible]

## ۵۴ قبل ہجری = ۷۱۰-۷۱۱ عیسوی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰		
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰			
۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰					
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰						
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰							
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰								
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰									
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰										
۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰											
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰												
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰													
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰														
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰															
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰																
۱۸	۱۹	۲۰																	
۱۹	۲۰																		
۲۰																			



۵۳ قبل ہجری = ۷۲-۷۱ عیسوی

[illegible]

۵۲ قبل ہجری = ۷۳-۷۲ عیسوی

[illegible]

۵۱ قبل ہجری = ۷۲-۷۳ عیسوی

[illegible]

# ۵۰ قبل ہجری = ۵۷۲ عیسوی

قبل ہجری	محرم	مہر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحجہ
قبل ہجری	محرم	مہر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحجہ
قبل ہجری	محرم	مہر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحجہ
۱	جمرات ۱۰۰۰	ہفت ۱۰۰۰	اتوار ۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲	جمرات ۱۰۰	اتوار ۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۳	جمرات ۱۰۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۴	اتوار ۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۶	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۷	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۸	جمرات ۱۰۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۹	جمرات ۱۰۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	جمرات ۱۰۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۱	اتوار ۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۴	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۵	جمرات ۱۰۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۶	جمرات ۱۰۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۷	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۸	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۹	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۲	جمرات ۱۰۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۴	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۶	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۷	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۸	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۹	جمرات ۱۰۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۳۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱

۴۹ قبل ہجری = ۷۵-۷۴ عیسوی

[illegible]

۳۸ قبل ہجری = ۶۷۵-۵۷۵ عیسوی

[illegible]

## ۷۷ قبل ہجری = ۷۷۶-۷۷۵ عیسوی

ہجری	عمر	مصر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	حج	شعبان	رمضان	شوال	معدہ	دی الحج
ہجری	عمر	مصر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	حج	شعبان	رمضان	شوال	معدہ	دی الحج
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

۳۶ قبل ہجری = ۸۷-۷۷ عیسوی

[illegible]



۳۵ قبل ہجری = ۷۹-۸۰ عیسوی

[illegible]

۴۴ قبل هجری = ۸۰ - ۵۷۹ عیسوی

تاریخ	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
تاریخ	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
تاریخ	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۳	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۵	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۶	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۷	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۸	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۹	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۱	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۲	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۳	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۵	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۶	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۷	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۸	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۹	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۰	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۱	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۲	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۳	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۵	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۶	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۷	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۸	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۹	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۳۰	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

۴۳ قبل ہجری = ۸۱-۵۸۰ عیسوی

[illegible]

۴۲ قبل ہجری = ۸۲-۵۸۱ عیسوی

[illegible]

# ۳۱ قبل هجری = ۸۳-۵۸۲ عیسوی

ملک هجری	شعبان	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	لی الحمر
کی ریزی	شعبان	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	لی الحمر
کی ریزی	شعبان	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	لی الحمر
۱	در ۱۵ کور	مهر ۱۳	جمادی ۱۳	ربیع ۱۳	جمادی ۱۳	جمادی ۱۳	رجب ۱۳	شعبان ۱۳	رمضان ۱۳	شوال ۱۳	ذیقعدہ ۱۳	لی الحمر ۱۳
۲	مهر ۱۶	در ۱۴	جمادی ۱۴	ربیع ۱۴	جمادی ۱۴	جمادی ۱۴	رجب ۱۴	شعبان ۱۴	رمضان ۱۴	شوال ۱۴	ذیقعدہ ۱۴	لی الحمر ۱۴
۳	در ۱۷	جمادی ۱۵	در ۱۵	ربیع ۱۵	جمادی ۱۵	جمادی ۱۵	رجب ۱۵	شعبان ۱۵	رمضان ۱۵	شوال ۱۵	ذیقعدہ ۱۵	لی الحمر ۱۵
۴	جمادی ۱۸	در ۱۶	جمادی ۱۶	در ۱۶	ربیع ۱۶	جمادی ۱۶	رجب ۱۶	شعبان ۱۶	رمضان ۱۶	شوال ۱۶	ذیقعدہ ۱۶	لی الحمر ۱۶
۵	در ۱۹	در ۱۷	جمادی ۱۷	در ۱۷	ربیع ۱۷	جمادی ۱۷	رجب ۱۷	شعبان ۱۷	رمضان ۱۷	شوال ۱۷	ذیقعدہ ۱۷	لی الحمر ۱۷
۶	در ۲۰	در ۱۸	جمادی ۱۸	در ۱۸	ربیع ۱۸	جمادی ۱۸	رجب ۱۸	شعبان ۱۸	رمضان ۱۸	شوال ۱۸	ذیقعدہ ۱۸	لی الحمر ۱۸
۷	در ۲۱	در ۱۹	جمادی ۱۹	در ۱۹	ربیع ۱۹	جمادی ۱۹	رجب ۱۹	شعبان ۱۹	رمضان ۱۹	شوال ۱۹	ذیقعدہ ۱۹	لی الحمر ۱۹
۸	در ۲۲	در ۲۰	جمادی ۲۰	در ۲۰	ربیع ۲۰	جمادی ۲۰	رجب ۲۰	شعبان ۲۰	رمضان ۲۰	شوال ۲۰	ذیقعدہ ۲۰	لی الحمر ۲۰
۹	در ۲۳	در ۲۱	جمادی ۲۱	در ۲۱	ربیع ۲۱	جمادی ۲۱	رجب ۲۱	شعبان ۲۱	رمضان ۲۱	شوال ۲۱	ذیقعدہ ۲۱	لی الحمر ۲۱
۱۰	در ۲۴	در ۲۲	جمادی ۲۲	در ۲۲	ربیع ۲۲	جمادی ۲۲	رجب ۲۲	شعبان ۲۲	رمضان ۲۲	شوال ۲۲	ذیقعدہ ۲۲	لی الحمر ۲۲
۱۱	در ۲۵	در ۲۳	جمادی ۲۳	در ۲۳	ربیع ۲۳	جمادی ۲۳	رجب ۲۳	شعبان ۲۳	رمضان ۲۳	شوال ۲۳	ذیقعدہ ۲۳	لی الحمر ۲۳
۱۲	در ۲۶	در ۲۴	جمادی ۲۴	در ۲۴	ربیع ۲۴	جمادی ۲۴	رجب ۲۴	شعبان ۲۴	رمضان ۲۴	شوال ۲۴	ذیقعدہ ۲۴	لی الحمر ۲۴
۱۳	در ۲۷	در ۲۵	جمادی ۲۵	در ۲۵	ربیع ۲۵	جمادی ۲۵	رجب ۲۵	شعبان ۲۵	رمضان ۲۵	شوال ۲۵	ذیقعدہ ۲۵	لی الحمر ۲۵
۱۴	در ۲۸	در ۲۶	جمادی ۲۶	در ۲۶	ربیع ۲۶	جمادی ۲۶	رجب ۲۶	شعبان ۲۶	رمضان ۲۶	شوال ۲۶	ذیقعدہ ۲۶	لی الحمر ۲۶
۱۵	در ۲۹	در ۲۷	جمادی ۲۷	در ۲۷	ربیع ۲۷	جمادی ۲۷	رجب ۲۷	شعبان ۲۷	رمضان ۲۷	شوال ۲۷	ذیقعدہ ۲۷	لی الحمر ۲۷
۱۶	در ۳۰	در ۲۸	جمادی ۲۸	در ۲۸	ربیع ۲۸	جمادی ۲۸	رجب ۲۸	شعبان ۲۸	رمضان ۲۸	شوال ۲۸	ذیقعدہ ۲۸	لی الحمر ۲۸
۱۷	در ۳۱	در ۲۹	جمادی ۲۹	در ۲۹	ربیع ۲۹	جمادی ۲۹	رجب ۲۹	شعبان ۲۹	رمضان ۲۹	شوال ۲۹	ذیقعدہ ۲۹	لی الحمر ۲۹
۱۸	در ۳۲	در ۳۰	جمادی ۳۰	در ۳۰	ربیع ۳۰	جمادی ۳۰	رجب ۳۰	شعبان ۳۰	رمضان ۳۰	شوال ۳۰	ذیقعدہ ۳۰	لی الحمر ۳۰
۱۹	در ۳۳	در ۳۱	جمادی ۳۱	در ۳۱	ربیع ۳۱	جمادی ۳۱	رجب ۳۱	شعبان ۳۱	رمضان ۳۱	شوال ۳۱	ذیقعدہ ۳۱	لی الحمر ۳۱
۲۰	در ۳۴	در ۳۲	جمادی ۳۲	در ۳۲	ربیع ۳۲	جمادی ۳۲	رجب ۳۲	شعبان ۳۲	رمضان ۳۲	شوال ۳۲	ذیقعدہ ۳۲	لی الحمر ۳۲
۲۱	در ۳۵	در ۳۳	جمادی ۳۳	در ۳۳	ربیع ۳۳	جمادی ۳۳	رجب ۳۳	شعبان ۳۳	رمضان ۳۳	شوال ۳۳	ذیقعدہ ۳۳	لی الحمر ۳۳
۲۲	در ۳۶	در ۳۴	جمادی ۳۴	در ۳۴	ربیع ۳۴	جمادی ۳۴	رجب ۳۴	شعبان ۳۴	رمضان ۳۴	شوال ۳۴	ذیقعدہ ۳۴	لی الحمر ۳۴
۲۳	در ۳۷	در ۳۵	جمادی ۳۵	در ۳۵	ربیع ۳۵	جمادی ۳۵	رجب ۳۵	شعبان ۳۵	رمضان ۳۵	شوال ۳۵	ذیقعدہ ۳۵	لی الحمر ۳۵
۲۴	در ۳۸	در ۳۶	جمادی ۳۶	در ۳۶	ربیع ۳۶	جمادی ۳۶	رجب ۳۶	شعبان ۳۶	رمضان ۳۶	شوال ۳۶	ذیقعدہ ۳۶	لی الحمر ۳۶
۲۵	در ۳۹	در ۳۷	جمادی ۳۷	در ۳۷	ربیع ۳۷	جمادی ۳۷	رجب ۳۷	شعبان ۳۷	رمضان ۳۷	شوال ۳۷	ذیقعدہ ۳۷	لی الحمر ۳۷
۲۶	در ۴۰	در ۳۸	جمادی ۳۸	در ۳۸	ربیع ۳۸	جمادی ۳۸	رجب ۳۸	شعبان ۳۸	رمضان ۳۸	شوال ۳۸	ذیقعدہ ۳۸	لی الحمر ۳۸
۲۷	در ۴۱	در ۳۹	جمادی ۳۹	در ۳۹	ربیع ۳۹	جمادی ۳۹	رجب ۳۹	شعبان ۳۹	رمضان ۳۹	شوال ۳۹	ذیقعدہ ۳۹	لی الحمر ۳۹
۲۸	در ۴۲	در ۴۰	جمادی ۴۰	در ۴۰	ربیع ۴۰	جمادی ۴۰	رجب ۴۰	شعبان ۴۰	رمضان ۴۰	شوال ۴۰	ذیقعدہ ۴۰	لی الحمر ۴۰
۲۹	در ۴۳	در ۴۱	جمادی ۴۱	در ۴۱	ربیع ۴۱	جمادی ۴۱	رجب ۴۱	شعبان ۴۱	رمضان ۴۱	شوال ۴۱	ذیقعدہ ۴۱	لی الحمر ۴۱
۳۰	در ۴۴	در ۴۲	جمادی ۴۲	در ۴۲	ربیع ۴۲	جمادی ۴۲	رجب ۴۲	شعبان ۴۲	رمضان ۴۲	شوال ۴۲	ذیقعدہ ۴۲	لی الحمر ۴۲

۴۰ قبل ہجری = ۸۴-۵۸۳ عیسوی

[illegible]

۳۹ قبل ہجری = ۸۵-۵۸۳ عیسوی

مل ہجری	منزل	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
مل ہجری	منزل	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
مل ہجری	منزل	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	مل ۱۲	رجب ۱۲	شعبان ۱۲	رمضان ۱۲	شوال ۱۲	ذیقعدہ ۱۲	ذی الحجہ ۱۲
۲	مل ۱۳	رجب ۱۳	شعبان ۱۳	رمضان ۱۳	شوال ۱۳	ذیقعدہ ۱۳	ذی الحجہ ۱۳
۳	مل ۱۴	رجب ۱۴	شعبان ۱۴	رمضان ۱۴	شوال ۱۴	ذیقعدہ ۱۴	ذی الحجہ ۱۴
۴	مل ۱۵	رجب ۱۵	شعبان ۱۵	رمضان ۱۵	شوال ۱۵	ذیقعدہ ۱۵	ذی الحجہ ۱۵
۵	مل ۱۶	رجب ۱۶	شعبان ۱۶	رمضان ۱۶	شوال ۱۶	ذیقعدہ ۱۶	ذی الحجہ ۱۶
۶	مل ۱۷	رجب ۱۷	شعبان ۱۷	رمضان ۱۷	شوال ۱۷	ذیقعدہ ۱۷	ذی الحجہ ۱۷
۷	مل ۱۸	رجب ۱۸	شعبان ۱۸	رمضان ۱۸	شوال ۱۸	ذیقعدہ ۱۸	ذی الحجہ ۱۸
۸	مل ۱۹	رجب ۱۹	شعبان ۱۹	رمضان ۱۹	شوال ۱۹	ذیقعدہ ۱۹	ذی الحجہ ۱۹
۹	مل ۲۰	رجب ۲۰	شعبان ۲۰	رمضان ۲۰	شوال ۲۰	ذیقعدہ ۲۰	ذی الحجہ ۲۰
۱۰	مل ۲۱	رجب ۲۱	شعبان ۲۱	رمضان ۲۱	شوال ۲۱	ذیقعدہ ۲۱	ذی الحجہ ۲۱
۱۱	مل ۲۲	رجب ۲۲	شعبان ۲۲	رمضان ۲۲	شوال ۲۲	ذیقعدہ ۲۲	ذی الحجہ ۲۲
۱۲	مل ۲۳	رجب ۲۳	شعبان ۲۳	رمضان ۲۳	شوال ۲۳	ذیقعدہ ۲۳	ذی الحجہ ۲۳
۱۳	مل ۲۴	رجب ۲۴	شعبان ۲۴	رمضان ۲۴	شوال ۲۴	ذیقعدہ ۲۴	ذی الحجہ ۲۴
۱۴	مل ۲۵	رجب ۲۵	شعبان ۲۵	رمضان ۲۵	شوال ۲۵	ذیقعدہ ۲۵	ذی الحجہ ۲۵
۱۵	مل ۲۶	رجب ۲۶	شعبان ۲۶	رمضان ۲۶	شوال ۲۶	ذیقعدہ ۲۶	ذی الحجہ ۲۶
۱۶	مل ۲۷	رجب ۲۷	شعبان ۲۷	رمضان ۲۷	شوال ۲۷	ذیقعدہ ۲۷	ذی الحجہ ۲۷
۱۷	مل ۲۸	رجب ۲۸	شعبان ۲۸	رمضان ۲۸	شوال ۲۸	ذیقعدہ ۲۸	ذی الحجہ ۲۸
۱۸	مل ۲۹	رجب ۲۹	شعبان ۲۹	رمضان ۲۹	شوال ۲۹	ذیقعدہ ۲۹	ذی الحجہ ۲۹
۱۹	مل ۳۰	رجب ۳۰	شعبان ۳۰	رمضان ۳۰	شوال ۳۰	ذیقعدہ ۳۰	ذی الحجہ ۳۰
۲۰	مل ۳۱	رجب ۳۱	شعبان ۳۱	رمضان ۳۱	شوال ۳۱	ذیقعدہ ۳۱	ذی الحجہ ۳۱
۲۱	مل ۳۲	رجب ۳۲	شعبان ۳۲	رمضان ۳۲	شوال ۳۲	ذیقعدہ ۳۲	ذی الحجہ ۳۲
۲۲	مل ۳۳	رجب ۳۳	شعبان ۳۳	رمضان ۳۳	شوال ۳۳	ذیقعدہ ۳۳	ذی الحجہ ۳۳
۲۳	مل ۳۴	رجب ۳۴	شعبان ۳۴	رمضان ۳۴	شوال ۳۴	ذیقعدہ ۳۴	ذی الحجہ ۳۴
۲۴	مل ۳۵	رجب ۳۵	شعبان ۳۵	رمضان ۳۵	شوال ۳۵	ذیقعدہ ۳۵	ذی الحجہ ۳۵
۲۵	مل ۳۶	رجب ۳۶	شعبان ۳۶	رمضان ۳۶	شوال ۳۶	ذیقعدہ ۳۶	ذی الحجہ ۳۶
۲۶	مل ۳۷	رجب ۳۷	شعبان ۳۷	رمضان ۳۷	شوال ۳۷	ذیقعدہ ۳۷	ذی الحجہ ۳۷
۲۷	مل ۳۸	رجب ۳۸	شعبان ۳۸	رمضان ۳۸	شوال ۳۸	ذیقعدہ ۳۸	ذی الحجہ ۳۸
۲۸	مل ۳۹	رجب ۳۹	شعبان ۳۹	رمضان ۳۹	شوال ۳۹	ذیقعدہ ۳۹	ذی الحجہ ۳۹
۲۹	مل ۴۰	رجب ۴۰	شعبان ۴۰	رمضان ۴۰	شوال ۴۰	ذیقعدہ ۴۰	ذی الحجہ ۴۰
۳۰	مل ۴۱	رجب ۴۱	شعبان ۴۱	رمضان ۴۱	شوال ۴۱	ذیقعدہ ۴۱	ذی الحجہ ۴۱

۳۸ قبل ہجری = ۸۶-۵۸۵ عیسوی

[illegible]



۳۷ قبل جری = ۸۷-۵۸۶ عیسوی

قمری	شمسی	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	جادی ۱	جادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
۱۳۸۱	۱۳۸۰	۱۳۷۹	۱۳۷۸	۱۳۷۷	۱۳۷۶	۱۳۷۵	۱۳۷۴	۱۳۷۳	۱۳۷۲	۱۳۷۱	۱۳۷۰	۱۳۶۹
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

# ۳۶ قبل هجری = ۸۸ - ۵۸۷ قیسوی

قمری	هجری	مهر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ری
کی فرقی	کی ریتی	مهر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ری
کی ریتی	کی ریتی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه	شعبان	رمضان	مهر	رجب ۱	رجب ۲
۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۳	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۴	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۵	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۶	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۷	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۸	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۹	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۰	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۳	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۴	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۵	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۶	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۷	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۱۸	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۹	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۲۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۱	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۲	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۲۳	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۴	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۵	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۶	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۷	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۲۸	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۲۹	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۳۰	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲

۳۵ قبل ہجری = ۸۹-۵۸۸ عیسوی

[illegible]

# ۳۳ قبل ہجری = ۹۰-۵۸۹ عیسوی

آبجی	محرّم	صفر	ربیع الثانی	ربیع الأول	جمادی الثانی	جمادی الأولیٰ	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
آبجی	محرّم	صفر	ربیع الثانی	ربیع الأول	جمادی الثانی	جمادی الأولیٰ	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
آبجی	محرّم	صفر	ربیع الثانی	ربیع الأول	جمادی الثانی	جمادی الأولیٰ	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
۱	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۳	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۴	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳
۵	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵
۷	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶
۸	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷
۹	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹
۱۱	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
۱۲	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۳	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲
۱۴	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳
۱۵	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۶	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۷	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶
۱۸	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۱۹	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸
۲۰	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
۲۱	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۲	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱
۲۳	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲
۲۴	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۵	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴
۲۶	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۷	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶
۲۸	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷
۲۹	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸
۳۰	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹

۳۳ قبل ہجری = ۹۱-۵۹۰ عیسوی

الحجری	محرم	مهر	رجب	رجب	جمادی ۲	جمادی ۱	رجب	شعبان	شعبان	رمضان	شوال	ذی الحجہ	ذی الحجہ
کی رجبی	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی الحجہ	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال
۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹
۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۳۱	۳۰	۲۹
۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۳۱	۳۰	۲۹
۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳۱	۳۰	۲۹
۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۳۱	۳۰	۲۹
۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۳۱	۳۰	۲۹
۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۳۱	۳۰	۲۹
۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۳۱	۳۰	۲۹
۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۳۱	۳۰	۲۹
۱۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۳۱	۳۰	۲۹
۱۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۳۱	۳۰	۲۹
۱۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۳۱	۳۰	۲۹
۱۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۳۱	۳۰	۲۹
۱۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۳۱	۳۰	۲۹
۱۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۳۱	۳۰	۲۹
۱۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۳۱	۳۰	۲۹
۱۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۳۱	۳۰	۲۹
۱۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۳۱	۳۰	۲۹
۱۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۳۱	۳۰	۲۹
۲۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۳۱	۳۰	۲۹
۲۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۳۱	۳۰	۲۹
۲۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۳۱	۳۰	۲۹
۲۳	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۳۱	۳۰	۲۹
۲۴	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۳۱	۳۰	۲۹
۲۵	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۳۱	۳۰	۲۹
۲۶	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۳۱	۳۰	۲۹
۲۷	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۳۱	۳۰	۲۹
۲۸	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۳۱	۳۰	۲۹
۲۹	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۳۱	۳۰	۲۹
۳۰	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۳۱	۳۰	۲۹

۳۲ قبل ہجری = ۹۲-۵۹۱ عیسوی

[illegible]

۳۱ قبل ہجری = ۹۳-۵۹۲ عیسوی

[illegible]

# ۳۰ قبل هجری = ۹۲-۹۳ هجری

کلی هجری	کلی شمسی	مهر	مهر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	دی ۱۴۰۱
کلی هجری	کلی شمسی	مهر	مهر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	دی ۱۴۰۱
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰



۲۹ قبل ہجری = ۹۵-۹۴ عیسوی

کلی ہجری	کلی خورشیدی	کلی روم	سفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی ہجری	کلی خورشیدی	کلی روم	سفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم	کلی روم
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

۲۸ قبل ہجری = ۹۶-۵۹۵ عیسوی

[illegible]

۲۷ قبل ہجری = ۹۷-۵۹۶ عیسوی

[illegible]

۲۶ قبل هجری = ۹۸ - ۵۹۷ عیسوی

کلی هجری	حرم	مفر	ربیع	ربیع ۲	جعدی	جعدی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
کلی هجری	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	جعدی ۲	جعدی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۳	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۴	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۵	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۶	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۷	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۸	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۹	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۰	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۳	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۴	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۵	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۶	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۷	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۱۸	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۹	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۲۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۱	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۲	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۲۳	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۴	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۵	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۶	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۷	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۲۸	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۲۹	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۳۰	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲

۲۵ قبل ہجری = ۹۹-۵۹۸ عیسوی

[illegible]

۲۳ قبل ہجری = ۶۰۰-۵۹۹ عیسوی

[illegible]

۲۳ قبل ہجری = ۶۰۱-۶۰۰ عیسوی

[illegible]

۲۲ قبل هجری = ۶۰۲-۶۰۱ عیسوی

کلی هجری	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة	کلی هجری	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
کلی هجری	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة	کلی هجری	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
۱	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۴	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۴	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۵	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۵	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۶	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۸	۷	۸	۹	۱۰	۸	۷	۸	۹	۱۰
۹	۶	۷	۸	۹	۹	۶	۷	۸	۹
۱۰	۵	۶	۷	۸	۱۰	۵	۶	۷	۸
۱۱	۴	۵	۶	۷	۱۱	۴	۵	۶	۷
۱۲	۳	۴	۵	۶	۱۲	۳	۴	۵	۶
۱۳	۲	۳	۴	۵	۱۳	۲	۳	۴	۵
۱۴	۱	۲	۳	۴	۱۴	۱	۲	۳	۴
۱۵	۳۱	۱	۲	۳	۱۵	۳۱	۱	۲	۳
۱۶	۳۰	۳۱	۱	۲	۱۶	۳۰	۳۱	۱	۲
۱۷	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۱۷	۲۹	۳۰	۳۱	۱
۱۸	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱۸	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۱۹	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۲۰	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۲۰	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۲۱	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۱	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۲	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۲	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۳	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۳	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۲۵	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۶	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۶	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۷	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۷	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۲۸	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۸	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۳۰	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۳۰	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹



۲۱ قبل ہجری = ۶۰۳-۶۰۴ عیسوی

[illegible]

۲۰ قبل ہجری = ۶۰۴ - ۶۰۳ عیسوی

[illegible]

۱۹ قبل ہجری = ۶۰۵-۶۰۴ عیسوی

[illegible]

۱۸ قبل ہجری = ۶۰۶-۶۰۵ عیسوی

[illegible]

۱۷ قبل ہجری = ۶۰۷-۶۰۶ عیسوی

[illegible]

۱۶ قبل ہجری = ۶۰۷ عیسوی

[illegible]

# ۱۵ قبل ہجری = ۶۰۸-۶۰۷ عیسوی

ہجری	مہر	ربیع ۲	ربیع ۱	جمادی ۲	جمادی ۱	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
ربیع ۲	جمادی ۱	ربیع ۲	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ	ربیع ۲	ربیع ۱	شوال
۱	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶
۲	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷
۳	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۴	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۵	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
۶	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۷	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۸	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳
۹	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴
۱۰	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
۱۱	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۱۲	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
۱۳	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۱۴	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۱۵	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰
۱۶	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۱۷	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲
۱۸	۱	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳
۱۹	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۲۰	۳	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵
۲۱	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶
۲۲	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷
۲۳	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۲۴	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹
۲۵	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۲۶	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱
۲۷	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲
۲۹	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳
۳۰	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴

# ۱۴ قبل ہجری = ۲۰۹-۲۰۸ عیسوی

ذی الحجہ	ذیقعدہ	شوال	رمضان	شعبان	رجب	جمادی ۲	جمادی ۱	ربیع ۱	ربیع ۲	صفر	محرّم
ربیع ۱	محرّم	ربیع ۱	ربیع ۲	ربیع ۱	ربیع ۲	ربیع ۱	محرّم	ربیع ۱	ربیع ۲	ربیع ۱	ربیع ۲
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰



۱۳ قبل ہجری = ۱۰-۶۰۹ عیسوی

[illegible]

## ۱۲ قبل، جری = ۱۱ - ۶۱۰ عیسوی

قبل جری	محرم	مهر	رفیق ۱	رفیق ۲	جادی	جادی ۲	رجب	شعبان	رفیقین	شوال	ذیقعدہ	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی رتبی	رفیق	رفیق ۲	جادی	جادی ۲	رجب	شعبان	رجب	شعبان	جادی ۱	جادی ۲	شوال	شعبان	شعبان	شعبان
۱	۲۳ نومبر	۲۳ دسمبر	۲۳ جنوری	۲۳ فروری	۲۳ مارچ	۲۳ اپریل	۲۳ مئی	۲۳ جون	۲۳ جولائی	۲۳ اگست	۲۳ ستمبر	۲۳ اکتوبر	۲۳ نومبر	۲۳ دسمبر
۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۳	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۴	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۵	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۶	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۷	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۸	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۹	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۱۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱۱	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۱۲	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۱۳	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۱۴	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۱۵	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۱۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱۷	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۱۸	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۳	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۲۴	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۲۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۶	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۲۷	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۸	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۹	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۳۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱

۱۱ قبل ہجری = ۶۱۲-۶۱۱ عیسوی

[illegible]

۱۰ قبل هجری = ۱۳-۶۱۲ عیسوی

کلی هجری	عمر	سن	رج ۱	رج ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	رجب
کلی هجری	عمر	سن	رج ۱	رج ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	رجب
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

۹ قبل ہجری = ۱۴-۶۱۳ عیسوی

کلی بری	عموم	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحج
کلی بری	عموم	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحج	کلی بری
کلی بری	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحج
۱	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۵	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۶	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
۷	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۸	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۹	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۱	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۲	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۳	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۴	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۵	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۶	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۱۷	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۱۸	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۱۹	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۱	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۲	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۳	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۴	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰
۲۵	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲
۲۶	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴
۲۷	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶
۲۸	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸
۲۹	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰
۳۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲

# ۸ قبل بھری = ۱۵-۶۱۳ عیسوی

کلی بھری	کلی خرم	کلی سفر	کلی رجب	کلی جمادی ۲	کلی جمادی ۱	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذیقعدہ	کلی ذی الحجہ
کلی بھری	کلی خرم	کلی سفر	کلی رجب	کلی جمادی ۲	کلی جمادی ۱	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذیقعدہ	کلی ذی الحجہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

قبل ہجری = ۱۶-۶۱۵ عیسوی

قبل ہجری	شعبان	مفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحجہ
قبل ہجری	شعبان	مفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحجہ
قبل ہجری	شعبان	مفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	دی الحجہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

۶ قبل ہجری = ۱۷-۶۱۶ عیسوی

[illegible]



۵ قبل ہجری = ۱۸-۶۱۷ عیسوی

[illegible]

۳ قبل ہجری = ۱۹-۶۱۸ عیسوی

[illegible]

## ۳ قبل ہجری = ۲۰-۶۱۹ عیسوی

قبل ہجری	محرم	مطہ	ربیع ۱	ربیع ۲	جہادی ۱	جہادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	بیقعدہ	ذی الحجہ
قبل ہجری	محرم	مطہ	ربیع ۱	ربیع ۲	جہادی ۱	جہادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	بیقعدہ	ذی الحجہ
۱	جہادی ۲	محرم ۱	مطہ ۱	ربیع ۱	جہادی ۱	جہادی ۲	رجب ۱	شعبان ۱	رمضان ۱	شوال ۱	بیقعدہ ۱	ذی الحجہ ۱
۲	جہادی ۳	محرم ۲	مطہ ۲	ربیع ۲	جہادی ۲	جہادی ۳	رجب ۲	شعبان ۲	رمضان ۲	شوال ۲	بیقعدہ ۲	ذی الحجہ ۲
۳	جہادی ۴	محرم ۳	مطہ ۳	ربیع ۳	جہادی ۳	جہادی ۴	رجب ۳	شعبان ۳	رمضان ۳	شوال ۳	بیقعدہ ۳	ذی الحجہ ۳
۴	جہادی ۵	محرم ۴	مطہ ۴	ربیع ۴	جہادی ۴	جہادی ۵	رجب ۴	شعبان ۴	رمضان ۴	شوال ۴	بیقعدہ ۴	ذی الحجہ ۴
۵	جہادی ۶	محرم ۵	مطہ ۵	ربیع ۵	جہادی ۵	جہادی ۶	رجب ۵	شعبان ۵	رمضان ۵	شوال ۵	بیقعدہ ۵	ذی الحجہ ۵
۶	جہادی ۷	محرم ۶	مطہ ۶	ربیع ۶	جہادی ۶	جہادی ۷	رجب ۶	شعبان ۶	رمضان ۶	شوال ۶	بیقعدہ ۶	ذی الحجہ ۶
۷	جہادی ۸	محرم ۷	مطہ ۷	ربیع ۷	جہادی ۷	جہادی ۸	رجب ۷	شعبان ۷	رمضان ۷	شوال ۷	بیقعدہ ۷	ذی الحجہ ۷
۸	جہادی ۹	محرم ۸	مطہ ۸	ربیع ۸	جہادی ۸	جہادی ۹	رجب ۸	شعبان ۸	رمضان ۸	شوال ۸	بیقعدہ ۸	ذی الحجہ ۸
۹	جہادی ۱۰	محرم ۹	مطہ ۹	ربیع ۹	جہادی ۹	جہادی ۱۰	رجب ۹	شعبان ۹	رمضان ۹	شوال ۹	بیقعدہ ۹	ذی الحجہ ۹
۱۰	جہادی ۱۱	محرم ۱۰	مطہ ۱۰	ربیع ۱۰	جہادی ۱۰	جہادی ۱۱	رجب ۱۰	شعبان ۱۰	رمضان ۱۰	شوال ۱۰	بیقعدہ ۱۰	ذی الحجہ ۱۰
۱۱	جہادی ۱۲	محرم ۱۱	مطہ ۱۱	ربیع ۱۱	جہادی ۱۱	جہادی ۱۲	رجب ۱۱	شعبان ۱۱	رمضان ۱۱	شوال ۱۱	بیقعدہ ۱۱	ذی الحجہ ۱۱
۱۲	جہادی ۱۳	محرم ۱۲	مطہ ۱۲	ربیع ۱۲	جہادی ۱۲	جہادی ۱۳	رجب ۱۲	شعبان ۱۲	رمضان ۱۲	شوال ۱۲	بیقعدہ ۱۲	ذی الحجہ ۱۲
۱۳	جہادی ۱۴	محرم ۱۳	مطہ ۱۳	ربیع ۱۳	جہادی ۱۳	جہادی ۱۴	رجب ۱۳	شعبان ۱۳	رمضان ۱۳	شوال ۱۳	بیقعدہ ۱۳	ذی الحجہ ۱۳
۱۴	جہادی ۱۵	محرم ۱۴	مطہ ۱۴	ربیع ۱۴	جہادی ۱۴	جہادی ۱۵	رجب ۱۴	شعبان ۱۴	رمضان ۱۴	شوال ۱۴	بیقعدہ ۱۴	ذی الحجہ ۱۴
۱۵	جہادی ۱۶	محرم ۱۵	مطہ ۱۵	ربیع ۱۵	جہادی ۱۵	جہادی ۱۶	رجب ۱۵	شعبان ۱۵	رمضان ۱۵	شوال ۱۵	بیقعدہ ۱۵	ذی الحجہ ۱۵
۱۶	جہادی ۱۷	محرم ۱۶	مطہ ۱۶	ربیع ۱۶	جہادی ۱۶	جہادی ۱۷	رجب ۱۶	شعبان ۱۶	رمضان ۱۶	شوال ۱۶	بیقعدہ ۱۶	ذی الحجہ ۱۶
۱۷	جہادی ۱۸	محرم ۱۷	مطہ ۱۷	ربیع ۱۷	جہادی ۱۷	جہادی ۱۸	رجب ۱۷	شعبان ۱۷	رمضان ۱۷	شوال ۱۷	بیقعدہ ۱۷	ذی الحجہ ۱۷
۱۸	جہادی ۱۹	محرم ۱۸	مطہ ۱۸	ربیع ۱۸	جہادی ۱۸	جہادی ۱۹	رجب ۱۸	شعبان ۱۸	رمضان ۱۸	شوال ۱۸	بیقعدہ ۱۸	ذی الحجہ ۱۸
۱۹	جہادی ۲۰	محرم ۱۹	مطہ ۱۹	ربیع ۱۹	جہادی ۱۹	جہادی ۲۰	رجب ۱۹	شعبان ۱۹	رمضان ۱۹	شوال ۱۹	بیقعدہ ۱۹	ذی الحجہ ۱۹
۲۰	جہادی ۲۱	محرم ۲۰	مطہ ۲۰	ربیع ۲۰	جہادی ۲۰	جہادی ۲۱	رجب ۲۰	شعبان ۲۰	رمضان ۲۰	شوال ۲۰	بیقعدہ ۲۰	ذی الحجہ ۲۰
۲۱	جہادی ۲۲	محرم ۲۱	مطہ ۲۱	ربیع ۲۱	جہادی ۲۱	جہادی ۲۲	رجب ۲۱	شعبان ۲۱	رمضان ۲۱	شوال ۲۱	بیقعدہ ۲۱	ذی الحجہ ۲۱
۲۲	جہادی ۲۳	محرم ۲۲	مطہ ۲۲	ربیع ۲۲	جہادی ۲۲	جہادی ۲۳	رجب ۲۲	شعبان ۲۲	رمضان ۲۲	شوال ۲۲	بیقعدہ ۲۲	ذی الحجہ ۲۲
۲۳	جہادی ۲۴	محرم ۲۳	مطہ ۲۳	ربیع ۲۳	جہادی ۲۳	جہادی ۲۴	رجب ۲۳	شعبان ۲۳	رمضان ۲۳	شوال ۲۳	بیقعدہ ۲۳	ذی الحجہ ۲۳
۲۴	جہادی ۲۵	محرم ۲۴	مطہ ۲۴	ربیع ۲۴	جہادی ۲۴	جہادی ۲۵	رجب ۲۴	شعبان ۲۴	رمضان ۲۴	شوال ۲۴	بیقعدہ ۲۴	ذی الحجہ ۲۴
۲۵	جہادی ۲۶	محرم ۲۵	مطہ ۲۵	ربیع ۲۵	جہادی ۲۵	جہادی ۲۶	رجب ۲۵	شعبان ۲۵	رمضان ۲۵	شوال ۲۵	بیقعدہ ۲۵	ذی الحجہ ۲۵
۲۶	جہادی ۲۷	محرم ۲۶	مطہ ۲۶	ربیع ۲۶	جہادی ۲۶	جہادی ۲۷	رجب ۲۶	شعبان ۲۶	رمضان ۲۶	شوال ۲۶	بیقعدہ ۲۶	ذی الحجہ ۲۶
۲۷	جہادی ۲۸	محرم ۲۷	مطہ ۲۷	ربیع ۲۷	جہادی ۲۷	جہادی ۲۸	رجب ۲۷	شعبان ۲۷	رمضان ۲۷	شوال ۲۷	بیقعدہ ۲۷	ذی الحجہ ۲۷
۲۸	جہادی ۲۹	محرم ۲۸	مطہ ۲۸	ربیع ۲۸	جہادی ۲۸	جہادی ۲۹	رجب ۲۸	شعبان ۲۸	رمضان ۲۸	شوال ۲۸	بیقعدہ ۲۸	ذی الحجہ ۲۸
۲۹	جہادی ۳۰	محرم ۲۹	مطہ ۲۹	ربیع ۲۹	جہادی ۲۹	جہادی ۳۰	رجب ۲۹	شعبان ۲۹	رمضان ۲۹	شوال ۲۹	بیقعدہ ۲۹	ذی الحجہ ۲۹
۳۰	جہادی ۳۱	محرم ۳۰	مطہ ۳۰	ربیع ۳۰	جہادی ۳۰	جہادی ۳۱	رجب ۳۰	شعبان ۳۰	رمضان ۳۰	شوال ۳۰	بیقعدہ ۳۰	ذی الحجہ ۳۰

۲ قبل ہجری = ۶۲۰-۲۱ عیسوی

[illegible]

قبل هجری = ۲۲-۶۲۱ عیسوی

قبل هجری	مهر	رجب	شوال	رمضان	شعبان	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
قبل هجری	مهر	رجب	شوال	رمضان	شعبان	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
قبل هجری	مهر	رجب	شوال	رمضان	شعبان	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
۱	شوال ۱۶	مهر ۱۵	رجب ۱۴	شعبان ۱۳	رمضان ۱۲	شعبان ۱۱	رجب ۱۰	شعبان ۹	رمضان ۸	شوال ۷	مهر ۶
۲	شوال ۱۷	مهر ۱۶	رجب ۱۵	شعبان ۱۴	رمضان ۱۳	شعبان ۱۲	رجب ۱۱	شعبان ۱۰	رمضان ۹	شوال ۸	مهر ۷
۳	شوال ۱۸	مهر ۱۷	رجب ۱۶	شعبان ۱۵	رمضان ۱۴	شعبان ۱۳	رجب ۱۲	شعبان ۱۱	رمضان ۱۰	شوال ۹	مهر ۸
۴	شوال ۱۹	مهر ۱۸	رجب ۱۷	شعبان ۱۶	رمضان ۱۵	شعبان ۱۴	رجب ۱۳	شعبان ۱۲	رمضان ۱۱	شوال ۱۰	مهر ۹
۵	شوال ۲۰	مهر ۱۹	رجب ۱۸	شعبان ۱۷	رمضان ۱۶	شعبان ۱۵	رجب ۱۴	شعبان ۱۳	رمضان ۱۲	شوال ۱۱	مهر ۱۰
۶	شوال ۲۱	مهر ۲۰	رجب ۱۹	شعبان ۱۸	رمضان ۱۷	شعبان ۱۶	رجب ۱۵	شعبان ۱۴	رمضان ۱۳	شوال ۱۲	مهر ۱۱
۷	شوال ۲۲	مهر ۲۱	رجب ۲۰	شعبان ۱۹	رمضان ۱۸	شعبان ۱۷	رجب ۱۶	شعبان ۱۵	رمضان ۱۴	شوال ۱۳	مهر ۱۲
۸	شوال ۲۳	مهر ۲۲	رجب ۲۱	شعبان ۲۰	رمضان ۱۹	شعبان ۱۸	رجب ۱۷	شعبان ۱۶	رمضان ۱۵	شوال ۱۴	مهر ۱۳
۹	شوال ۲۴	مهر ۲۳	رجب ۲۲	شعبان ۲۱	رمضان ۲۰	شعبان ۱۹	رجب ۱۸	شعبان ۱۷	رمضان ۱۶	شوال ۱۵	مهر ۱۴
۱۰	شوال ۲۵	مهر ۲۴	رجب ۲۳	شعبان ۲۲	رمضان ۲۱	شعبان ۲۰	رجب ۱۹	شعبان ۱۸	رمضان ۱۷	شوال ۱۶	مهر ۱۵
۱۱	شوال ۲۶	مهر ۲۵	رجب ۲۴	شعبان ۲۳	رمضان ۲۲	شعبان ۲۱	رجب ۲۰	شعبان ۱۹	رمضان ۱۸	شوال ۱۷	مهر ۱۶
۱۲	شوال ۲۷	مهر ۲۶	رجب ۲۵	شعبان ۲۴	رمضان ۲۳	شعبان ۲۲	رجب ۲۱	شعبان ۲۰	رمضان ۱۹	شوال ۱۸	مهر ۱۷
۱۳	شوال ۲۸	مهر ۲۷	رجب ۲۶	شعبان ۲۵	رمضان ۲۴	شعبان ۲۳	رجب ۲۲	شعبان ۲۱	رمضان ۲۰	شوال ۱۹	مهر ۱۸
۱۴	شوال ۲۹	مهر ۲۸	رجب ۲۷	شعبان ۲۶	رمضان ۲۵	شعبان ۲۴	رجب ۲۳	شعبان ۲۲	رمضان ۲۱	شوال ۲۰	مهر ۱۹
۱۵	شوال ۳۰	مهر ۲۹	رجب ۲۸	شعبان ۲۷	رمضان ۲۶	شعبان ۲۵	رجب ۲۴	شعبان ۲۳	رمضان ۲۲	شوال ۲۱	مهر ۲۰
۱۶	شوال ۳۱	مهر ۳۰	رجب ۲۹	شعبان ۲۸	رمضان ۲۷	شعبان ۲۶	رجب ۲۵	شعبان ۲۴	رمضان ۲۳	شوال ۲۲	مهر ۲۱
۱۷	شوال ۳۲	مهر ۳۱	رجب ۳۰	شعبان ۲۹	رمضان ۲۸	شعبان ۲۷	رجب ۲۶	شعبان ۲۵	رمضان ۲۴	شوال ۲۳	مهر ۲۲
۱۸	شوال ۳۳	مهر ۳۲	رجب ۳۱	شعبان ۳۰	رمضان ۲۹	شعبان ۲۸	رجب ۲۷	شعبان ۲۶	رمضان ۲۵	شوال ۲۴	مهر ۲۳
۱۹	شوال ۳۴	مهر ۳۳	رجب ۳۲	شعبان ۳۱	رمضان ۳۰	شعبان ۲۹	رجب ۲۸	شعبان ۲۷	رمضان ۲۶	شوال ۲۵	مهر ۲۴
۲۰	شوال ۳۵	مهر ۳۴	رجب ۳۳	شعبان ۳۲	رمضان ۳۱	شعبان ۳۰	رجب ۲۹	شعبان ۲۸	رمضان ۲۷	شوال ۲۶	مهر ۲۵
۲۱	شوال ۳۶	مهر ۳۵	رجب ۳۴	شعبان ۳۳	رمضان ۳۲	شعبان ۳۱	رجب ۳۰	شعبان ۲۹	رمضان ۲۸	شوال ۲۷	مهر ۲۶
۲۲	شوال ۳۷	مهر ۳۶	رجب ۳۵	شعبان ۳۴	رمضان ۳۳	شعبان ۳۲	رجب ۳۱	شعبان ۳۰	رمضان ۲۹	شوال ۲۸	مهر ۲۷
۲۳	شوال ۳۸	مهر ۳۷	رجب ۳۶	شعبان ۳۵	رمضان ۳۴	شعبان ۳۳	رجب ۳۲	شعبان ۳۱	رمضان ۳۰	شوال ۲۹	مهر ۲۸
۲۴	شوال ۳۹	مهر ۳۸	رجب ۳۷	شعبان ۳۶	رمضان ۳۵	شعبان ۳۴	رجب ۳۳	شعبان ۳۲	رمضان ۳۱	شوال ۳۰	مهر ۲۹
۲۵	شوال ۴۰	مهر ۳۹	رجب ۳۸	شعبان ۳۷	رمضان ۳۶	شعبان ۳۵	رجب ۳۴	شعبان ۳۳	رمضان ۳۲	شوال ۳۱	مهر ۳۰
۲۶	شوال ۴۱	مهر ۴۰	رجب ۳۹	شعبان ۳۸	رمضان ۳۷	شعبان ۳۶	رجب ۳۵	شعبان ۳۴	رمضان ۳۳	شوال ۳۲	مهر ۳۱
۲۷	شوال ۴۲	مهر ۴۱	رجب ۴۰	شعبان ۳۹	رمضان ۳۸	شعبان ۳۷	رجب ۳۶	شعبان ۳۵	رمضان ۳۴	شوال ۳۳	مهر ۳۲
۲۸	شوال ۴۳	مهر ۴۲	رجب ۴۱	شعبان ۴۰	رمضان ۳۹	شعبان ۳۸	رجب ۳۷	شعبان ۳۶	رمضان ۳۵	شوال ۳۴	مهر ۳۳
۲۹	شوال ۴۴	مهر ۴۳	رجب ۴۲	شعبان ۴۱	رمضان ۴۰	شعبان ۳۹	رجب ۳۸	شعبان ۳۷	رمضان ۳۶	شوال ۳۵	مهر ۳۴
۳۰	شوال ۴۵	مهر ۴۴	رجب ۴۳	شعبان ۴۲	رمضان ۴۱	شعبان ۴۰	رجب ۳۹	شعبان ۳۸	رمضان ۳۷	شوال ۳۶	مهر ۳۵

بعد اجرت = ۲۳-۲۲ عیسوی

جمادی ۱	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
جمادی ۱	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
جمادی ۱	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

حصہ دوم

تقویم بعد ہجرت

**سجری = ۳۴ - ۳۳ - عیسوی**

[illegible]



۴۴ هجری = ۲۶-۶۴۵ عیسوی

[illegible]

۵۰ جری = ۲۷-۶۲۶ عیسوی

هجری کامل کریچی	عمر شوال رجح ۱	سفر ذیقعد رجح ۲	رجح ۱ سید ایلی	رجح ۲ کلی	جمادی ۱ شعبان رجب	جمادی ۲ مهر	رجب رجح ۱	شعبان رجح ۲	رمضان شوال ذیقعد	شوال جمادی ۱ جمادی ۲	ذیقعد رجب	دی شعبان مهر
۱	بدر ۲	شکل ۱۸	بهرت ۲۵	بدر ۱۹	بهرت ۲۸	بهرت ۲۹	بهرت ۲۸	بهرت ۲۹	بهرت ۲۸	بهرت ۲۹	بهرت ۲۸	بهرت ۲۹
۲	شکل ۳	بدر ۲	بهرت ۲۵	بدر ۲۰	بهرت ۲۹	بهرت ۳۰	بهرت ۲۹	بهرت ۳۰	بهرت ۲۹	بهرت ۳۰	بهرت ۲۹	بهرت ۳۰
۳	بدر ۴	بهرت ۳	بهرت ۲۵	بهرت ۲۱	بهرت ۳۰	بهرت ۳۱	بهرت ۳۰	بهرت ۳۱	بهرت ۳۰	بهرت ۳۱	بهرت ۳۰	بهرت ۳۱
۴	بهرت ۵	بدر ۴	بهرت ۲۵	بهرت ۲۲	بهرت ۳۱	بهرت ۳۲	بهرت ۳۱	بهرت ۳۲	بهرت ۳۱	بهرت ۳۲	بهرت ۳۱	بهرت ۳۲
۵	بدر ۶	بهرت ۵	بهرت ۲۵	بهرت ۲۳	بهرت ۳۲	بهرت ۳۳	بهرت ۳۲	بهرت ۳۳	بهرت ۳۲	بهرت ۳۳	بهرت ۳۲	بهرت ۳۳
۶	بهرت ۷	بهرت ۶	بهرت ۲۵	بهرت ۲۴	بهرت ۳۳	بهرت ۳۴	بهرت ۳۳	بهرت ۳۴	بهرت ۳۳	بهرت ۳۴	بهرت ۳۳	بهرت ۳۴
۷	بهرت ۸	بهرت ۷	بهرت ۲۵	بهرت ۲۵	بهرت ۳۴	بهرت ۳۵	بهرت ۳۴	بهرت ۳۵	بهرت ۳۴	بهرت ۳۵	بهرت ۳۴	بهرت ۳۵
۸	بهرت ۹	بهرت ۸	بهرت ۲۵	بهرت ۲۶	بهرت ۳۵	بهرت ۳۶	بهرت ۳۵	بهرت ۳۶	بهرت ۳۵	بهرت ۳۶	بهرت ۳۵	بهرت ۳۶
۹	شکل ۱۰	بهرت ۹	بهرت ۲۵	بهرت ۲۷	بهرت ۳۶	بهرت ۳۷	بهرت ۳۶	بهرت ۳۷	بهرت ۳۶	بهرت ۳۷	بهرت ۳۶	بهرت ۳۷
۱۰	بهرت ۱۱	بهرت ۱۰	بهرت ۲۵	بهرت ۲۸	بهرت ۳۷	بهرت ۳۸	بهرت ۳۷	بهرت ۳۸	بهرت ۳۷	بهرت ۳۸	بهرت ۳۷	بهرت ۳۸
۱۱	بهرت ۱۲	بهرت ۱۱	بهرت ۲۵	بهرت ۲۹	بهرت ۳۸	بهرت ۳۹	بهرت ۳۸	بهرت ۳۹	بهرت ۳۸	بهرت ۳۹	بهرت ۳۸	بهرت ۳۹
۱۲	بهرت ۱۳	بهرت ۱۲	بهرت ۲۵	بهرت ۳۰	بهرت ۳۹	بهرت ۴۰	بهرت ۳۹	بهرت ۴۰	بهرت ۳۹	بهرت ۴۰	بهرت ۳۹	بهرت ۴۰
۱۳	بهرت ۱۴	بهرت ۱۳	بهرت ۲۵	بهرت ۳۱	بهرت ۴۰	بهرت ۴۱	بهرت ۴۰	بهرت ۴۱	بهرت ۴۰	بهرت ۴۱	بهرت ۴۰	بهرت ۴۱
۱۴	بهرت ۱۵	بهرت ۱۴	بهرت ۲۵	بهرت ۳۲	بهرت ۴۱	بهرت ۴۲	بهرت ۴۱	بهرت ۴۲	بهرت ۴۱	بهرت ۴۲	بهرت ۴۱	بهرت ۴۲
۱۵	بهرت ۱۶	بهرت ۱۵	بهرت ۲۵	بهرت ۳۳	بهرت ۴۲	بهرت ۴۳	بهرت ۴۲	بهرت ۴۳	بهرت ۴۲	بهرت ۴۳	بهرت ۴۲	بهرت ۴۳
۱۶	شکل ۱۷	بهرت ۱۶	بهرت ۲۵	بهرت ۳۴	بهرت ۴۳	بهرت ۴۴	بهرت ۴۳	بهرت ۴۴	بهرت ۴۳	بهرت ۴۴	بهرت ۴۳	بهرت ۴۴
۱۷	بهرت ۱۸	بهرت ۱۷	بهرت ۲۵	بهرت ۳۵	بهرت ۴۴	بهرت ۴۵	بهرت ۴۴	بهرت ۴۵	بهرت ۴۴	بهرت ۴۵	بهرت ۴۴	بهرت ۴۵
۱۸	بهرت ۱۹	بهرت ۱۸	بهرت ۲۵	بهرت ۳۶	بهرت ۴۵	بهرت ۴۶	بهرت ۴۵	بهرت ۴۶	بهرت ۴۵	بهرت ۴۶	بهرت ۴۵	بهرت ۴۶
۱۹	بهرت ۲۰	بهرت ۱۹	بهرت ۲۵	بهرت ۳۷	بهرت ۴۶	بهرت ۴۷	بهرت ۴۶	بهرت ۴۷	بهرت ۴۶	بهرت ۴۷	بهرت ۴۶	بهرت ۴۷
۲۰	بهرت ۲۱	بهرت ۲۰	بهرت ۲۵	بهرت ۳۸	بهرت ۴۷	بهرت ۴۸	بهرت ۴۷	بهرت ۴۸	بهرت ۴۷	بهرت ۴۸	بهرت ۴۷	بهرت ۴۸
۲۱	بهرت ۲۲	بهرت ۲۱	بهرت ۲۵	بهرت ۳۹	بهرت ۴۸	بهرت ۴۹	بهرت ۴۸	بهرت ۴۹	بهرت ۴۸	بهرت ۴۹	بهرت ۴۸	بهرت ۴۹
۲۲	بهرت ۲۳	شکل ۲۲	بهرت ۲۵	بهرت ۴۰	بهرت ۴۹	بهرت ۵۰	بهرت ۴۹	بهرت ۵۰	بهرت ۴۹	بهرت ۵۰	بهرت ۴۹	بهرت ۵۰
۲۳	شکل ۲۳	بهرت ۲۳	بهرت ۲۵	بهرت ۴۱	بهرت ۵۰	بهرت ۵۱	بهرت ۵۰	بهرت ۵۱	بهرت ۵۰	بهرت ۵۱	بهرت ۵۰	بهرت ۵۱
۲۴	بهرت ۲۴	بهرت ۲۴	بهرت ۲۵	بهرت ۴۲	بهرت ۵۱	بهرت ۵۲	بهرت ۵۱	بهرت ۵۲	بهرت ۵۱	بهرت ۵۲	بهرت ۵۱	بهرت ۵۲
۲۵	بهرت ۲۵	بهرت ۲۵	بهرت ۲۵	بهرت ۴۳	بهرت ۵۲	بهرت ۵۳	بهرت ۵۲	بهرت ۵۳	بهرت ۵۲	بهرت ۵۳	بهرت ۵۲	بهرت ۵۳
۲۶	بهرت ۲۶	بهرت ۲۶	بهرت ۲۵	بهرت ۴۴	بهرت ۵۳	بهرت ۵۴	بهرت ۵۳	بهرت ۵۴	بهرت ۵۳	بهرت ۵۴	بهرت ۵۳	بهرت ۵۴
۲۷	بهرت ۲۷	بهرت ۲۷	بهرت ۲۵	بهرت ۴۵	بهرت ۵۴	بهرت ۵۵	بهرت ۵۴	بهرت ۵۵	بهرت ۵۴	بهرت ۵۵	بهرت ۵۴	بهرت ۵۵
۲۸	بهرت ۲۸	بهرت ۲۸	بهرت ۲۵	بهرت ۴۶	بهرت ۵۵	بهرت ۵۶	بهرت ۵۵	بهرت ۵۶	بهرت ۵۵	بهرت ۵۶	بهرت ۵۵	بهرت ۵۶
۲۹	بهرت ۲۹	شکل ۲۹	بهرت ۲۵	بهرت ۴۷	بهرت ۵۶	بهرت ۵۷	بهرت ۵۶	بهرت ۵۷	بهرت ۵۶	بهرت ۵۷	بهرت ۵۶	بهرت ۵۷
۳۰		بهرت ۳۰	بهرت ۲۵	بهرت ۴۸	بهرت ۵۷	بهرت ۵۸	بهرت ۵۷	بهرت ۵۸	بهرت ۵۷	بهرت ۵۸	بهرت ۵۷	بهرت ۵۸

۶ ہجری = ۲۸ - ۶۲۷ عیسوی

[illegible]

۷. ہجری = ۲۹ - ۶۴۸ عیسوی

[illegible]

# ۸ ہجری = ۳۰-۲۹ عیسوی

کی ربتی	محرم	سفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
محرم	شعبان	رمضان	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۲	۱	۲	۱
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

۹: بحری = ۳۱-۶۳۰ عیسوی

کلی رتبی	شعبان مهر	مهر رمضان	رتب ۱ شوال	رتب ۲ ذیقعد	جمادی ۲ رجب	جمادی ۱ شعبان	رجب شعبان	شعبان مهر	رمضان شوال	شوال ذیقعد	جمادی ۱ جمادی ۲	ذیقعد
۱	جم ۱۴	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳
۲	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲
۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱
۴	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰
۵	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱
۶	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲
۷	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳
۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴
۹	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵
۱۰	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶
۱۱	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷
۱۲	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸
۱۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹
۱۴	جم ۱	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰
۱۵	جم ۰	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱
۱۶	جم -۱	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲
۱۷	جم -۲	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳
۱۸	جم -۳	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴
۱۹	جم -۴	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵
۲۰	جم -۵	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶
۲۱	جم -۶	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷
۲۲	جم -۷	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸
۲۳	جم -۸	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸	جم -۱۹
۲۴	جم -۹	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸	جم -۱۹	جم -۲۰
۲۵	جم -۱۰	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸	جم -۱۹	جم -۲۰	جم -۲۱
۲۶	جم -۱۱	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸	جم -۱۹	جم -۲۰	جم -۲۱	جم -۲۲
۲۷	جم -۱۲	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸	جم -۱۹	جم -۲۰	جم -۲۱	جم -۲۲	جم -۲۳
۲۸	جم -۱۳	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸	جم -۱۹	جم -۲۰	جم -۲۱	جم -۲۲	جم -۲۳	جم -۲۴
۲۹	جم -۱۴	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸	جم -۱۹	جم -۲۰	جم -۲۱	جم -۲۲	جم -۲۳	جم -۲۴	جم -۲۵
۳۰	جم -۱۵	جم -۱۶	جم -۱۷	جم -۱۸	جم -۱۹	جم -۲۰	جم -۲۱	جم -۲۲	جم -۲۳	جم -۲۴	جم -۲۵	جم -۲۶

۱۰. ہجری = ۳۲ - ۶۳۱ عیسوی

[illegible]

۱۱۔ ہجری = ۳۳-۶۳۲ عیسوی

[illegible]



۱۲ ہجری = ۳۲ - ۶۳۳ عیسوی

هجری	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
کلی	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
کلی	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۲	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۳	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۴	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۵	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۶	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۷	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۸	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۹	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۰	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۱	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۲	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۳	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۴	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۵	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۶	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۷	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۸	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۱۹	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه
۲۰	عمر	مهر	رجب	شوال	رجب ۱	رجب ۲	جمادی	شوال	جمادی	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ایستاده	ذی الحجه

۱۳ هجری = ۳۵-۶۳۲ عیسوی

هجری	رمضان	شوال	ربیع الثانی	ربیع الأول	جمادی الثانی	جمادی الأولی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ربیع الثانی	ربیع الأول	جمادی الثانی	جمادی الأولی
کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی	کی حریفی
۱	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰
۲	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۳	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲
۴	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳
۵	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴
۶	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵
۷	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶
۸	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷
۹	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۱۰	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۱۱	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
۱۲	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۱۳	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۱۴	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳
۱۵	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴
۱۶	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
۱۷	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۱۸	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
۱۹	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۲۰	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹

حصہ سوم

# توضیحات

چند یادگار تاریخوں

کا

تقویمی تطابق

## ایسی تاریخیں جو مکی (قمری شمسی خریفی) تقویم کے مطابق صحیح ہیں۔

**۱۔ ہجرت** | ہجرت کا واقعہ وہ ہے جسکی نسبت سے ہجری تقویم کو افتتاح و تیزہ وصل ہے۔ واقعہ ہجرت نہ صرف یہ کہ اسلامی تاریخ کا عظیم لٹان واقعہ، مسلمانوں کی تاریخ کا اہم موڑ، قافلہ اسلام کی راہ کا سنگ میل ہے، بلکہ تمام واقعات سیرت میں نریں ترین حیثیت رکھتا ہے۔ اس واقعہ کا دن اور تاریخ محفوظ ہے۔

مشہور سیرت نگاران سحاق نے واقعہ ہجرت کے سلسلہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبا (مدینہ) میں آمد پیر ۱۲/ربیع الاول ۱ھ بیان کی ہے۔ یہ تاریخ مجتمع علیہ ہے اور صدر اول کے تمام مورخوں نے اسی کو اختیار کیا ہے بلکہ کئی متشرقیں بھی اس سے متفق ہیں۔ مگر قابل غور بات یہ ہے کہ یہ دن اور تاریخ (پیر ۱۲/ربیع الاول) قمری ہجری تقویم کے یقیناً سے مطابقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ہجری و عام قمری حساب سے مذکورہ تاریخ (۲/ربیع الاول) کو پیر نہیں جمعہ کا دن پڑتا ہے۔ چنانچہ عام قمری حساب سے ۱ھ میں محرم اور صفر کے ۵۹ دن ہوتے ہیں پھر ۲ دن ربیع الاول کے ماکر کل ۶۱ دن ہوئے جنہیں ۷ سے تقسیم کیا تو یک دن باقی بچا۔ قمری تقویم کا سلسلہ قاعدہ ہے کہ چونکہ یکم محرم کو جمعہ تھا اس لئے یہاں سے شمار کی ہوئی کسی بھی تعداد یا م کو ۷ سے تقسیم کرنے پر اگر ایک باقی بچتا ہے تو دن جمعہ ہوگا۔ لہذا ۱۲/ربیع الاول ۱ھ کو جمعہ ثابت ہوتا ہے۔

دن تاریخ کے اس فرق اور تفاوت کی نشاندہی غالباً سب سے پہلے مشہور مورخ البیرونی نے کی اور حسابی قاعدوں سے ثابت کیا کہ تاریخ ہجرت ۱۲/ربیع الاول نہیں بلکہ ۸/ربیع الاول ہے کیونکہ پیر کا دن ۸/ربیع الاول کو پڑتا ہے۔ چنانچہ عہد حاضر کے کئی بڑے مصنفین مارکولیتھ، بیج جی ویلز اور مولانا شبلی وغیرہ نے بھی مان لیا کہ یہ تاریخ ۸/ربیع الاول ہے۔ جس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ عام قمری ہجری حساب سے ۲/ربیع الاول کو پیر کا دن ممکن نہیں البتہ ۸ اور ۱۵/ربیع الاول کو پیر تھا اور ۱۲/ربیع الاول کو جمعہ۔ علامہ محمد ہاشم غصوی نے اپنی کتاب ”نبوت کے ۷۰ سال“ میں (صفحہ ۱۲۲) پر شامی کے حوالہ سے لکھ ہے کہ حضور کرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲/ربیع الاول پیر کے دن قریب پہنچے۔ ہجرت کے سلسلہ میں دوسری تاریخیں بھی اسی کے مطابق دی ہیں۔ (مثلاً غار ثور کا روزانگی جمعہ ۱۲/ربیع الاول غار ثور میں سرورہ قیام ۵۲۲/ربیع الاول قبیل میں آمد پیر ۱۲/ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۲ نومبر ۶۲۲ء وغیرہ)

جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ واقعہ ہجرت میں دنوں و تاریخوں کا یہ فرق دو مختلف تقویموں کے سبب نظر آتا ہے۔ چنانچہ پیر ۱۲/ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۲ نومبر ۶۲۲ء کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا (مدینہ) میں آمد و راصل مکی (قمری شمسی خریفی) تقویم کے مطابق درست در صحیح ہے۔ جبکہ قمری ہجری تقویم کے مطابق قبا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پیر ۸/ربیع الاول اور مدینہ منورہ میں داخلہ اور نذر جمعہ ۱۲/ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۶۲۲ء کا واقعہ تھا جو ہجری تقویم کے مطابق صحیح و درست ہے۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہند کا صفحہ نمبر ۹۳)

**۲۔ صوم عاشورہ** | ہجرت کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ پہنچ کر مسلمانوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔ یہ بالکل واضح ہے کہ یہ واقعہ ۲ھ کا ہے۔ ظاہر ہے ۱ھ کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول ۱ھ میں ہجرت فرمائی تھی (جبکہ ماہِ محرم بقیعہ گذر چکا تھا) اس لئے ہجرت کے بعد پہلا یوم عاشورہ دوسرے سال ہی آیا۔ نیز یہ عاشورہ قمری ہجری تقویم کے مطابق نہیں

بلکہ کئی شمسی خریفی تقویم کے مطابق ۱۰ محرم ۲ھ (مطابق ۱۱ اکتوبر ۶۲۳ء، منگل) کو واقع ہوا۔ قمری ہجری تقویم کے مطابق اس دن ۱۰ ربیع الثانی ۲ھ تھی یعنی اس سال کی محرم مدنی ربیع الثانی کے متوازی چل رہا تھا۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ ۹۴) مولوی اسحاق النبی علوی نے اپنے مقالہ میں صوم عاشورہ در اس سے متعلقہ حدیث و سیر کی روایات کو تقادیم ماقبل عہد رسالت کے قعین میں اصل الاصول قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ”یہی احادیث پوری جاہلی تقویم کے لئے قوس فیصل کا حکم رکھتی ہیں (مقالہ صفحہ ۱۰۴) اس کے بعد حضرت ابن عباسؓ سے مروی دور روایت اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی تیسری یہ روایت نقل کی ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی شورے کی عظمت کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم اس روزہ کے زیادہ ہتھار ہیں اور اس روزہ کا حکم دیا۔ (بحوالہ بخاری صفحہ ۱۰۴) علوی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ ”ان تینوں روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عاشورہ کا روزہ نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عین اس دن رکھا تھا جس روز یہودیوں کے عاشورہ کا دن تھا۔ یہودی یہ روزہ ۶۰ تشری کی ۱۰ تاریخ کو رکھا کرتے تھے جو ان کی تقویم کا پہلا مہینہ شمار ہوتا تھا اور مسلمانوں میں بھی یہ روزہ دس محرم کا مسنون ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس سال پہلی بار مدینہ میں یہ روزہ رکھا گیا تھا کم از کم اس سال عربوں کا ماہ محرم یہودی ”تشری“ کے عین مطابق تھا جو ہمیشہ اعتدال خریفی میں آتا تھا۔ ان روایات سے اکثر مستشرقین یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ یہودی تہذیب میں اختیار کیا تھا (مقالہ علوی صفحہ ۱۰۴ بحوالہ مارکولین) مگر واقعاتی اعتبار سے یہ خیال صحیح نہیں، بلکہ زمانہ جاہلیت میں قریش مکہ بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ”یوم عاشورہ کا روزہ زمانہ جاہلیت میں قریش رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی رکھتے تھے (ایضاً) بہر حال عاشورہ کا روزہ یہود مدینہ کی تہذیب کا نتیجہ نہ تھا۔ (ایضاً صفحہ ۱۰۵) آخر میں بطور نتیجہ وہ لکھتے ہیں کہ ”یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ عربی تقویم کا ماہ محرم جس میں یہ روزہ مسنون ہے، عہد رسالت میں اگر ہمیشہ نہیں تو اکثر و بیشتر یہودیوں کے ماہ تشری سے مطابق رہتا جو بغیر اس صورت کے ممکن نہیں کہ ہم اصول یکسہ کے تحت عربی تقویم کی ابتداء ہمیشہ اعتدال خریفی سے کریں۔“ (ایضاً صفحہ ۱۰۶)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ کئی قمری شمسی خریفی تقویم اور یہودی تقویم کی نوعیت ایک جیسی ہی تھی اور یہ کہ یہودی تقویم کا پہلا مہینہ تشرین ہمیشہ ستمبر، اکتوبر کے متوازی ہوا کرتا تھا جیسا کہ زیر نظر تقویم میں کئی خریفی تقویم کا محرم۔ البیرونی نے اپنی مشہور کتاب الاثار الباقیہ میں خود اقرار کیا ہے کہ عہد رسالت میں کئی قمری شمسی خریفی تقویم (Lunar Solar) مکہ میں موجود اور مستعمل تھی لیکن وہ یہ بات نہیں مانتے کہ ۱ھ یا ۲ھ میں اس تقویم کے ۱۰ محرم (اور اس دن ۱۰ تشرین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا تھا۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کئی خریفی تقویم علامہ کے زمانے میں موجود ہی نہیں تھی اور اس کے مطابق محفوظ کی ہوئی تاریخیں (غالباً غیر شعوری طور پر) قمری ہجری تقویم کے مطابق سمجھی جا رہی تھیں۔ قمری ہجری تقویم کے محرم میں بے شک عاشورہ واقع نہیں ہوا۔ نہ ۱ھ میں نہ ۲ھ میں۔ لیکن اصل کئی خریفی تقویم کے محرم میں ضرور واقع ہوا۔ اس لئے کہ کئی خریفی محرم اور یہودی تقویم کا پہلا مہینہ تشرین تقویم ہمیشہ ہی متوازی ہوا کرتے تھے حواشی اور حوالے اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ البیرونی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درود مدینہ (۸ ربیع الاول) یہودی مہینہ کی دس تاریخ (مطابق ۹ ربیع الاول) سے ایک دن پہلے واقع میں آیا اور عاشورہ کسی طرح محرم میں واقع نہیں ہوا (قمری ہجری تقویم کے مطابق۔ جیسا کہ پر وضاحت آچکی) محرم میں اس کا وقوع نہ تو

ہجرت سے کئی سال پہلے ممکن ہے یا کچھ اور پیش برس کے بعد ہونے والا تھا۔ ۲ اس لیے باطل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے دن اس وجہ سے روزہ رکھا کہ وہ اس سال (قمری ہجری) کے پہلے ماہ کی دس تاریخ تھی ورنہ نوس تاریخیں (یعنی دس تشرین اور دس محرم) ایک دن واقع ہوتی تھیں۔ ۳

میرا علامہ سحاق لنبی علوی صاحب کا موقف یہ ہے کہ کئی قمری شمسی خریفی تقویم کے محرم کی دس تاریخ ورنہ یہودی سال کے پہلے مہینہ تشرین کی دس تاریخ ایک ہی دن تھیں (یا ایک دن کے فرق سے) لیکن علامہ البیرونی صاحب کے سامنے چونکہ یہ کئی خریفی تقویم موجود ہی نہیں تھی وہ تو بہت پہلے منسوخ ہو کر یہودی برسی ہو چکی تھی اس لیے علامہ نے دس تشرین کا مقدہ بدراج اوقات دس محرم سے لے لیا ورنہ جب اس کے ساتھ مطابقت ٹھیک نہ ملے تو اصل واقعہ کو ہی باطل قرار دیا یا تو یہ ہے کہ کئی خریفی تقویم کا دس محرم ورنہ یہودی تقویم کا دس تشرین ایک ہی دن ہوا کرتے تھے کہ دن عشاء کا روزہ رکھا جاتا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مدینہ منورہ پہلے پہنچے یہ دن گزر چکا تھا اگلے سال سے ۲ ہ کی بات ہے کہ حضور نے یہ روزہ خود بھی رکھا اور صحابہ کو بھی حکم دیا۔

۳۔ غزوہ بنیع | بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مہم ۲ شعبان ۲ھ ہجرات کے دن روانہ ہوئی تھی۔ حساب کے مطابق قمری ہجری تقویم میں دس تاریخ کو جمعرات ممکن نہیں بلکہ اتوار آتا ہے لیکن اگر ۲ شعبان ۲ھ کو بجائے قمری ہجری تقویم کے کئی (قمری شمسی خریفی) تقویم پر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۲ شعبان ۲ھ کو جمعرات ہی ہے گویا یہ تاریخ کئی تقویم کے مطابق ہی ریکارڈ کی گئی تھی۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۴)

۴۔ معاہدات | ۲ھ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاز کے ساحلی علاقے کے متعدد قبائل سے سیاسی اور تجارتی اغراض کے تحت کئی معاہدے کئے تھے۔ بنو اسلم اور غفار سے جو معاہدے ہوئے تھے ان کے لیے ایک روایت کے بموجب منگل ۱۲ شعبان ۲ھ کو پیغمبر اسلام تشریف لے گئے تھے۔ اس تاریخ کو مدنی ہجری تقویم کے مطابق منگل نہیں جمعہ آتا ہے۔ لہذا اگر اس تاریخ کو کئی تقویم پر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا

۱۔ ۲ھ میں البیرونی کے حساب سے اتوار ۱۲ ستمبر کو یہودی سال شروع ہوا تھا (۲۹ صفر کو اور میرے حساب سے اس تاریخ سے اگلے ہی دن پیر ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء کو کئی خریفی تقویم کا سال یعنی محرم شروع ہو ہے۔ گویا یہ ایک شہادت ہے کہ کئی خریفی سال اور یہودی سال ایک ساتھ شروع ہوا کرتے تھے۔ اور یہ کہ علامہ (البیرونی) کے اور میرے حساب میں صرف ایک دن کا فرق ہے۔ علامہ نے معلوم کس وجہ سے ۲۹ صفر سے سال شروع کر رہے ہیں میں نے تو چاند کی کیم تاریخ سے شروع کیا ہے (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۹۳)

۲۔ دراصل کئی خریفی تقویم کے حساب سے ۶، ۵، ۴ قبل ہجری میں ہجری محرم اور کئی خریفی محرم اور یہودی تقویم کا پہلا مہینہ تشرین یہ تینوں مہینے ضرور متوڑی تھے اور ہر ۳۲ یا ۳۳ سال بعد ایسا ہوتا تھا (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۸۶، ۸۷، ۸۸)۔

۳۔ البیرونی۔ الآثار الباقیہ لکن اقرون الخالیہ صفحہ ۶۶۲، ۶۶۳ مطبوعہ علی گڑھ۔

کہ واقعی اس تاریخ کو منگل ہی پڑتا ہے واصل روایت میں جو تاریخ وردن بتایا گیا ہے وہ کی تقویم کے مطابق ٹھیک ہے گویا یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق ریکارڈ کی گئی تھی۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۴)

**۵۔ غزوہ بلواط** اس غزوہ پر جانے کی تاریخ ابن حبیب کے یہاں ۱۳ ربیع الآخر ۲۰ھ ہجری ہے اور مراجعت ۲۰ ربیع الآخر ۲۰ھ ہجری ہے۔ کی تقویم کے حسب سے ہجری کا دن ۱۳ ربیع الآخر ۲۰ھ کی (قریٰ شمس خریفی) کو پڑتا ہے گویا ایک دن کافری ہے جو ناقابلِ غلط ہے۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۴)

**۶۔ معرکہ بدر** ابن اسحاق، و قدی و دوسرے صحابہ سیر بھی متفق ہیں کہ یہ معرکہ ۱۷ رمضان ۲۰ھ جمعہ کے دن پیش آیا۔ ”مسند رک حاکم“ میں عامر بن ربیع بدری سے جو روایت منقول ہے اس سے یک ہلکے سے اختلاف کا پتہ چلتا ہے جو قمری مہینوں میں وجہ حیرت نہیں یعنی یہ کہ معرکہ بدر بجائے ۱۷ کے ۱۶ رمضان کا واقعہ ہے تاہم جمعہ کے دن اور ۱۷ یا ۱۶ رمضان پر سب کا اتفاق ہے۔ حتیٰ کہ سب سے قدیم سیرت نگار عروہ بن زبیر نے بھی جمعہ کا دن ۱۶ رمضان بیان کیا ہے مگر جب اس تاریخ کا مقابلاً تقویمی جدولوں سے کیا جاتا ہے تو مدنی تقویم کی رو سے ۱۶ رمضان ۲۰ھ کو بجائے جمعہ کے ہجری اور ۱۷ کو منگل آتا ہے لیکن اگر ۱۶ رمضان ۲۰ھ کو کی تقویم پر رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۶ رمضان کو ہفتہ تھا رویت میں جمعہ آیا ہے۔ ایک دن کافری آسکتا ہے۔ اس طرح یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق صحیح معلوم ہوتی ہے علاوہ ازیں رویت سے اس غزوے کا موسم بھی گرم ثابت ہوتا ہے (۱) اور کی تقویم کے لحاظ سے رمضان ۲۰ھ جون ۶۲۳ء سے مطابق تھا جو گری کا مہینہ ہے جبکہ مدنی ہجری تقویم کے مطابق رمضان ۲۰ھ فروری ۶۲۳ء کے مطابق تھا واللہ اعلم بالصواب۔ (صفحہ ۹۴)

**۷۔ غزوہ بنو قنیقاع** غزوہ بنو قنیقاع معرکہ بدر سے تھوڑے ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے سیرت نگار پورے وثوق سے اس مہم کی تاریخ ہفتہ ۱۳ یا ۱۵ شوال ۲۰ھ بیان کرتے ہیں۔ اب اگر ہم اس تاریخ کو مدنی ہجری تقویم پر دیکھتے ہیں تو اس تاریخ کو ہفتہ نہیں منگل آتا ہے البتہ اگر ہم اس تاریخ کو کی تقویم پر دیکھتے ہیں تو ۱۵ شوال ۲۰ھ کو ہفتہ کا ہی دن آتا ہے جو بہ روایت و قدی صحیح ہے۔ (دیکھو ۹۵)

**۸۔ غزوہ سولق** علامہ مخدوم محمد ہاشم صاحب کی سیرت النبی پر کتاب ”عہد نبوت کے ماہ و سال“ کے صفحہ ۵۹ پر ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی کہ ابوسفیان اپنے ساتھ دوسو سو روہ کو لے کر عراض تک پہنچ چکا ہے یہ جگہ مدینہ سے ۳ میل ہے تو آپ ۵ ذی الحجہ ۲۰ھ کو توار کے دن دوسو سو روہ کے ہمراہ مقابلے کے لئے نکلے۔ ہجری تقویم کے مطابق تو اس تاریخ کو منگل آتا ہے اس لئے یہ تاریخ قمری ہجری تقویم



کے مطابق نہیں البتہ کی خریفی تقویم کے مطابق اس تاریخ کو ضرور اتوار کا دن تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاریخ کی خریفی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھی۔ یوسفیان مقابلے پر نہیں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہرب و کامرن داہیں تشریف لائے۔ (صفحہ ۹۵ تقویم ہذا)

۹۔ غزوہ بنو نضیر | حد کے بعد ۳۰ کامب سے مشہور واقعہ غزوہ بنو نضیر ہے جس کی تاریخ منگل ۲ ربیع الاول متعین ہے مگر تقویمی حساب سے یہ تاریخ وردن آپس میں مطابقت نہیں کرتے ہیں کیونکہ از روئے حساب ۱۲ ربیع الاول ۳۰ مدنی کو دن منگل نہیں جمعرات آتا ہے البتہ اگر اس تاریخ کو کی تقویم میں دیکھیں تو ۱۲ ربیع الاول ۳۰ کو دن منگل ملتا ہے جو روایت کے عین مطابقت ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ تاریخ کی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھی۔ (صفحہ ۹۶)

۱۰۔ قتل کسریٰ پرویز | کسریٰ اپنے بیٹے شروہ کے ہاتھوں منگل ۱۰ جمادی الاول ۶۰ کو نبوا میں قتل ہو۔ اس تاریخ کو پھر کا دن کی تقویم کے مطابق آتا ہے۔ صرف ایک دن کا فرق ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تاریخ کی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی ہوگی۔ اس تاریخ کی مطابقت میں ۳۳ فروری ۶۱۸ء آتی ہے لیکن یورپین مورخین اس واقعہ کی تاریخ ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ فروری بتاتے ہیں۔ ۲۲ سے ۲۹ فروری تک کوئی بھی تاریخ ہوگی خریفی جمادی الاول ۶۰ کی تائید میں ہے۔ (دیکھئے تقویم ہذا صفحہ ۹۹)

صفحہ ۱۱۲ پر حدیبیہ کے ذیقعدہ اور کسریٰ کے جمادی الاول میں بظاہر چھ ماہ کا فرق معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل یہ دونوں واقعات بالکل قریب الحمد ہیں اس طرح کہ کی جمادی الاول ۶۰ سے مدنی ذیقعدہ ۶۰ اکابر ہی مہینہ ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۹)

## ایسی تاریخیں جو ہجری تقویم کے مطابق صحیح ہیں۔

۱۱۔ **سریہ عبداللہ بن ابیہ** | سیرت کی کتابوں میں ایک چھوٹا سا واقعہ سریہ عبداللہ بن ابیہ کہلاتا ہے اس واقعہ کی تاریخ خود عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ سے دو شنبہ کے دن ۵ محرم کو نکلا از روئے حساب بالکل صحیح ہے ۵ محرم ۳۷ھ کو مدنی قمری ہجری تقویم کے مطابق ہر کا ہی دن تھا۔ (تقویم ہذا صفحہ ۹۶)

۱۲۔ **غزوہ خندق** | ابن جیب کا بیان ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ کے لئے جمعرات ۱۰ اشوال کو نکلے تھے ہجری تقویم کے مطابق یکم اشوال ۵ھ کو پور تھا اور اس حساب سے ۱۰ اشوال کو بدھ آتا ہے گویا ایک دن کا فرق ہے جو ناقابل التفات ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۷) اسے غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں اس کے فوراً بعد غزوہ بنی قریظہ ہے۔

۱۳۔ **چاند گرہن ۵ ہجری** | مورخین بیان کرتے ہیں کہ جمادی الاخرہ ۵ھ ہجری میں مدینہ میں ایک چاند گرہن دیکھا گیا تھا از روئے حساب ۹ نومبر ۶۲۶ء کو ایک چاند گرہن ہوا تھا جو مدنی ہجری ۱۳ جمادی الاخرہ سے مطابق ہوتا ہے۔ (صفحہ ۹۷)

۱۴۔ **عمرہ حدیبیہ** | عمرہ حدیبیہ کی تاریخ بھی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ابن سعد نے سرحت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے لئے دو شنبہ کے دن یکم ذی قعدہ ۶ھ کو عازم مکہ ہوئے تھے ہجری تقویم میں ۲۹ کا چاند مانا جائے تو یکم ذی قعدہ کو اتوار کا دن پڑتا ہے گویا روایت میں اور حساب میں ایک دن کا فرق ہے یہ فرق ایسا نہیں جو تاریخ کو غلط قرار دیا جاسکے اور اگر ۳۰ کا چاند مان لیا تو پھر یکم ذی قعدہ کو پیر کا ہی دن آجاتا ہے جو روایت کے بالکل ہی مطابق ہے۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۸) از روئے حساب یعنی رویت ہمارے کے مطابق یکم ذی قعدہ کو دو شنبہ کا ہی دن تھا ۱۴ مارچ ۶۲۸ء۔

۱۵۔ **رحلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** | ۶ ربیع الاول بدھ کے دن یکا یک پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز ہونا شروع ہوئی۔ ۸ ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ نے ایک تحریر لکھنی چاہی لیکن بیماری کی شدت تھی اور یہ کام نہ ہو سکا۔ اس عرصہ میں طبیعت کبھی بگڑتی کبھی سنبھلتی۔ اتوار کے دن مرض پوری شدت پر تھا۔ پیر کے دن صبح کو طبیعت قدرے بہتر ہو گئی۔ آپ نے حجرے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ نماز میں مشغول تھے۔ یہ دیکھ کر حضور فرط مسرت سے ہنس پڑے۔ لوگوں نے سمجھا آپ باہر آنا چاہتے ہیں۔ قریب تھا کہ صغیر درم درم ہو جائیں۔ آپ نے اشارہ سے روکا۔ یہ جمال اقدس کی آخری زیارت تھی جو خدا یاں نبوت نے کی۔ جوں جوں دن چڑھتا گیا حالت بگڑتی گئی۔ بار بار ہوش آتا اور بار بار غشی طاری ہو جاتی آخر کار رفتی اعلیٰ سے لے کر وقت آ گیا اور اب مبارک ہے تو لوگوں نے یہ الفاظ

سنے "نزد" اور "غلام" رویت کے مطابق یہ ۲ قعدہ ۱۱ رجب ۱۱۱۱ ہجری کے دن بعد دوپہر کا ہے۔ یعنی ۸ جون ۱۶۳۲ء صلو علیہ وسلم واسلمیہ اعلیٰ سیرت اور پوری امت کا اس پر اتفاق ہے لیکن تقویمی حساب سے صرف ۱۶ اور ۱۳ رجب ۱۱۱۱ ہجری کو ہجر کا دن آ سکتا ہے اس پر بھی تمام ریاضی دونوں کا اتفاق ہے میرے نزدیک ان دونوں صورتوں میں تحقیق کی دو صورتیں ممکن ہیں۔

ایک یہ کہ مان لیا جائے کہ اس مہینے مدینہ میں اس ہجر کے دن چاند کی ۱۲ تاریخ مانی گئی تھی۔ خراسانے میں بھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ کئی اور پاکستان کی قمری تاریخوں میں اکثر ایک دن کئی دو دن کا فرق ہوتا ہی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ مان لیا جائے کہ ممکن ہے کہ وہاں صورتحال یہ رہی ہو کہ ۱۲ رجب ۱۱۱۱ اور کوئی دن اور اگلے دن ہجر کو مدینہ میں ہو اور اس طرح ۱۲ رجب ۱۱۱۱ ہجری کا دن مشہور ہو گیا ہو۔ بہر حال ۱۲ رجب ۱۱۱۱ اور ہجر کا دن ۸ جون ۱۶۳۲ء پر سب کا اتفاق ہے۔ اگرچہ از روئے تقویمی حساب اور رویت ہمارے کے مطابق اس ہجر کے دن ۱۳ رجب ۱۱۱۱ اور ۸ جون ۱۶۳۲ء تھی۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۱۰۳)

۱۶۔ سورج گرہن ۶ھ | علمائے تاریخ کا بیان ہے کہ صبح حدیبیہ کے سال ایک سورج گرہن بھی ہوا تھا۔ از روئے حسب قمری جبری اسی مہینہ میں تو ۲۹ ذی قعدہ ۶ھ کو بمطابق ۱۰ اپریل ۶۲۸ء صبح ۳ بجکر ۳۴ منٹ پر کہ کے وقت کے مطابق ایک سورج گرہن ہوا ہو گا۔ (صفحہ ۹۸)

۱۷۔ حج زیر امارت حضرت ابو بکر صدیقؓ | حج کے نئے روانگی کی تاریخ ذی قعدہ ۹ھ بیان کی گئی ہے یہ حج غزوہ تبوک کے صرف ایک ماہ پہلے ہوا تھا قمری جبری تقویم کے مطابق سلامی طریقے پر پہلا حج حضرت ابو بکر کی امارت میں ۹ ذی الحجہ ۹ھ مارچ ۶۳۱ء میں ہوا۔ (دیکھئے صفحہ ۱۰۱) یہاں پر یہ بتانا ضروری ہے کہ ۸ھ ۹ھ ۱۰ھ کے دوران قمری جبری تقویم اور کئی قمری شمسی ربیعہ تقویم میں صرف ایک مہینہ کا فرق چل رہا تھا اس طرح کہ جس دن کئی تقویم کا ذی الحجہ ختم ہوتا تھا اس سے اگلے دن جبری تقویم کا ذی الحجہ شروع ہوتا تھا اور یہ کہ مکہ محرم ۱۱ھ سے یہ ایک مہینہ کا فرق بھی ختم ہو کر کئی ربیعہ تقویم مدنی جبری تقویم میں ضم ہو گئی تھی۔ یعنی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہمیشہ کے لئے منسوخ ہو گئی تھی جیسا کہ صفحات ۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔

۱۸۔ حجتہ الوداع | ذی قعدہ ۱۰ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حج کا ارادہ فرمایا جس کو حجتہ الوداع کہا جاتا ہے ابن سعد کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵ ذی قعدہ کو ہفتہ کے دن مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔ (صفحہ ۱۰۲) یہ تاریخ صحیح ہے اس تاریخ کو ہفتہ کا ہی دن تھا از روئے حسب ۱۰ ہجری میں ذی الحجہ کی پہلی اور آٹھ تاریخ کو جمعہ تھا لیکن روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سال حج جمعہ کو ہوا تھا یعنی جمعہ کے دن ۹ تاریخ مانی گئی تھی اس کے یہ معنی ہوئے کہ مکہ معظمہ میں ذی قعدہ ۲۹ دن کا اور مکہ ذی الحجہ جمعات ۷۲ فردری کی قرار دی گئی تھی اور حج اسی حسب سے

ادا کیا گیا تھا یہ ایک دن کا فرق ایسا نہیں جو قمری مہینوں میں کوئی خاص اہمیت رکھتا ہو۔

**۱۹۔ ولادت رسول مقبول** علامہ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر کی عربی تالیف ”الفصول فی سیرۃ الرسول“ کا اردو ترجمہ ”سیرۃ سرور انبیاء“ جو غلام احمد حریری صاحب نے کیا ہے اس کے صفحہ ۷ پر ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت بروز سوموار ۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ بعض علماء کے نزدیک ۸ ربیع الاول یا ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی زیر بن ہکار نے لکھا ہے کہ آپ ماہ رمضان میں پیدا ہوئے مگر یہ شاذ قول ہے جس کو کبھی نے الرضی الاثف میں تحریر کیا ہے۔

یہ تاریخیں اگر ۵۳ قبل ہجری کی ہیں تو ان میں صرف ۲ ربیع الاول ایک ایسی تاریخ ہے جس کو ہیکر کا دن تھا۔ اور اگر یہ تاریخیں ۵۵ قبل ہجری کی مان لی جائیں تو ان میں صرف ۱۰ تاریخ ایک ایسی تاریخ ہے کہ اس کو ہیکر کا دن پڑتا ہے میرے نزدیک یہی تاریخ صحیح ہے۔

علاوہ ازیں مندرجہ بالا اقتباس میں علامہ ابن کثیر نے زیر بن ہکار اور کبھی اور الرضی الاثف کے حوالے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ رمضان بھی بتلایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر علامہ کے سامنے یہ تقویم ہوتی تو آپ رمضان والے قول کو شاذ نہ کہتے اس لئے کہ ۱ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجری جو میرے حساب سے صحیح تاریخ ولادت نبوی ہے اور اس زمانے کی مردہ کی خریفی (قمری شمسی) تقویم کا ۱۰ رمضان ۵۳ ہجری ایک ہی دن واقع ہیں۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہند صفحہ ۲۸)

**۲۰۔ بعثت نبوی** علامہ محمد دہم محمد ہاشم صاحب سندھی سیرت النبی پر اپنی کتاب ”عہد نبوی کے ماہ و سال“ صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں ”اس سال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا اکتالیسواں سال تھا آپ نبوت و رسالت سے سرفراز ہوئے سیرت شامیہ کے مصنف لکھتے ہیں مشہور قول کے مطابق عمر مبارک کے ٹھیک چالیس برس پورے ہوئے تو آپ کو منصب رسالت پر فائز کیا گیا اس مشہور قول پر علماء کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے اگرچہ بعض نے ایک دن بعض نے دس دن اور بعض نے دو ماہ بعد کا قول بھی نقل کیا ہے زرقانی شرح مواجب میں فرماتے ہیں پہلا قول ہی درست اور صحیح ہے اور یہ حضرت عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے صحیحین میں مروی ہے۔ بعثت نبوی ماہ ربیع الاول میں ہوئی یا رمضان المبارک میں علماء کے دو قول ہیں۔ ”صحیح اور مشہور قول ازل ہے۔“

ہجرت سے قبل کے واقعات کی متعین طور پر تاریخیں نہیں ملتی ہیں۔ علامہ کے بیان سے بس اتنا پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بعثت سے ایک دن قبل پورے چالیس سال ہو چکی تھی۔

(۱) اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت باسعادت ۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجری ہے جیسا کہ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے تو سادہ قمری ہجری کے مطابق ۸ ربیع الاول ہفتہ ۱۵ قبل ہجری کو چالیس سال ہوئے تھے ۲ مارچ ۶۰۸ء۔ (دیکھئے صفحہ نمبر ۷۸)

(۲) کئی خریفی (قمری شمسی) تقویم کے حساب سے ۱۰ رمضان ۵۳ قبل ہجری منگل کو پورے چالیس ہوتے ہیں۔ (۲۰ مئی ۶۰۹ء) اور انکا



۲۴۔ غزوہ ذوالمر یا غزوہ بنو غطفان | ابن اسحاق کے بیان کے مطابق یہ واقعہ اواخر ذی الحجہ ۲؎ کا ہے جبکہ واقدی کے نزدیک یہ ربیع الاول ۳؎ کا واقعہ ہے۔ تقویم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ یہ دونوں مہینے متبادل ہیں۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۵) ربیع الاول ہجری رنی ہے جبکہ ذی الحجہ کی تقویم کے مطابق ہے یہ دونوں مہینے بدھ ۲۲؎ مارچ ۶۲۳ء سے شروع ہوئے تھے۔ (نقل سیرت مولفہ ناراحہ صفحہ ۴۲۶ کے مطابق) اس موقع پر دشمن سے مدد بھیج نہیں ہوئی ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس دن باہر رہ کر، بھرات ۲۳؎ ربیع الاول ۳؎ کے مطابق ۱۳؎ اکتوبر ۶۲۳ء کو مدینہ واپس تشریف لائے۔

۲۵۔ سریہ زید بن حارثہ | اس مہم کے متعلق ابن اسحاق کی تشریح یہ ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر سے چھ ماہ بعد کا ہے یعنی ربیع الاول ۳؎ کا بخلاف اس کے واقدی ابن سعد نے اس کو جمادی الاخر کا واقعہ قرار دیا ہے (تقویم صفحہ ۹۵ پر نظر ڈالنے) ربیع الاول ۳؎ کی خرابی ہے اور جمادی الاخر ۳؎ مدنی ہے اور یہ دونوں مہینے متبادل ہیں ۱۸؎ نومبر ۶۲۳ء سے شروع ہوئے روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ موسم سرما کا ہے چنانچہ مذکورہ مہینے نومبر دسمبر کے مطابق ہیں۔

۲۶۔ معرکہ احد | اس واقعہ کی تاریخ ۱۱؎ اشوال ۳؎ بیان کی گئی ہے اور ہفتہ کے دن پر سب کا اتفاق ہے اگر ہم اس ۱۱؎ اشوال کو مدنی ہجری تقویم میں دیکھیں تو بجائے ہفتہ کے بدھ کا دن ملتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ تاریخ مدنی ہجری تقویم کے مطابق نہیں ہے البتہ اگر ہم اس تاریخ کو کی تقویم (صفحہ ۹۶) میں دیکھیں تو اشوال ۳؎ کو اتوار کا دن ملتا ہے جبکہ روایت میں ہفتہ کا دن ہے۔ یہ ایک دن کا فرق ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ تاریخ کی خرابی تقویم کے مطابق ریکارڈ کی گئی ہے۔

واقدی کے بموجب یہ واقعہ محرم ۳؎ کا ہے اسکو ہجری مدنی تقویم کے مطابق کھٹے اور اشوال ۳؎ کو کی تقویم کے مطابق اور اشوال کو اتوار ۲۳؎ جون ہے۔ یہ دونوں مہینے ۱۳؎ جون ۶۲۵ء کو شروع ہوئے تھے (دیکھئے صفحہ ۹۶)

۲۷۔ غزوہ حمراء الاسد | معرکہ احد اور غزوہ حمراء الاسد اشوال ۳؎ کے واقعات ہیں واقدی کی روایت میں محرم ہے حالانکہ بلا استثناء تمام علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ دونوں غزوے معرکہ احد اور غزوہ حمراء الاسد اشوال ۳؎ کے واقعات ہیں ایک دن کے آگے پیچھے سے تقویمی حدود پر نظر ڈالنے کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں مہینے محرم اور اشوال متوازی تھے اشوال کی تقویم کے مطابق ۳؎ میں اور محرم مدنی ہجری تقویم کے مطابق ۳؎ میں تھے یہ دونوں مہینے ۱۳؎ جون ۶۲۵ء کو شروع ہوئے تھے۔ (صفحہ ۹۶)

۲۸۔ غزوہ بدر الموعود یا غزوہ بدر ثالث | ۳؎ کی ایک دوسری مہم غزوہ بدر الموعود کے نام سے مشہور ہے جس کی تاریخ بھرات

یکم شعبان یوں کی گئی ہے لیکن از روئے حساب اگر یہ یکم شعبان ہجری مدنی ہے تو جمعرات کا دن مطابقت نہیں کرتا البتہ اگر کی خریفی تقویم پر دیکھا جائے تو یکم شعبان کو جمعہ ہے یعنی ایک دن کا فرق ہے جو تازہ ہے۔ اس سے یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واقعہ یہ کہ ابن سعد کا بیان ہے کہ یہ واقعہ یکم ذی قعدہ کا ہے دراصل یہ دونوں مہینے ہجری اور کی خریفی تقویم کے ہیں اور قبول اور ہم زمانہ ہیں (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۶) ذی قعدہ ۳۰ مدنی ہجری ہے اور شعبان ۳۰ خریفی کی ہے یہ دونوں مہینے ۱۷ اپریل ۶۲۶ء کو شروع ہوئے۔ نقش سیرت کے مطابق اس غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ۱۴ دن مدینہ سے باہر رہے در ۱۲ یا ۱۳ ذی قعدہ ۳۰ کو مدینہ واپس تشریف لائے۔ (دیکھئے صفحہ ۴۴۳)

**۲۹۔ غزوہ ذات الرقع** ابن حبیب نے اس غزوے کی تاریخ تفصیل سے بتائی ہے۔ پیر کا دن ۱۰ جمادی الاول ۵۰ ہجری۔ بخلاف سبکے واقعہ اور ابن سعد نے اس کو ۱۰ محرم ۵۰ ہ کا واقعہ قرار دیا ہے اس تقویم کا صفحہ ۹۶ دیکھیے کی محرم کا متوازی مدنی ہجری مہینہ جمادی الاول ۵۰ لے گا یہ دونوں مہینے ۲۸ ستمبر تا ۱۲ اکتوبر ۶۲۶ء سے شروع ہوئے ہیں۔ (پیر کے بجائے منگل کا دن یعنی ایک دن کا فرق ناقابل التفات ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ دن بعد ۲۵ محرم ۵۰ کو مدینہ مراجعت فرمائی (نقش سیرت صفحہ ۴۴۳)

**۳۰۔ غزوہ خیبر** امام مالک ابن حزم ابن اسحاق امام بخاری اور ان کے بعد کے جملہ مصنفین کے نزدیک غزوہ خیبر کا زمانہ آخر ۵۰ یا اوائل ۵۱ ہے بالفائدہ انگریزی الحجۃ ۶ یا محرم ۵۱ میں یہ مہم شروع ہوئی تھی بخلاف اس کے واقعہ اور ابن سعد نے یہ صریح کر دیا ہے کہ یہ واقعہ جمادی الاول ۵۱ کا ہے گویا ۵۰ کے تقریباً وسط کا جس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس غزوے کے متعلق بھی دو ہجری دستاویزیں موجود نہیں جن میں سے ایک امام مالک اور ابن اسحاق کا ماخذ تھی اور دوسری واقعہ کی تقویم پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۵۰ کا کی ذی الحجہ اور ۵۱ کا مدنی جمادی الاول دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور دونوں کی ابتداء ۹ ستمبر ۶۲۸ء کو ہوئی تھی اس بناء پر دونوں آئندہ سیرت کی دستاویزیں ایک ہی زمانے کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۹)

**۳۱۔ آنحضرت کے صاحبزادہ ابراہیم کی تاریخ رحلت** بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی رحلت کا واقعہ ربیع الاول یا ربیع الآخر ۵۱ء کا ہے روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش ذی الحجہ ۵۰ میں کسی تاریخ کو ہوئی تھی صحاح کی ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۸ مہینے زندہ رہے تھے یہ روایت بھی متنی ہے کہ جس روز ان کا انتقال ہوا سی روز سورج کو گرہن لگا تھا اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ سورج گرہن ۲۷ جنوری ۶۳۲ء کو ۱۱ بجے ۴۳ منٹ پر ہوا تھا (پاکستانی وقت)

علامہ صفی الرحمن مبارک پوری نے سیرت پر اپنی کتاب اربعہ الختم صفحہ ۵۱۰ پر صاحبزادہ کی وفات کی تاریخ ۲۸ یا ۲۹ شوال مطابق ۲۷ جنوری ۶۳۲ء بتائی ہے اس تاریخ کے متعلق اتحاد عرض کرتا ہے کہ ہماری اس تقویم کے مطابق مدنی ہجری ۲۸ شوال ۵۱، ۲۷ جنوری ۶۳۲ء سے کی

خریفی جبکہ شوال ۱۱ خری ۲۸ سے مطابقت رکھتی ہے۔ گویا دونوں تقویموں سے دونوں مہینے متوازی تھے جو ۳ دسمبر منگل کو شروع ہوئے تھے۔ (ماخذ ۱۰۲)

**۲۳۔ قتل ابو عصفک یہودی** | ایک شام رسول یہودی کو جس کا نام ابو عصفک تھا کسی مسلمان نے شوال ۲ میں قتل کر دیا اس واقعہ کی تفصیلات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ شدید موسم گرما کا تھا اور مکی خریفی تقویم کی رو سے شوال ۲ جون جولائی ۶۲۴ء سے مطابق ہوتا ہے اس لئے یہ تاریخ مکی خریفی تقویم کی معلوم ہوتی ہے۔ (ماخذ ہجری ۹۵) اس کی مطابقت ہجری مدنی تقویم کے محرم ۳ سے ہوتی ہے۔

**۳۳۔ غزوہ تبوک** | اس غزوے کی تاریخ روانگی متفقہ طور پر رجب ۹ اور واپسی رمضان یا شوال ۹ بیان کی جاتی ہے۔ اس غزوے کا موسم گرم تھا صبح اسیر صفحہ ۳۶ پر ہے کہ گرمی اور دھوپ کی ایسی شدت تھی کہ کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا تھا ۹ میں موسم گرما میں آنے والا رجب مکی خریفی ہی ہو سکتا ہے جو اپریل مئی سے مطابق ہوتا ہے۔ اور رمضان شوال کی واپسی (مکی خریفی تقویم کے لحاظ سے مئی جون) سے مطابقت رکھتی ہے۔

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کو اس غزوے پر چلنے کی ترغیب دی تو منافقین نے بہکانا شروع کیا اور کہا کہ اس شدید گرمی میں نہ نکلو (لا تصغروا لہی الحر) اس کا جواب یہ دیا گیا کہ جہنم کی آگ تو سب سے بڑھ کر گرم ہے۔ (قل نار جہنم اشد حرا) مگر جب ان موسیٰ صراحتوں کا ہجری تقویم سے تطابق کیجئے تو رجب ۹ ہجری اکتوبر نومبر ۶۳۰ء سے مطابق ہوتا ہے اور رمضان شوال کے مہینے جن میں مسلمان فوج واپس آئی تھی دسمبر جنوری اور فروری سے مطابقت کرتے ہیں۔ بن حبیب نے اس غزوے کی تاریخ روانگی دو شنبہ یکم رجب بیان کی ہے تقویمی حساب سے یکم رجب کو منگل آتا ہے۔ ان حالات میں اس تاریخ کو قمری ہجری ثابت کرنے میں موسیٰ مطابقت سے تائید نہیں ہوتی چنانچہ اس غزوہ کی مکی خریفی تقویم سے مناسبت نمایاں ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۱۰)

**بازگشت** | گذشتہ صفحات میں بطور مثال تقریباً ۱۳۳ ایسے واقعات کا تقویمی جائزہ لیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک کی مطابقت رائج الوقت تقویم میں تلاش کر کے دکھائی گئی ہے۔

(۱) ان میں سے متعدد واقعات کی تاریخیں دریافت شدہ مکی خریفی تقویم کے مطابق محفوظ کی ہوئی معلوم ہوتی ہیں مثلاً اگر کسی روایت میں کسی واقعہ کی تاریخ مثلاً ۱۲ ربیع الاول ہے اور اس تاریخ کو روایات میں پیر کا دن بتایا گیا ہے اور ہم اس تاریخ کو قمری ہجری تقویم میں دیکھتے ہیں اور اس میں ۱۲ ربیع الاول کو پیر کا دن نہیں ملتا بلکہ جمعہ یا کوئی اور دن ملتا ہے لیکن جب اس تاریخ کو اپنی مجوزہ مکی خریفی تقویم میں دیکھتے ہیں تو ۲ ربیع الاول کو ٹھیک پیر کا دن ہی ملتا ہے جو روایت کے عین مطابق ہے اس کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ اور ایسی دوسری بہت سی تاریخیں عہد



نبوی میں کسی ایسی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھیں جیسی اس کتاب میں کی قمری شمسی خریفی تقویم کے نام سے وضع کی گئی ہے۔

(۲) اسی طرح مذکورہ بالا میں سے متعدد واقعات کی تاریخیں موجود قمری ہجری تقویم کے مطابق محفوظ کی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اس لئے کہ ان تاریخوں کا ان روایات میں جو دن بتایا گیا ہے وہ ہجری تقویم کے مطابق صحیح ملتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عہد رسالت میں موجود ہجری تقویم بھی زیر استعمال تھی۔

(۳) کچھ واقعات، ایسے ہیں جن کی تاریخیں متوازی ہیں یعنی کسی واقعے کی تاریخ ایک راوی نے کی خریفی تقویم کے مطابق بیان کی جبکہ اسی واقعہ کی تاریخ کسی دوسرے راوی نے قمری ہجری تقویم کے مطابق بیان کی اگر ن دونوں تاریخوں کو جو بظاہر مختلف ہیں عیسوی حساب میں تبدیل کر کے اس تقویم کی حدودوں پر دیکھتے ہیں تو بالکل ایک ہی زمانہ متعین ہوتا ہے۔

(۴) مزید چند واقعات کی تاریخیں ایسی ہیں کہ ان واقعات کا روایت میں جو موسم بتایا گیا ہے وہ واقعہ کی تقویم کے مطابق تو ضرور اسی موسم میں ہوا ہوگا لیکن قمری ہجری تقویم کی مطابقت اس موسم سے نہیں ہو سکتی یا اس کے برعکس صورت حال بھی ممکن ہے۔

ان تمام مذکورہ واقعات میں سے اکثر و بیشتر واقعات اس بات کو تقویت پہنچاتے ہیں کہ عہد نبوی میں ایک ایسی تقویم موجود مستعمل تھی جیسی کہ کتاب حدیث میں کی خریفی (قمری شمسی) کے نام سے وضع کی گئی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے متعلق بالکل صحیح طور پر یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ اس میں کسی کامیہ کب کب لگایا گیا تھا۔

# (قمری شمسی) کی خریفی اور مکی ربیعی تقاویم کا فرق

بحرہ حیات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات

کی قمری شمسی خریفی تقویم ۵ سال ۱۲ ستمبر سے متصل نئے چاند سے اور مکی ربیعی تقویم کا سال ۲۱ رجب سے متصل نئے چاند سے شروع ہوتا تھا ہر تیسرے بھی دوسرے سال ایک ماہ اضافہ کرے قمری سالوں کو شمسی سالوں کے برابر کر دیتے تھے میرے معاصر مولوی اسحاق الہی علوی ربیعی تقویم کے قائل نہ تھے۔ در اس معاملہ میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی رائے سے بھی اختلاف کرتے رہے۔ عرض یہ ہے کہ مکی ربیعی تقویم کا نظریہ میں نے محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے ایک نگرانی مقالے سے اخذ کیا ہے تقاویم ہند میں نے خود ترتیب دی ہیں۔ یہاں اس موقع پر علوی صاحب سے یہ بیان کا تجزیہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جس کے مطابق علوی صاحب لکھتے ہیں کہ

”مگر یہ نہیں صحیح ہے کہ تقویم ہمیشہ عتداں خریفی سے شروع ہوتی تھی، اور اگر یہ روایتیں غلط نہیں کہ عہد رسات میں صوم، عاشورہ ہمیشہ محرم میں رکھا جاتا تھا جو یہودیوں کے یوم عاشورہ سے صرف ایک دن کے یا پیچھے ہوتا تھا تو یہ امر بالکل ناممکن ہے کہ سال ۱ھ میں مکہ و مدینہ کی تقویموں کے ایام دشوہ مشترک ہو گئے تھے۔“ علوی صاحب کا یہ قول بلاشبہ اس صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ ہجری تقویم کے مقابلہ پر مکی خریفی (قمری شمسی) تقویم کو رکھ جائے ”قمری ہجری تقویم کے مقابلے پر اس دوسری تقویم کو رکھ جائے جس کو خدا کس نے مکی ربیعی (قمری شمسی) تقویم کے نام سے متعارف کرایا ہے اور جو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے نظریہ تقویم سے مختلف ہے۔ تو معلوم یہ ہوگا کہ مکی ربیعی تقویم کے یہ دشوہ میرے حساب کے مطابق محرم ۱ھ میں ضرور مدنی قمری ہجری تقویم کے متوازی اور مشترک ہو گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کے صفحات ۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵)۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ زمانہ قدیم میں بعض قوموں نے تقویمی سال کا آغاز نقطہ عتداں خریفی یعنی ۲۲ ستمبر سے متصل نئے چاند سے ہوتا تھا اور بعض کا نقطہ عتداں ربیعی ۲۱ رجب سے متصل نئے چاند سے ہوتا تھا اس کتاب میں یہ دونوں تقاویم اس خاکسار نے پورے عرصہ حیات نبوی پر محیط ہجری تقویم اور عیسوی کیلنڈر کے ساتھ ساتھ دکھائی ہیں۔ (صفحہ ۳۶ تا ۱۰۵) جس تقویم کے سال کا آغاز عتداں خریفی سے ہوتا تھا اس کی قمری شمسی خریفی تقویم کی اہمیت خصوصیت و افادیت یہ ہے کہ عہد نبوی کی بہت سی تاریخیں جو روایات میں بیان ہوئی ہیں اس تقویم کی ترتیب پر صحیح بنتی ہیں جیسے کہ گذشتہ صفحات میں مثالوں سے واضح ہوا۔ اس نے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اسی قسم کی یا اس سے ملتی جلتی تقویم (کی خریفی قمری شمسی تقویم) اس وقت مکہ معظمہ و مدینہ میں شروع و متداول رہی ہوگی۔

یعنی دوسری صورت یعنی عتداں ربیعی سے شروع ہونے والی تقویم تو ظاہر ہے کہ چونکہ ان دونوں تقویموں کے آغاز میں چھ ماہ کا فاصلہ ہے اس لئے جو تاریخیں رجب یا مکی خریفی تقویم پر صحیح ثابت ہو چکی ہیں وہ ربیعی ترتیب پر ظاہر ہے غلط نظر آئیں گی۔ اس لئے یہ کہنا تو صحیح نہ ہوگا کہ اس طرز کی کوئی مکی ربیعی (قمری شمسی) تقویم مکہ میں یا مدینہ میں عام طور پر رائج اور مستعمل تھی لیکن پھر بھی ہمیں اس ترتیب میں یعنی مکی ربیعی (قمری شمسی) تقویم کے حوالہ سے کئی باتیں قابل غور و اہم و معنی خیز نظر آتی ہیں چنانچہ

اول یہ کہ سادہ قمری ہجری تقویم کے مطابق ۱۱۰ھ کا محرم اور مذکورہ کی ریختی تقویم کی ترتیب کے مطابق ۱۱۰ھ کا محرم یہ دونوں اپنے وقت میں متوازی اور ہم زمانہ ہو گئے تھے بہ الفاظ دیگر مذکورہ بالا دونوں تقویمیں اپنا ۳۳ سالہ دور پورا کرتے ہوئے (۳ سال کے لئے) ۲۹ مارچ ۶۳۲ء کو ایک ہو گئی تھیں۔ (ملاحظہ کریں اس تقویم کا صفحہ ۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵) اور ایک دوسرے سے متوازی چل رہی تھیں۔ اور غالباً اسی صورت حال کو دیکھتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا ان الرمان لد استدار کھتہ یوم خلق اللہ السموات والارض ہ زمانہ گھوم کر اسی روز جیسی حالت پر آ گیا ہے جس روز اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔

دوسرے یہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا اگر یہ مطلب اخذ کیا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا کہ حضور کو ان دونوں تقویموں کا زمانی وجود انکی ترتیب اور ایک خاص مدت کے بعد ایک خاص مدت کے لئے ان کے ہم نام مہینوں کا مشترک و متوازی ہو جانا معلوم تھا اور اس طرح گویا اس تقویم کے امکانی وجود کو بصیرت بھری کی تائید حاصل ہو رہی تھی۔

تیسری اہم اور قابل غور بات یہ ہے کہ اگر ہم کی ریختی (قمری شمسی) تقویم کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت باسعادت معلوم کرنا چاہیں تو حضور کی تاریخ وفات (۸ جون ۶۳۲ء ۲ ربیع الاول ۱۱۰ھ) سے بقدر عمر حیات نبوی یعنی کی ریختی (قمری شمسی) تقویم کے ۶۳ سال اور ۴ دن اس مدت کے (۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں) ماضی کی طرف پیچھے لوٹ جاویں تو کی ریختی (قمری شمسی) کے ۵۳ ویں سال میں۔ قمری قبل ہجری کے ۵۵ ویں سال میں۔ سن عیسوی کے ۵۶۹ء میں ولادت کی ٹھیک وہی تاریخ ملتی ہے جو احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے یعنی مہینہ ربیع الاول تاریخ ۱۰ ہجری ۵۵ قبل ہجری (دوشنبہ) بمطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء۔ (ملاحظہ ہو تقویم کا ہذا صفحہ ۳۸)

علامہ محمود پاشا مصری نے جو ۹ تاریخ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجری مطابق ۱۲۰ اپریل ۵۵ء بتائی ہے اس پر ایک اعتراض تو یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ۹ تاریخ حدیث میں وارد شدہ نہیں ہے جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے۔ اس ۹ تاریخ کو علامہ موصوف نے غالباً اس لئے اختیار کیا ہے کہ احادیث مبارکہ میں وارد شدہ مختلف تاریخوں میں سے کسی تاریخ سے نزدیک تر ایک ایسی تاریخ ہے جس پر روایت ہلال کے مطابق ہر کادن پڑتا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حیات طیبہ قمری ۶۳ سال اور چھ دن جو ۱۲۰ اپریل ۵۵ء سے ۸ جون ۶۳۲ء تک ہے یہ تو خالص قمری ہجری کے مطابق ہے اور اس زمانے میں ظاہر ہے قمری قبل ہجری تقویم کا رواج نہ تھا اس لئے ہم کو اس مقصد کیلئے اس کی تقویم کی رعایت رکھنا چاہئے جو اس زمانے میں ممکنہ طور پر وہاں مروج و مستعمل تھی چنانچہ اگر کی ریختی (قمری شمسی) تقویم کے مطابق جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ۶۳ سال اور ۴ دن جس کے کسی واسطے حساب سے ۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں تاریخ وفات سے ماضی کی طرف پیچھے ہٹ جاویں تو احادیث میں وارد شدہ تاریخوں میں سے ایک تاریخ یعنی ۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجری پر پہنچ جاتے ہیں اس تاریخ کے تمام اشارات تاریخ دن مہینہ بدرجہ اولیٰ احادیث کے قریب ترین ہیں نیز اس پر وہ دو اعتراضات جو اوپر بیان ہوئے وہ بھی اس تاریخ پر وارد نہیں ہوتے۔

احادیث مبارکہ اور سیرت مبارکہ کی کتابوں میں تاریخ ولادت کی جو اطلاع ملتی ہے وہ عام الفیل کے حوالہ سے ہے اور یہ بات ملے نہیں ہے کہ اگرچہ کا کعبہ اللہ پر حملہ ۵۶۹ عیسوی کا واقعہ ہے یا ۵۷۰ عیسوی کا یا ۵۷۱ عیسوی کا تاریخ کی کتابوں میں یہ تینوں سن ملتی ہیں۔ اسی طرح

احادیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ۶۳ سال بھی بتلائی گئی ہی اور ۶۵ سال بھی (مسلم جلد ۶ صفحہ ۵۱)

از روئے حساب حیات مبارکہ ۶۳ قمری سال کا مطلب یہ ہوا کہ حضور کا سال ولادت ۵۵ء ہے اور حیات مبارکہ ۶۵ سال کا مطلب یہ ہوا کہ حضور کا سال ولادت ۵۶۹ء ہے۔ اس صورت میں جبکہ سال پیدائش ۵۵ء ہوتا تو تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول ۵۳ء قبل ہجری مطابق ۲۰ اپریل ۵۵۷ء ہوتا اور اس صورت میں جبکہ حضور کا سال ولادت ۵۶۹ء ہوتا تو تاریخ ولادت ۱۰ ربیع الاول ۵۵ء قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء اور میرے نزدیک یہی تاریخ صحیح ہے۔

پہلے عرض کیا گیا کہ احادیث مبارکہ میں حضور کی عمر مبارکہ ۶۳ سال بھی بیان ہوئی ہے اور ۶۵ سال بھی یہ دونوں مدتیں مختلف اور متضاد نہیں ہیں بلکہ ۶۳ سال کی قمری شمسی حساب سے ہے اور ۶۵ سال قمری قبل ہجری حساب سے ہے۔ ۶۳ سال اور چار دن کی ریختی (قمری شمسی) کے حساب سے بھی ۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں اور ۶۵ سال اور چار دن قمری قبل ہجری کے حساب سے بھی ۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں اگر تاریخ وفات ۸ جون ۶۳۲ء سے اتنے دن چھپے ہٹ جاویں تو دونوں حسابوں سے ایک ہی دن اور ایک ہی تاریخ متعین ہوتی ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول ۵۵ء قبل ہجری بمطابق ۱۰ ربیع الاول ۵۳ء کی ریختی (قمری شمسی)۔ مطابق ۱۰ رمضان ۵۳ء کی خریفی (قمری شمسی)۔ ایک حدیث میں حضور کی ولادت ماہ رمضان میں بتائی گئی ہے جو ہماری تقویم سے مطابقت رکھتی ہے۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)۔ علماء کا ضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی گراں مایہ کتاب ”رحمۃ اللعالمین“ جلد اول صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے۔

”تاریخ ولادت میں مورخین نے اختلاف کیا ہے طبری و ابن خلدون نے ۱۰ ربیع الاول لکھی ہے مگر نسب کا اتفاق ہے کہ دو شعبہ کا دن ۹ ربیع الاول کے سوائے کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں کرتا اس لئے ۹ ربیع الاول ہی صحیح ہے۔ تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے بھی ۹ تاریخ کو ہی صحیح قرار دیا ہے۔“

اس سلسلہ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب ”سیرت سرور عالم“ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اگرچہ اس سے بھی سال کی تعیین نہیں ہوتی تاہم فائدے سے خالی نہیں نکلتے ہیں:-

”محمد ثین اور مورخین کا اس بات پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اصحاب قبل کا واقعہ (یعنی مکہ پر بارہ کا حملہ) محرم میں پیش آیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی ولادت ہجر کے روز ہوئی تھی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی (صحیح مسلم بروایت قتادہ) ربیع الاول کی تاریخ کوئی تھی؟ اس میں اختلاف ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس اور

۱۔ تاریخ ۱۰ ربیع الاول اگر ۵۵ قبل ہجری کی ہے تو اس تاریخ کو ۵۵ء قبل ہجری کی ہے تو اس کو ضرور ۵۵ء قبل ہجری کا دن ہے۔ میرے حساب سے یہی تاریخ صحیح ہے۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)

حضرت جابر بن عبد اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے ۱۔ اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔ واقعہ نقل اور حضور کی پیدائش میں فصل کتنا تھا اس میں بھی اختلاف ہے مگر مشہور ترین قول یہ ہے کہ آپ اس واقعہ کے ۵۰ دن بعد پیدا ہوئے تھے اور قمری مہینوں اور سالوں کے درمیان مطابقت ایک چھیدہ مسئلہ ہے اس لیے قطعی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ پیدائش کا قمری سال اور مہینہ کونسا تھا عموماً آپ کا سال پیدائش ۵۷۰ء یا ۵۷۱ء بیان کیا جاتا ہے کیلی نے ”روض الانف“ میں ۲۰ اپریل (نہسان) تاریخ بتائی ہے مگر سال کا ذکر نہیں کیا کوساں دی پرسوال (CAUSSAN DE PERCEVAL) تاریخ عرب میں ۲۰ اگست ۵۷۰ء تاریخ پیدائش متعین کرتا ہے HITTی کہتا ہے کہ آپ ۵۷۰ء یا اس کے لگ بھگ زمانے میں پیدا ہوئے بعض مستشرقین دو سال پیچھے جا کر ۵۶۹ء ۲۔ آپ کا سال پیدائش بیان کرتے ہیں ولادت مبارکہ کا وقت معتبر روایات میں صحیح سادق بیان کیا گیا ہے“

علامہ سید عبدالقدوس ہاشمی صاحب مرحوم نے اپنی کتاب تقویم تاریخی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۹ دسمبر ۵۶۹ء بتائی ہے موصوف نے یہ تاریخ غالباً مکی خریفی تقویم کے مطابق نکالی ہے۔ مولوی اسحاق الہی علوی صاحب کے نظریہ کے مطابق بھی یہی تاریخ آتی ہے موجودہ زمانے میں مکی اہل علم حضور کا سال پیدائش ۵۶۹ء بتلاتے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب مقیم پیرس۔ ڈاکٹر ثار احمد صاحب شعبہ اسلامی تاریخ جامہ کراچی۔ پروفیسر سعود احمد صاحب مقیم حال سکھر۔ علامہ نیاز فتح پوری صاحب ماہوار رسالہ نگار خدا نمبر وغیرہ۔ ایک فراخ دل مستشرق ڈرپر نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا سال ۵۶۹ء بتایا ہے۔ ڈاکٹر ثار احمد صاحب نے اپنی کتاب ”مستشرقین اور مطالعہ سیرت“ میں اس کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”۵۶۹ء میں مکہ میں وہ آ دی پیدا ہوا (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے انسانیت پر تمام انسانوں میں سب سے زیادہ اثر ڈالا“ راقم الحروف کی مرتبہ تقویم صفحہ ۳۸ کے مطابق تاریخ ولادت ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ قمری قس ہجری۔ ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ء مکی ریجی (قمری شمسی) ۱۰ رمضان ۵۷۰ء مکی خریفی (قمری شمسی) ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہجری۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)

ایک سندھی عالم علامہ مخدوم محمد ہاشم صاحب ٹھٹھوی کی عربی کتاب ”بذل القوۃ فی حوادث سنین الدعوة“ مترجمہ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی ”مہد نبوت کے ماہ و سال“ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بوقت وصال تریسٹھ ۶۳ سال تھی اور ایک روایت کے مطابق چالیسٹھ ۶۵ سال۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ صاحب اگرچہ ترجیح تو ۶۳ سال والی روایت کو ہی دیتے ہیں لیکن ۶۵ سال والی روایت کو بھی

۱۔ از دئے حساب ۱۲ ربیع الاول کو ہر کا دن ممکن نہیں۔ جو ضروری ہے۔

۲۔ بعض مستشرقین جو دو سال پیچھے جا کر ۵۶۹ء آپ کا سال پیدائش بیان کرتے ہیں وہ گویا اس حدیث کی تفسیق کرتے ہیں جس میں حضور کی حیات مبارک ۶۵ سال بتائی گئی ہے اور ان کے بیان سے میرے اس موقف کی تصدیق ملتی ہے جو میں نے گذشتہ صفحات میں عرض کیا ہے۔ اور جس کا ماحصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ قمری ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے۔

کم از کم قابل اعتنا ضرور سمجھتے ہیں اور اس کا امکان ظاہر کرتے ہیں کہ شاید ۶۵ سال والی روایت ہی صحیح ہو اور یہ امکان بھی ہمارے موقف کی تائید میں ہے۔

اسی طرح علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری التوفی ۳۲۰ھ کی تاریخ طبری جلد اول سیرت النبی ترجمہ مطبوعہ نفیس اکیڈمی صفحہ ۵۳۳ پر ۶۳ سال والی روایت بیان کرنے کے بعد لکھا ہے۔ ”بعض مصاحبوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۵ سال ہوئی اس کے حطلق ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ابن حنظلہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔“

علامہ حافظ ابن کثیر کی اللصوف فی سیرۃ الرسول کا اردو ترجمہ سیرت ہر در انبیاء میں بخاری کی حضرت ابن عباس سے منقول روایت میں ۶۱، ۶۲ اور ۶۵ سال حضور کی عمر مبارک بیان کی ہے ان میں راقم الحروف کے مطابق ۶۳ سال کی ریضی تقویم کے حساب سے صحیح ہے اور ۶۵ سال قمری قبل ہجری حساب سے صحیح ہے۔ یہ دونوں مدتیں ۶۳ سال اور چار دن کی ریضی (قمری شمسی) کے مطابق اور ۶۵ سال اور چار دن قمری قبل ہجری کے مطابق اگرچہ بظاہر مختلف معلوم ہوتی ہیں لیکن دراصل ان دونوں مدتوں سے ایک ہی دن متعین ہوتا ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول ۵۵ھ قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۳۸)

یہ بات ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نگاری کے سلسلہ میں مسلمانوں نے جو اعتنا برتا ہے اس کی مثال دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی مسلمانوں نے سیرت طیبہ کے ایک ایک لمحہ کو محفوظ کر لیا۔ آپ کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر تاریخی کا پردہ پڑا ہو۔ آپ کی زندگی کے ایک ایک پہلو کو موضوع تحقیق بنایا گیا۔ راقم الحروف کے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا یہ بھی ایک قابل توجہ گوشہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیائے فانی میں کتنا عرصہ قیام فرمایا اور حضور کی عمر مبارک ۶۳ سال ہوئی ہے یا ۶۵ سال احادیث مبارکہ میں یہ دونوں مدتیں بیان ہوئی ہیں اور اس لحاظ سے کوئی صاحب حضور کی عمر مبارک ۶۳ سال بیان کرتے ہیں اور کوئی صاحب ۶۵ سال یہ الجھن اس لئے ہوئی کہ جس زمانے کی یہ تاریخیں ہیں اس زمانے تک کسی بھی سلسلہ تقویم پر کوئی اتیازی نشان (جیسا کہ آجکل ہے) نہیں تھا۔ چنانچہ جو راوی کی خریفی تقویم استعمال کر رہا تھا اس نے کی تقویمی حساب کے مطابق ۶۳ سال اور جو راوی قمری ہجری تقویم استعمال کر رہا تھا اس نے حضور کی حیات مبارکہ قمری ہجری حساب کے مطابق ۶۵ سال ظاہر کی۔ مدت تو خیر بالکل صحیح حساب سے محفوظ کی گئی لیکن آئندہ نسلوں کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کوئی مدت کوئی تقویم کے مطابق ہے یہ حقیقت راقم الحروف شاید پہلا شخص ہے جو عرض کرنا چاہتا ہے کہ یہ دونوں مدتیں جو بظاہر مختلف دکھائی دیتی ہیں

ان میں کوئی اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔ ۶۵ سال اور چار دن کی مدت خالص قمری حساب سے آتی ہے۔ اور ۶۳ سال اور چار دن کی قمری شمسی خریفی حساب سے فتنی ہے۔ دونوں طرح حساب سے ولادت نبوی کا ایک ہی دن متعین ہوتا ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول پیر کا دن ۵۵۰ قمری قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء [اور اس مدت قیام کے جو ۱۳ مئی ۵۶۹ء سے ۸ جون ۶۳۲ء تک ہے ۲۳۰۳۸ دن بنتے ہیں (۱۳ مئی اور ۸ جون کو محسوب کرتے ہوئے) ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۳۸]

آخر میں عرض ہے کہ راقم الحروف نے یہ تمام کام پوری دیانت داری سے انجام دیا ہے۔ اگر دانستہ یا نادانستہ کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے یا طرز بیان میں کوئی لفظ حد ادب سے تجاوز کر گیا ہے تو اس کیلئے پورے اعظام کے ساتھ اللہ سے معافی کا خواستگار اور آپ سے معذرت خواہ ہوں۔  
اقول قولی بذواستغفر اللہ لی ولکم وللسائر المسلمین۔ آمین یا رب العالمین۔